ماہنامہ
جہد حق

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

Monthly JUHD-E-HAQ - September-2018 - Registered No. CPL-13

جلد نمبر 25......شمارہ نمبر 09 ...... ستمبر 2018

تھر کی محرومیوں کا سلسلہ آخر کب تک؟

10 اکتوبر 2018: ایچ آر سی پی نے

''سزائے موت کے خلاف عالمی دن''

کے موقع پر ملک کے مختلف حصوں میں تقاریب

اور ریلیوں کا اہتمام کیا

اسلام آباد، 25 ستمبر 2018: مذہبی اقلیتوں کے لیے ایڈووکیسی اور قانونی امداد: قومی بین العقائد ورکنگ گروپ کا افتتاحی اجلاس

اسلام آباد، 22 ستمبر 2018: انسانی حقوق کے محافظین کے لیے ڈیجیٹل سیکیورٹی کی تربیتی ورکشاپ

ملتان، 09 اکتوبر 2018: انسانی حقوق کے محافظین کے لیے ڈیجیٹل سیکیورٹی کی تربیتی ورکشاپ

انسانی حقوق ثقافتوں اور قوموں سے بالاتر ہیں

عاصمہ جہانگیر کانفرنس 2018:

خودمختاری کے لیے انصاف' کے موضوع پر منعقد ہونے والی عاصمہ جہانگیر کانفرنس 2018 کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئر پرسن بلاول بھٹوزرداری، اے این پی کے رہنما افراسیاب خٹک، وفاقی وزیر برائے انسانی حقوق ڈاکٹر شیریں مزاری، اور سابق اسپکر قومی اسمبلی ایاز صادق نے شعلہ فشاں تقاریر کیں۔ کانفرنس کا انعقاد عاصمہ جہانگیر فاؤنڈیشن اور اے جی ایچ ایس لیگل ایڈسیل نے کیا تھا۔

نمایاں مہمان مقررین میں چیف جسٹس آف پاکستان میاں ثاقب نثار، چیف جسٹس لاہور ہائی کورٹ یاور علی، سابق وزیراعظم شاہد خاقان عباسی، رانا مقبول (سینیٹر پی ایم ایل-ن اور سابق آئی جی پنجاب)، آئی اے رحمان (اعزازی ترجمان، ایچ آر سی پی)، فرحت اللہ بابر (سابق سینیٹر، پی پی پی)، اختر حسین (ایڈووکیٹ سپریم کورٹ)، ڈاکٹر فاروق ستار (ایم کیو ایم)، شازیہ مری (پی پی پی)، بشریٰ گوہر (اے این پی)، کامران عارف (وائس چیئر پرسن کے پی، ایچ آر سی پی)، پیر کلیم خورشید (صدر سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن)، انوار الحق پنو (صدر لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن)، ملک ارشد (صدر لاہور بار ایسوسی ایشن)، اعظم نذیر تارڑ (سابق وائس چیئرمین پاکستان بار کونسل)، احسن بھون (سابق وائس چیئرمین پاکستان بار کونسل)، عابد ساقی (سابق صدر لاہور لائی کورٹ بار ایسوسی ایشن)، جسٹس علی باقر نجفی، علی احمد کرد (سابق صدر سپریم کورٹ بار ایسوسی ایشن)، سینیئر وکیل سلمان اکرم راجا، فاروق طارق (ترجمان عوامی ورکرز پارٹی)، احمد اویس (ایڈووکیٹ جنرل پنجاب)، چودھری منظور احمد (سابق رکن پارلیمنٹ) اور جسٹس شہرام سرور، پیٹر جیکب (ایگزیکیٹو ڈائریکٹر ادارہ برائے سماجی انصاف)، اور خجو نگیر خیاد روف (یو این ڈی پی پاکستان) شامل تھے۔

کانفرنس میں مختلف ممالک کے سفیروں نے بھی شرکت کی جن میں عزت مآب جین فرانکوئس کاٹن (یورپی یونین وفد کے سربراہ)، عزت مآب کوبلر (جرمنی)، عزت مآب اِنگرِڈ جوہانسن (سویڈن)، عزت مآب مارگریٹ ایڈم سن (آسٹریلیا) اور عزت مآب اجے بِساریا (انڈیا) شامل تھے۔ کانفرنس میں شرکت کرنے والے غیر ملکی مہمانوں میں محترم مائیکل کربی اے سی سی ایم جی (سابق جسٹس ہائی کورٹ، آسٹریلیا)، کرسٹی برائملو کیوسی (صدر انسانی حقوق بار کمیٹی، انگلینڈ و ویلز)، محترم انیکا بین ڈیوڈ (انسانی حقوق، جمہوریت اور قانون کی حکمرانی سے متعلق سویڈن کی سفیر)، کملا بھاسن (ہندوستانی شاعرہ و کارکن) اور ڈاکٹر نملکا فرنینڈو (اٹارنی اور انسانی حقوق کی کارکن، سری لنکا) شامل تھے۔

کانفرنس میں متعدد سیشن منعقد ہوئے جن میں بنیادی حقوق کے تحفظ، سب کے لیے انصاف اور سزا سے استثنا کا خاتمہ، اظہار رائے کی آزادی، اور انسانی حقوق سے متعلق قوانین کے نفاذ کی راہ میں حائل چیلنجز پر خصوصی توجہ دی گئی۔

کانفرنس میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ ریاست کو چاہیے کہ وہ شہریوں کے بنیادی حقوق کا تحفظ کرے، غیر سرکاری تنظیموں سے پابندیاں اٹھائے اور انسانی حقوق کے محافظین کو ہراساں کرنا بند کرے۔ تمام سیاسی جماعتوں کو ایک نیا میثاق جمہوریت اپناتے ہوئے جمہوری عمل کے تحفظ کے لیے بنیادی اصول مرتب کرنا ہوں گے، اور بڑی سیاسی جماعتوں کو اس میں پہل کرنا ہوگی۔ حکومتی اداروں میں عدلیہ کی مداخلت کو روکا جانا چاہیے، کیونکہ یہ دیگر ریاستی اداروں کے آئینی کردار سے متصادم ہے۔ سپریم کورٹ کو ازخود نوٹس کے استعمال سے متعلق معیارات مقرر کرنے چاہییں۔

ریاست اظہار رائے کی آزادی پر پابندیاں عائد نہیں کرسکتی۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر غیر اعلانیہ سنسر شپ ختم ہونی چاہیے۔ پارلیمنٹ کو چاہیے کہ وہ میڈیا کمیشن رپورٹ کی سفارشات کی مطابقت میں، پیمرا کی آزادی کے لیے ایک نیا بل متعارف کرائے۔ پینل میں شامل مقررین نے کہا کہ 2018ء کے عام انتخابات میں انتخابی قوانین پر عملدرآمد نہیں کیا گیا۔ الیکشن کمیشن کی مکمل جوابدہی ہونی چاہیے اور اس کی کارکردگی سے متعلق رپورٹ پارلیمنٹ میں پیش کی جانی چاہیے۔ ووٹوں کی گنتی کے دوران کیمروں کا استعمال کیا جانا چاہیے۔

پاکستان کو جبری گمشدگیوں کو جرم قرار دینے کے لیے قانون سازی کرنی چاہیے۔ حکومت کو چاہیے کہ وہ 2014ء میں سینیٹ کی جانب سے منظور کیے گئے بل کی منظوری دیتے ہوئے ایذا رسانی کے استعمال کو روکنا چاہیے۔ کانفرنس نے اس عزم کا اظہار کیا کہ جبری گمشدگیوں سے متعلق تحقیقاتی کمیشن کو ان 153 اہلکاروں کیخلاف قانونی کارروائی کرنی چاہیے جنہوں نے جبری گمشدگیوں کا ارتکاب کیا تھا۔ کانفرنس نے یہ عزم بھی ظاہر کیا کہ زیر سماعت قیدیوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جو نظام عدل میں پائی جانے والی

فہرست

پریس ریلیزیں	03
شورش کاشمیری اور عاصمہ جہانگیر	06
وجاہت مسعود کا مسترد شدہ کالم	09
سیلف سنسرشپ: اب جان کی دھمکیوں کی بجائے کام بند کرانے کی دھمکیاں ہی کافی ہیں	10
عورتیں	14
خودکشی کے واقعات	17
اقدام خودکشی	21
سب کا پاکستان	23
ایوب خان کو ملک چلانا آسان لگتا ہے	24
گلگت کی سڑکوں پر بھیک مانگنے والے بچے	25
بچے	26
صحت	27
خرگئی، درگئی، مالاکنڈ ایجنسی سے ایک خط	28
تعلیم	29
قانون نافذ کرنے والے ادارے	30
امن کی فاختہ کے نصیب میں امن کیوں؟	31

وسیع خامیوں کو ظاہر کرتی ہے۔

پاکستان کو تدریسی نصاب پر نظر ثانی کر کے اس میں مذہبی اقلیتوں کے خلاف تعصب پر مبنی مواد نکالنا چاہیے۔ مذہبی بنیاد پرستی کے ساتھ ریاست کا نرم رویہ ختم ہونا چاہیے اور مسیحی کمیونٹی کو درپیش نئے خطرات کا نوٹس لے کر ان کے تحفظ کو یقینی بنایا جائے۔ مذہبی اقلیتوں کے خلاف امتیازی قوانین ختم ہونے چاہئیں۔

خواتین کو جائے روزگار پر جنسی ہراسانی سے بچانے والے قانون کا اطلاق ہونا چاہیے: ایسے کیسز کی تعداد بہت کم ہے جن کی اس قانون کے تحت محتسب کے سامنے سماعت ہو رہی ہو حالانکہ عورتوں کی ہراسانی کے کئی واقعات رپورٹ ہو رہے ہیں۔ قانون میں ترمیم کی جائے اور اس میں 'جنسی استحصال' اور جنسی رشوت جیسی استحصالات کو شامل کیا جائے جیسا کہ بنگلہ دیش کے قانون میں ہے۔

خواجہ سراؤں کے حقوق کے حوالے سے، کانفرنس کے شرکا نے مطالبہ کیا کہ خواجہ سراؤں کے ایکٹ 2018 کو اس کی روح کے مطابق نافذ کیا جائے۔ یہ سفارش کی گئی کہ خواجہ سراء کمیونٹی کے تحفظ کے لیے بنائے گئے قوانین کے نفاذ کے لیے ایک نگران کمیٹی قائم کی جائے۔ حکومت، ذرائع ابلاغ، سول سوسائٹی، بنیادی سروسز فراہم کرنے والے اداروں اور شعبہ تعلیم کو خواجہ سراء کمیونٹی اور ان کے حقوق کے بارے میں پورے معاشرے میں آگاہی مہم چلانی چاہیے۔

یہ مطالبہ بھی کیا گیا کہ جنوبی ایشیا کے ملکوں کے درمیان ہم آہنگی پیدا کرنے کے لیے ویزا فری پالیسیاں متعارف کروائی جائیں۔ پینل نے جنوبی ایشیائی ایسوسی ایشن برائے علاقائی تعاون کو بحال کرنے کی ضرورت پر بھی زور دیا اور کہا کہ فوری طور پر اٹھارواں سارک اجلاس بلایا جائے۔

صنفی مساوات پر، کانفرنس نے کہا کہ صنفی مساوات اس وقت تک ممکن نہیں جب تک عورتوں کے ساتھ مساوی بنیادوں پر سلوک نہیں کیا جاتا۔ اس کا خانگی قوانین اور خانگی جائیداد (جو کہ ابھی تک پاکستان میں ایک نامعلوم تصور ہے) اور نان نفقہ اور بچوں کی تحویل سے خاص تعلق ہے۔ اگرچہ پاکستان میں خواتین اراکین پارلیمان اور صوبائی مجالس قانون ساز نے بہت زیادہ محنت کی ہے، مگر سیاسی جماعتوں میں فیصلہ سازی میں خواتین کی شمولیت پر اب بھی غیر اعلانیہ پابندی موجود ہے۔ ذرائع ابلاغ میں عورتوں کی جو تصویر کشی کی جاتی ہے، اسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ معاشرے میں عورتوں کے کردار اور مقام کے حوالے سے لوگوں کی ذہنیت اور رویے تبدیل ہو سکیں۔

آئینی امور اور اٹھارہویں ترمیم کو درپیش مشکلات کے حوالے سے، کانفرنس میں عزم کیا گیا کہ صوبائی خود مختاری اور اٹھارہویں ترمیم کے نتیجے میں اور عمومی طور پر 1973 کے آئین کے ذریعے ملنے والے صوبائی اختیارات، جیسا کہ نیشنل فنانس کمیشن ایوارڈ کی منسوخی کی بھرپور مذمت کی جائے گی۔

پاکستان کا وفاق آئینی لحاظ سے خود مختار صوبوں اور مقامی حکومتوں کی خود مختاری پر مبنی ہونا چاہیے۔ اعلیٰ عدلیہ میں ججوں کے تقرر میں پارلیمانی کمیٹی کے کردار کو بحال کیا جائے۔

پاکستان کو پناہ گزین افراد کے لیے قوانین کا اطلاق کرنا چاہیے۔ اندرون ملک نقل مکانی کے متعلق ڈیٹا اور ریسرچ کے متعلق ایک سروے کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کو 1951 کے پناہ گزین کنونشن کی توثیق اور پناہ گزین قانون لاگو کرنا چاہیے۔ سزائے موت کے متعلق، واضح اتفاق رائے تھا کہ ہمارا نظام شفاف ٹرائل کی ضمانت نہیں دیتا اور شفاف ٹرائل کی عدم موجودگی میں سزائے موت ناقابل تنسیخ سنگین ناانصافیوں کی طرف لے جائیگی۔

منتظمین نے عاصمہ جہانگیر کے مشن کو جاری رکھنے کے لیے سالانہ کانفرنس منعقد کرنے کے ارادے کا اظہار کیا، جو انسانی حقوق کے اصولوں کے لیے لڑیں، جن کے متعلق ان کا ماننا تھا کہ یہ تمام ثقافتوں، حکومتی ایجنڈے اور قوموں سے برتر ہیں۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 14 اکتوبر 2018]

ایشیائی ممالک سزائے موت کا خاتمہ اور زندگی کے حق کا احترام کریں

ایشین فورم برائے انسانی حقوق و ترقی (فورم- ایشیا) اور ایشیا میں سول سوسائٹی کی 28 تنظیموں نے سنگاپور حکام کی جانب سے حال ہی میں عبدالواحد بن اسماعیل، محسن بن نائم، اور زین الدین بن محمد کو دی جانے والی پھانسی پر شدید تشویش کا اظہار کیا ہے۔ تینوں کو منشیات سے متعلقہ جرائم پر سزائے موت سنائی گئی تھی اور انہیں 05 اکتوبر 2018 کو پھانسی لگائی گئی۔ انسانی حقوق کی تنظیموں کے نیٹ ورک کی حیثیت سے، فورم- ایشیا سمجھتا ہے کہ سزائے موت زندگی کا حق جو کہ دیگر حقوق کے حصول کے لیے لازمی شرط ہے، کی سنگین خلاف ورزی ہے۔ چنانچہ ہمارا سنگاپور کو حکومت اور ایشیا کی دیگر حکومتوں جنہوں نے اپنے ملکوں میں سزائے موت برقرار رکھی ہوئی ہے، سے مطالبہ ہے کہ وہ موت کی سزا پر عارضی پابندی عائد کریں۔ یہ سزائے موت کے خاتمے کی طرف ان کا پہلا قدم ہوگا۔

حالیوں برسوں میں عالمی سطح پر سزائے موت میں کمی دیکھنے میں آئی ہے جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ جرائم کی روک تھام کے لیے سزائے موت کی بجائے دیگر موثر طریقے اپنانے کی تحریک جاری ہے 1۔ اس عالمی رجحان کے باوجود، ایشیا میں کئی حکومتوں نیسزائے موت کا استعمال جاری رکھا ہوا ہے۔ اسی سال، ہندوستان نے سزائے موت کے زمرے میں آنے والے جرائم کی وسعت میں اضافہ کر دیا۔ بنگلادیش میں، موت کی سزا پانے والے افراد کی سالانہ تعداد میں کوئی کمی نہیں آئی۔ بنگلا دیش میں، منشیات سے متعلق جرائم کے لیے سزائے موت کے استعمال کے رجحان میں بھی اضافہ دیکھا گیا ہے۔ انڈونیشیا میں، حالیہ برسوں میں خاص طور پر منشیات سمگلنگ کے مجرموں کو پھانسیاں دی جاتی رہی ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق، چین میں ہر سال منشیات اور قتل کے سینکڑوں سے ہزاروں مجرموں کو پھانسیاں دی جاتی ہیں، اگرچہ صحیح اعداد و شمار حاصل کرنا مشکل ہے۔ سری لنکا کی کابینہ نے حال ہی میں صدر کی ایک تجویز منظور کر لی جس میں انہوں نے ان افراد کو سزائے موت دینے کے لیے اقدامات کرنے پر زور دیا تھا جنہیں منشیات سے متعلق جرائم میں سزا سنائی گئی تھی اور جو جیل میں رہتے ہوئے منشیات کے کاروبار چلا رہے تھے۔

حکومت نے پریشان کن خدشات کے باوجود سزائے موت کو برقرار رکھا ہوا ہے۔ ایسے قابل یقین شواہد موجود نہیں ہیں جو اس بات کی تائید کرتے ہوں کہ سزائے جرائم کو روکتی ہے۔ منگولیا میں، جب یہ معلوم ہوا کہ پھانسیاں دینے سے جرائم میں کوئی کمی نہیں آئی تو وہاں سزائے موت کو ختم کر دیا گیا۔ (2) سزائے موت کے استعمال کے حق میں دلائل کسی ٹھوس سائنسی شواہد کی بجائے رائے عامہ پر مبنی ہیں۔ سزائے موت غیر متناسب طور پر ان لوگوں کو متاثر کرتی ہے جو عام طور پر غریب اور کمزور ترین افراد ہوتے ہیں، کیونکہ وسائل اور طاقت تک ان کی رسائی محدود ہوتی ہے۔ پوری دنیا کے عدالتی نظام میں ناانصافی کا امکان موجود رہتا ہے۔ ویتنام میں، ہوڈائے ہائی اور لی وان من کے مقدمات، جنہیں شواہد کی کمی اور پولیس کو حاصل سزا سے استثنا کے الزامات کے باوجود موت کی سزا سنائی گئی، عدالتی نظام کی ساکھ کے بارے میں شدید شبہات کو جنم دیتے ہیں۔ سزائے موت ناقابل واپسی ہوتی ہے۔ یہ زندگی کے حق اور ظالمانہ، غیر انسانی اور ذلت آمیز سلوک سے آزاد زندگی گزارنے کے حق، جو تمام انسانوں کا بنیادی حق ہے، کی خلاف ورزی کا باعث بنتی ہے۔ یہ ہمارے سزا یافتہ افراد کی بحالی کے فروغ سے متعلق اہداف اور عالمی انسانی حقوق کی ان اقدار اور معیارات کے بھی خلاف ہیجن کی ہم تائید کرتے ہیں۔

سزائے موت کے خلاف عالمی دن کے موقع پر ہم ایشیا میں جاری سزائے موت کے قانون پر گہرے دکھ کا اظہار کرتے ہیں۔ ہماری تمام حکومتوں سے یہ اپیل ہے کہ وہ سزائے موت کے خاتمے کے لیے کام کریں اور ایک ایسا نظام عدل قائم کریں جو مجرموں اور مظلوموں سمیت تمام انسانوں کے حقوق کا احترام کرے۔ ہم صرف حق زندگی اور اس کے وقار کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہی عالمی انسانی معاشرے کی طرف بڑھ سکتے ہیں۔

(1 بنگلا رمانا بادھیکر سنر کشا منچا (ماسوم)، انڈیا

2) بائیٹس فار آل۔ پاکستان

3) کمبوڈین ہیومن رائٹس اینڈ ڈیویلپمنٹ ایسوسی ایٹ (اے ڈی ایچ اوسی)، کمبوڈیا

Disappeared the for Commission (4 untuk Komisi – Violence of Victims and Tindak Korban dan Hiland Orang

Indonesia,(KontraS)Kekerasan

5) کمیونٹی ریسورس سنٹر، تھائی لینڈ

6) کمیونٹی سیلف ریلائنس سنٹر (سی ایس آر سی)، نیپال

7) اکیوٹی میانمار، میانمار

8) پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق، پاکستان

9) ہیومن رائٹس الرٹ، انڈیا

10) انفارم، سری لنکا

11) لاء اینڈ سوسائٹی ٹرسٹ، سری لنکا

12) قومی (کیتھولک) کمیشن برائے امن وانصاف

13) مداری پور لیگل ایڈ ایسوسی ایشن

14) مالدیوین ڈیموکریسی نیٹ ورک، مالدیپ

15) قومی (کیتھولک) کمیشن برائے امن وانصاف، پاکستان

16) اودھیکار، بنگلا دیش

17) پیپلز واچ، انڈیا

18) عوامی یکجہتی برائے شراکتی جمہوریت (پی ایس پی ڈی)، جنوبی کوریا

19) عوامی نگران کمیٹی برائے انسانی حقوق، انڈیا

20) فلپائنز الائنس آف ہیومن رائٹس ایڈووکیٹس (پی اے ایچ آر اے)، فلپائن

21) رفیوجی اینڈ مائیگریٹری موومنٹس ریسرچ یونٹ (آر ایم ایم آر یو)، یونیورسٹی آف ڈھاکہ، بنگلا دیش

22) جنوبی انڈیا سیل برائے تعلیمِ انسانی حقوق ونگرانی (ایس آئی سی ایچ آر ای ایم)، انڈیا

23) سوارارکیارملائشیا، ملائشیا

24) تائیوان ایسوسی برائے انسانی حقوق، تائیوان

25) ٹاسک فورس ڈیٹینیز آف دی فلپائنز (ٹی ایف ڈی پی)، فلپائن

26) تھنگ سنٹر، سنگاپور

27) ویتنامیز ویمن فار ہیومن رائٹس، ویتنام

Bantuan Lembaga Yayasan(28
AidLegalIndonesia/IndonesiaHukum
Indonesia,(YLBH)Foundation

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 10 اکتوبر 2018]

ریاستی عہدوں پر تقرری کا فیصلہ عقیدے کی بنیاد پر نہیں ہونا چاہیے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے معاشی مشاورتی کونسل (ای اے سی) سے ڈاکٹر عاطف میاں کی نامزدگی واپس لینے کے حکومتی فیصلے پر شدید افسوس کا اظہار کیا ہے۔ آج جاری ہونے والے ایک بیان میں ایچ آر سی پی نے کہا:

'یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ ڈاکٹر میاں ای اے سی کا رکن بننے کے مکمل اہل تھے اور پاکستان کی معاشی پالیسی میں ان کی خدمات ملک کے لیے بہت زیادہ بہتر ثابت ہوسکتی تھیں۔ ان کی نامزدگی واپس لینے کا حکومتی فیصلہ اس جواز پر کہ اسے سے معاشرہ تقسیم کا شکار ہوسکتا ہے۔۔۔ محض اس وجہ سے کہ ان کا تعلق احمدیہ کمیونٹی سے ہے۔۔۔۔۔۔ آئین کے آرٹیکل 27(1) کے منافی ہے جو واضح طور پر کہتا ہے کہ 'پاکستان کے کسی شہری کے ساتھ جو پاکستان کے کسی ادارے میں ملازمت کرنے کا اہل ہو، کسی تقرری کے سلسلے میں محض نسل، مذہب، جنس، رہائش یا جائے پیدائش کی وجہ سے امتیاز نہیں برتا جائے گا'۔

'ایچ آر سی پی حکومت کی اس خواہش کو خوش آئند قرار دیتا ہے جس کا اس نے پہلے اظہار کیا تھا کہ وہ تمام سماجی گروہوں کو ساتھ لے کر ایک جمہوری معاشرے کا فروغ چاہتی ہے۔ تاہم، اس جذبے کا اطلاق من مانے طریقے سے یا پسند ناپسند کی بنیاد پر نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اس عمل سے ان ستم زدہ مذہبی کمیونٹیوں کو خارج رکھا جاسکتا ہے جو ریاستی تحفظ اور سول سوسائٹی کی مدد کی مستحق ہیں۔ اس برس عقیدے کی بنیاد پر ہونے والے حملوں کی لہر، جن میں نہ صرف احمدی کمیونٹی بلکہ مسیحوں، شیعہ ہزارہ اور ہندو کمیونٹیوں کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے، سے یہ واضح پیغام ملا ہے کہ ریاست کا ایسا ہر اقدام ناقابل قبول ہوگا جس کے ذریعے مذہبی امتیاز کو قانونی جواز فراہم کرنے کی کوشش کی جائے گی۔ انسانی حقوق کا تحفظ لازمی طور پر اخلاقی جرات کا معاملہ ہے اور ایچ آر سی پی کا حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ کسی بھی ایسے اقدام سے اجتناب کرے جس سے لگے کہ حکومت نے پاکستان کے اداروں میں تقرری کا فیصلہ تمام قانونی تقاضوں اور شرائط کو نظرانداز کر کے صرف عقیدے کی بنیاد پر کیا جائے۔'

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 08 ستمبر 2018]

صحافت کوئی جرم نہیں

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) کو یہ جان کر شدید تکلیف ہوئی ہے کہ لاہور ہائی کورٹ نے صحافی سرل المیدہ کو سابق وزیراعظم نواز شریف پر غداری کے ایک مقدمے کی اگلی سماعت میں پیش کرنے کے احکامات جاری کرتے ہوئے ان کے ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کردیے ہیں۔

آج جاری ہونیوالے ایک بیان میں ایچ آر سی پی نے عدالت کے فیصلے کو 'افسوس ناک' قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ بڑے پیمانے پر پڑھے جانے اور انتہائی احترام کی نگاہ سے دیکھے جانے والے صحافی 'مسٹر المائدہ' کے ساتھ زیادتی کی جارہی ہے، محض اپنا پیشہ وارانہ کام کرنے۔۔۔۔۔ ایک سیاسی شخصیت سے آن دی ریکارڈ گفتگو کرنے اور حقائق رپورٹ کی پاداش میں۔ قانون کی پاسداری کرنے والے، مسٹر المیدہ کے پاس عدالت میں پیش نہ ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ انہیں ایگزٹ کنٹرول لسٹ (ای سی ایل) میں ڈالنا اور ناقابل ضمانت وارنٹ جاری کرنا انتہائی اقدام ہے۔

'سابق وزیراعظم کے ساتھ مسٹر المیدہ کے انٹرویو کو جس آسانی کے ساتھ ریاستی اداروں کی تضحیک کی کوشش تصور کیا گیا، اور جس رفتار سے اس نے بغاوت کے الزام کی شکل اختیار کی ہے، اس سے صرف پاکستان میں صحافت کی آزادی ہی مزید کمزور ہوئی ہے۔ صحافت۔۔۔ ذمہ دارانہ، سمجھ دار، آزاد صحافت کوئی جرم نہیں ہیاور بغاوت تو بالکل بھی نہیں ہے۔ ایچ آر سی پی کا فاضل عدالت سے پرزور مطالبہ ہے کہ مسٹر سرل المیدہ کو مقررہ سماعت پر اپنی مرضی سے پیش ہونے کا موقع دیا جائے اور ان کا نام فوری طور پر ای سی ایل سے ہٹایا جائے۔'

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 24 ستمبر 2018]

معلومات کا حق جمہوریت کی روح ہے

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق (ایچ آر سی پی) نے جاننے کے حق کے بین الاقوامی دن کے موقع پر اپنے موقف کو پھر سے دہرایا ہے کہ 'لوگوں' کا معلومات کا حق بنیادی حق سے کم نہیں ہے۔ جاننے کا حق بہتر نظم ونسق، جمہوری اقدار اور انسانی حقوق کے تحفظ کے لیے ناگزیر ہے۔ اگرچہ پاکستان نے صوبائی اور وفاقی قانون سازی کی شکل میں معلومات کے حق کی جانب کئی اہم اقدامات کیے ہیں، تاہم بہتر شفافیت اور جوابدہی کو یقینی بنانے کے لیے اب بھی بہت کچھ کرنا باقی ہے، اور اس کا اطلاق اصولی اور عملی طور پر تمام سرکاری اور ریاستی اداروں، ایجنسیوں اور انتظامی شعبوں پر ہونا چاہیے۔

کمیشن نے مزید کہا کہ 'تعلیم، صحت، رہائش، اور روزگار کے حق سمیت تمام انسانی حقوق کو متاثر کرنے والے معاملات پر معلومات کا حق فراہم کرنے والے طریق ہائے کار سادہ ہونے چاہئیں۔ معلومات کا حق ریاستی اہلکاروں کی صوابدید پر نہیں چھوڑا جاسکتا۔ نہ ہی اسے 'قومی مفاد' کے حوالے سے متضاد تصورات کی بنیاد پر محدود کیا جاسکتا ہے۔ ایچ آر سی پی کا کہنا ہے کہ ایسے ماحول میں جب ملک میں صحافت حملوں کی زد میں ہے جن میں روز بروز شدت آرہی ہے، ریاست کو چاہیے کہ وہ شہریوں کے معلومات کے حق پر غیر ضروری پابندیاں ہٹائے اور معلومات تک رسائی ایکٹ 2017 کے تحت اپنی ذمہ داریاں ادا کرے۔

[پریس ریلیز۔ لاہور۔ 28 ستمبر 2018]

شورش کاشمیری اور عاصمہ جہانگیر

حامد میر

آج کل کے صحافی شورش کاشمیری کے نام سے زیادہ آشنائی نہیں رکھتے۔ وہ پاکستانی صحافت میں مولانا ظفر علی خان کی روایت کے امین تھے اور سیاست پر شاعرانہ تبصرے کیا کرتے تھے۔ 1974ء کی ختم نبوت کی تحریک میں ان کا کردار بہت اہم تھا۔

شورش کاشمیری اس وقت کے وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کے سیاسی ناقد تھے لیکن جب ختم نبوت کا مسئلہ حل ہوا تو انہوں نے ایک نظم بھٹو کی نذر کی اور انہیں ایک بے نیام ذوالفقار علی قرار دے کر قافلہ سالار زندہ باد کا نعرہ بلند کردیا۔

شورش کاشمیری صاحب کی سات بیٹیاں تھیں اور وہ اپنی ان ساتوں بیٹیوں کو عاصمہ جیلانی جیسا بنانا چاہتے تھے جو شادی کے بعد عاصمہ جہانگیر بن گئیں۔

13 اکتوبر کو لاہور میں عاصمہ جہانگیر کانفرنس کے افتتاحی اجلاس میں چیف جسٹس آف پاکستان میاں ثاقب نثار کی تقریر کے دوران مجھے بار بار شورش کاشمیری کی وہ نظم یاد آرہی تھی جس میں انہوں نے اپنی ساتوں بچیوں کو عاصمہ کی طرح بے مثال بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔

عاصمہ جہانگیر کا انتقال 11 فروری 2018ء کو ہوا لیکن ان کی بیٹیوں سلیمہ اور منیزے نے پہلی برسی کا انتظار نہیں کیا اور برسی سے پہلے ہی ایک شاندار بین الاقوامی کانفرنس منعقد کر ڈالی جس کا افتتاحی سیشن ایک جلسے کی صورت اختیار کر گیا تھا جس میں آدھے شرکاء کرسیوں پر بیٹھے تھے، آدھے کھڑے تھے اور اس سے بھی زیادہ کانفرنس ہال کے باہر بے چینی اور غصے کا شکار تھے کیونکہ اندر جگہ نہ ہونے کے باعث ہال کے دروازے بند کردیئے گئے تھے۔

ان شرکاء میں زیادہ تعداد نوجوان وکلاء اور یونیورسٹیوں کے طلبا و طالبات کی تھی۔ عاصمہ جہانگیر کے ساتھ نئی نسل کی عقیدت یہ بتا رہی تھی کہ ریاستی ادارے اپنے لامحدود وسائل اور طاقت کے ذریعہ کسی کو کتنا ہی غدار اور کافر قرار کیوں نہ دیں لیکن آزادی اظہار پر پابندیاں لوگوں کی سوچ کو تبدیل نہیں کرسکتیں۔

عاصمہ جہانگیر کانفرنس میں پاکستان کی حکومت اور اپوزیشن کے نمائندوں سمیت دنیا بھر سے آئے دانشور اور صحافی ایک ایسی خاتون کی بہادری کو سلام پیش کر رہے تھے جسے پاکستان میں بھارتی ایجنٹ اور بھارت میں پاکستان کا خفیہ ہتھیار کہا جاتا تھا کیونکہ عاصمہ جہانگیر نے اپنی موت سے کچھ عرصہ قبل کشمیری حریت پسند برہان وانی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے بھارتی وزیراعظم نریندر مودی کو ایک مکار لومڑ قرار دیا تھا۔

عاصمہ جہانگیر کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے چیف جسٹس میاں ثاقب نثار بتا رہے تھے کہ انہوں نے پہلا ازخود نوٹس 31 دسمبر 2016ء کو عاصمہ جہانگیر کے کہنے پر لیا تھا اور ایک بچی طیبہ پر تشدد کرنے والے بااثر افراد پر ہاتھ ڈالا تھا۔

چیف جسٹس صاحب کہہ رہے تھے کہ میں نے عاصمہ

مجھے یاد ہے چیف جسٹس صاحب نے یہ بات ایوان اقبال لاہور میں ایک تقریب میں کہی تھی جس کا اہتمام عارف نظامی صاحب نے کیا تھا اور ناچیز بھی اسٹیج پر موجود تھا۔ اس وقت ہمیں یہ پتا نہیں تھا کہ چیف جسٹس صاحب جمہوریت کا دفاع کیوں کر رہے ہیں لیکن 13 اکتوبر کی دوپہر پتا چلا کہ انہیں عاصمہ جہانگیر نے ایس ایم ظفر کا پیغام دیا تھا۔

جہانگیر جیسی بہادر خاتون آج تک نہیں دیکھی۔ انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ عاصمہ جہانگیر نے مجھے ایس ایم ظفر کا پیغام دیا کہ جمہوریت کو شدید خطرات درپیش ہیں جس کے بعد چیف جسٹس صاحب نے کھل کر یہ کہا کہ جمہوریت کے خلاف کوئی اقدام قبول نہیں کیا جائے گا۔

مجھے یاد ہے چیف جسٹس صاحب نے یہ بات ایوان اقبال لاہور میں ایک تقریب میں کہی تھی جس کا اہتمام عارف نظامی صاحب نے کیا تھا اور ناچیز بھی اسٹیج پر موجود تھا۔ اس وقت ہمیں یہ پتا نہیں تھا کہ چیف جسٹس صاحب جمہوریت کا دفاع کیوں کر رہے ہیں لیکن 13 اکتوبر کی دوپہر پتا چلا کہ انہیں عاصمہ جہانگیر نے ایس ایم ظفر کا پیغام دیا تھا۔

ایس ایم ظفر صاحب کا ذکر چیف جسٹس کی زبان سے سنا تو تجسس ہوا کہ مزید معلومات حاصل کی جائیں۔ ایس ایم ظفر سے رابطہ کیا تو انہوں نے تصدیق کی کہ واقعی انہوں نے عاصمہ جہانگیر سے جمہوریت کو درپیش خطرات پر بات کی تھی۔

انہوں نے بتایا کہ میں نے چیف جسٹس کو ایک خط بھی لکھا تھا۔ بات ختم ہوگئی تو کچھ دیر بعد ان کا دوبارہ فون آیا اور انہوں نے کہا کہ جمہوریت کو اب فوج سے نہیں بُری گورننس سے خطرہ ہے۔ عاصمہ جہانگیر کانفرنس میں چیف جسٹس نے ایک دفعہ پھر واضح الفاظ میں کہا کہ اب صرف جمہوریت چلے گی اور آئین کے خلاف کوئی اقدام قبول نہیں کیا جائے گا۔

اس پر بھرپور تالیاں بجائی گئیں لیکن میرے اردگرد موجود کچھ سیاسی رہنما اور دانشوروں نے تالیاں نہیں بجائیں۔ ایک صاحب نے مجھے کہا کہ ہم نے چیف جسٹس کے خلاف ریفرنس دائر کر رکھا ہے ہم ان کے خلاف پریس کانفرنس کریں گے۔

میں نے عرض کیا آپ جو چاہیں کریں لیکن ہم سب جس آئین کی پاسداری کی بات کرتے ہیں اس کی دفعہ 19 ہمیں عدلیہ کے خلاف بولنے سے روکتی ہے لہٰذا پہلے دفعہ 19 میں ترمیم کا مطالبہ کیا جائے پھر باقی کام کئے جائیں۔

دفعہ 19 کا ذکر عاصمہ جہانگیر کانفرنس کے دوسرے سیشن میں بھی ہوا جس کا موضوع آزادی اظہار کو درپیش خطرات تھا۔

اس سیشن کی میزبانی میرے ذمہ تھی اور دیگر مقررین میں کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلسٹس کے ایشیا کوآرڈی نیٹر سٹیون بٹلر، بھارت کے معروف صحافی سدھارتھ ورداراجن، سری لنکا کی صحافی دل رخشی ہندونیتی، نیپال کے صحافی کانک مانی ڈکشٹ، پاکستان میں یورپی یونین کے سفیر یاں فرانسوا کوتاں، خاتون پاکستانی صحافی فرزانہ علی اور لاہور ہائیکورٹ کے جج جسٹس جواد حسن نے خطاب کیا۔

سٹیون بٹلر نے کہا کہ آزادی اظہار پر پاکستان میں نہیں بلکہ ایشیا، یورپ اور افریقہ کے کئی ممالک سمیت امریکا میں بھی حملے کئے جارہے ہیں۔ کانک مانی ڈکشٹ نے ہمیں ایک 26 سالہ نیپالی صحافی اوما سنگھ کی بہادری کی کہانی سنائی جسے کھٹمنڈو میں قتل کردیا گیا۔

میں نے نوائے وقت کے رپورٹر ذیشان اشرف بٹ کا ذکر کیا جنہیں سمبڑیال میں قتل کیا گیا۔ چیف جسٹس نے ازخود نوٹس بھی لیا لیکن قاتل تاحال گرفتار نہیں ہوسکے۔ سدھارتھ نے اپنی دوست صحافی گوری لنکیش کا ذکر کیا جسے بی جے پی نے قتل کرادیا۔

سدھارتھ نے بتایا کہ بھارتی میڈیا میں کشمیریوں کے ساتھ ہونے والی ظلم وزیادتی کے خلاف بولنے والوں کو غدار

قرار دیا جاتا ہے میڈیا کی آزادی کے دشمن میڈیا میں ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ ان کی یہ گفتگو حاضرین میں بیٹھے ہوئے بھارتی ہائی کمشنر بھی سن رہے تھے۔

فرزانہ علی نے پاکستانی میڈیا کو درپیش مشکلات کا بڑی بہادری سے ذکر کیا۔ جسٹس جواد حسن نے دلائل کے ساتھ عدلیہ کا دفاع کیا اور کہا کہ عاصمہ جہانگیر غریبوں اور مظلوموں کو اسی عدلیہ سے انصاف دلاتی رہیں۔

میں نے سوال اٹھایا کہ آئین کی دفعہ 19 میں آزادی اظہار پر چھ سات پابندیاں شامل ہیں۔ یہاں تک کہ کسی دوست ملک پر تنقید بھی جرم ہے کیا یہ پابندی ختم نہیں ہونی چاہئے؟

حاضرین میں سے آئی اے رحمان نے کہا کہ یہاں سب پابندیاں اچھے لوگوں کے لئے ہیں بُرے لوگوں پر کوئی پابندی نہیں وہ جسے مرضی کافر کہیں غدار کہیں انہیں کوئی نہیں روک سکتا۔ عاصمہ جہانگیر کو بھی کافر اور غدار کہا گیا لیکن وہ ہر غریب کی فریاد، آزادی کے ہر خواب اور کالے کوٹ کی جرآت اظہار میں آج بھی زندہ ہے۔

آخر میں شورش کاشمیری کے وہ اشعار پیش ہیں جن میں انہوں نے اپنی ساتوں بچیوں کو عاصمہ جیسی بے مثال بنانے کی خواہش ظاہر کی۔

بنت جیلانی پر ہولطف خدائے ذوالجلال
مائیں ایسی بیٹیاں جنتی لیکن خال خال
رات دن میری دعا ہے بارگاہِ اقدس میں
جس کے گھر بیٹی ہو، وہ بیٹی ہو ایسی خوش خصال
خطہ پنجاب سے مایوس ہوں لیکن ابھی
آ نہیں سکتا مسلمانوں کو اے شورش زوال
ایک عاصمہ غیرت پنجاب کی للکار ہے
خوش نہاد و خوش سرشت و خوش دماغ و خوش خیال
ایک تتلی میں شیروں کے تہور کی جھلک
ایک کونپل جس کی آب وتاب میں سحر وجلال
اپنی اّمی کی جگرداری کا نقش دل پذیر
اپنے اّبا کے سیاسی ولولوں سے مالا مال
جب مرے اس ملک پر شورش کوئی اُفتاد آئے
میری ساتوں بچیاں اس کی طرح ہوں بے مثال

(بشکریہ: جنگ)

عاصمہ جہانگیر اور نفسیاتی دہشت گرد

مقدس فاروق اعوان

دل اور دماغ ہے کہ یہ بات تسلیم کرنے کو تیار ہی نہیں کہ عاصمہ جہانگیر اب ہم میں نہیں رہیں۔ مقام افسوس ہے کہ کچھ لوگ اب بھی ان کو تنقید کا نشانہ بنانے سے باز نہیں آ رہے۔ میرے نزدیک عاصمہ جہانگیر پر تنقید کرنے والے نفسیاتی دہشت گرد ہیں اور یہ نفسیاتی دہشت گرد حقیقت سے لاعلم ہو کر بس سنی سنائی باتوں پر یقین رکھتے ہیں۔ کچھ خودکش بمبار ابھی بھی ہم میں موجود ہیں جو لوگوں کی نفسیات پر ایسا حملہ کرتے ہیں کہ لوگ اس دہشت گردی سے بچ نہیں سکتے۔ یہ بات بھی سچ ہے کہ ہم میں سے اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جن پر عاصمہ جہانگیر کی زندگی کے مختلف پہلو ان کی وفات کے بعد آشکار ہوئے۔ یہ عاصمہ جہانگیر تھی کہ جس نے کشمیر میں بے گناہ اور نہتے کشمیریوں کا خون بہانے والے مودی کو اس انداز میں للکارا کہ شاہد اس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی۔ یہاں تک کہ عاصمہ جہانگیر نے مودی کو لومڑ تک قرار دے دیا۔ کیا ہمارے سیاستدانوں اور نفسیاتی دہشت گردوں میں اتنی ہمت ہے کہ وہ مودی کو اس طرح سے جواب دیں جیسے عاصمہ جہانگیر نے دیا۔

جب عاصمہ جہانگیر کی تصاویر بال ٹھاکرے کے ساتھ منظر عام پر آئیں تو ان پر انڈین ایجنٹ ہونے کا الزام لگایا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ ان کو غدار اور ہندو جیسے القابات سے نوازا گیا لیکن آفرین ہے عاصمہ جہانگیر پر کہ ہر الزام کو مسکراتے ہوئے برداشت کیا۔ شاید عاصمہ جہانگیر کو اس بات کا علم تھا کہ یہ دہشت گرد ذہنوں میں دہشت پھیلانے کے علاوہ کچھ بھی نہیں کرنا جانتے۔ حالانکہ کہ عاصمہ جہانگیر نے اپنی زندگی میں ہی نفسیاتی دہشت گردوں کے سامنے اس بات کی وضاحت کی تھی کہ مجھے اقوام متحدہ کی جانب سے بھارت کے شہر ممبئی اور گجرات میں جاری مذہبی فسادات پر رپورٹ بنانے کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اس دوران عاصمہ جہانگیر نے وہاں پر بہت سارے لوگوں سے ملاقات کی جن میں بال ٹھاکرے بھی شامل تھا۔ ہمارے کچھ سیاستدان بھی نفسیاتی دہشت گردی کا شکار ہیں کیونکہ ہمارے ہاں کچھ عرصہ قبل عاصمہ جہانگیر کی وہ تصاویر بھی دکھائی جاتیں جن میں وہ بھارت میں مذہبی انتہا پسندی کے شکار افراد سے ملاقات کر رہی ہیں لیکن انہی لوگوں نے اگر عاصمہ جہانگیر میں کچھ ڈھونڈنا چاہا تو وہ منفی پہلو تھے۔ کیا بات ہے اس عظیم عورت کی جو اپنے مخالفین کے ایسے الزامات پر بس مسکرا دیتی تھی اور عاصمہ جہانگیر کی یہی مسکراہٹ آج بھی ان نفسیاتی دہشت گردوں کو کھٹک رہی ہے۔ ہمارے کچھ سیاستدان بھی نفسیاتی دہشت گردی کا شکار تھے لیکن عاصمہ جہانگیر کو اسلام دشمن اور متعصب خاتون قرار دینے والے سیاستدانوں پر بھی جب کبھی مشکل وقت آیا تو انہوں نے عاصمہ جہانگیر کا سہارا لیا اور اپنے مقدمات کے لیے عاصمہ جہانگیر کو وکیل کیا۔ یہاں تک کہ عاصمہ جہانگیر موت سے کچھ دیر قبل بھی ایک سیاست دان سے ہی گفتگو کر رہی تھیں اور انہیں بھی اس بات کا علم تھا کہ عاصمہ جہانگیر ہی ہیں جو انہیں اس مشکل سے نکال سکتی ہیں۔ عاصمہ جہانگیر مظلوم طبقے کی آواز بنیں۔ عاصمہ جہانگیر نے عورت کو اس کے حقوق سے متعلق آشنا کیا اور اسی مقصد کے لیے ڈنڈے بھی کھائے۔ بہت سارے کیس تھے۔ جو وکیل لڑنے سے معذرت کر لیتے تھے لیکن عاصمہ جہانگیر نے ان کیسز کو بھی لڑا۔ عاصمہ جہانگیر بہت بااصول خاتون تھیں اور یہی وجہ ہے کہ اپنی طویل زندگی میں بھی وہ اپنے موقف پر قائم رہیں۔ عاصمہ جہانگیر نے اپنی ساری زندگی مظلوم طبقے کے لئے جنگ لڑتے گزار دی لیکن یہ نفسیاتی دہشت گرد ہیں جنہیں عاصمہ جہانگیر سے مقابلہ کرنے کے لئے مذہب اور وطن کو ہتھیار بنانے کے علاوہ کچھ بھی نہ ملا۔ عاصمہ جہانگیر نے تو ان نفسیاتی دہشت گردوں کے خلاف لڑتے لڑتے اپنی زندگی گزار دی اور وہ اس بات کی کوشش بھی کرتی رہیں کہ اپنی قوم کو بھی ان نفسیاتی دہشت گردوں سے بچنے کا ہنر سکھا سکیں۔ یہ نفسیاتی دہشت گرد بس اتنا جانتے ہیں کہ عورت مرد کی غلام ہے، گھر سے باہر نکلنے والی عورت بری ہے۔ آزاد خیال انسان مذہب کی توہین کر رہا ہے۔ ملکی اداروں میں چھپی کالی بھیڑوں کے خلاف بولنے والے غدار ہیں اور ایک ہندو کے ساتھ ملاقات کرنے والے اسلام دشمن ہیں۔ عاصمہ جہانگیر تو ہم میں سے چلی گئی لیکن یہ نفسیاتی دہشت گرد ابھی بھی ہم میں موجود ہیں اور ان سے چھٹکارا پانے کے لئے ہمیں کسی اور عاصمہ جہانگیر کا انتظار نہیں کرنا چاہئے کیونکہ میرے نزدیک عاصمہ جہانگیر تو بس ایک ہی تھیں۔

(بشکریہ: نوائے وقت)

13-14 اکتوبر، لاہور **عاصمہ جہانگیر کانفرنس** - 2018

وجاہت مسعود کا مسترد شدہ کالم

وجاہت مسعود

آج کل ہم کسی قدر سخت موسموں سے گزر رہے ہیں لیکن ہوا میں عجیب مانوس کیفیت ہے۔ٹھیک چالیس برس پہلے بھی ایسا موسم اترا تھا۔تب ڈاکٹر انور سجاد نے ایک مختصر سا ناول ''خوشیوں کا باغ'' لکھا تھا۔اس ناول کا بنیادی استعارہ پندرہویں صدی کے ڈچ مصور بوش کی شہرہ آفاق میورل سے لیا گیا تھا۔ باکمال نثر نگار اکرام اللہ نے ایک ناول ''گرگ شب'' کے عنوان سے لکھا تھا۔ ناول پڑھنے کی زحمت تو شاید ہی کسی نے کی ہو،عنوان کی داڑھی میں تنکا البتہ نظر آ گیا اور ناول پہ پابندی لگا دی گئی۔انہی برسوں میں انور سن رائے کے ناول ''چیخ'' کے عنوان میں ایڈورڈ منچ کی شہرہ آفاق پینٹنگ کی بازگشت چلی آئی تھی۔حالیہ مہینوں میں کچھ دوستوں سے پوچھا، کیا پڑھ رہے ہو؟ حیران کن طور پر بیشتر دوستوں نے میلان کنڈیرا کا نام لیا۔ان دنوں پاکستان میں میلان کنڈیرا کا یاد آنا معنی سے خالی نہیں۔وہی میلان کنڈیرا جس نے کہا تھا کہ ادب فراموشی کے خلاف یادداشت کی تخلیقی مزاحمت کا نام ہے۔کنڈیرا 1929 میں چیکوسلواکیہ کے شہر پراگ میں پیدا ہوا۔چیکوسلواکیہ کبھی ایک ملک ہوتا تھا۔اب نہیں رہا۔پراگ البتہ موجود ہے۔اسی لیے کہا جاتا ہے کہ شہر ملکوں سے زیادہ توانا ہوتے ہیں۔ملک کی سلامتی مقصود ہو تو شہر کی فکر کرنی چاہیے۔

کنڈیرا کا بچپن جرمن قبضے میں گزرا۔ 1948 میں سٹالن کے کمیونزم نے آ لیا۔وقت اور مقام کا جبر تھا۔نوجوان میلان کنڈیرا کمیونسٹ پارٹی میں شامل ہوا۔ پارٹی اور یونیورسٹی دونوں سے نکالا گیا۔لکھنا چاہا تو 1969 کی پراگ بہار آن پہنچی۔کتابوں پر پابندی لگی۔کھڑکیاں چھوپی گئیں، در بند ہوئے، ہم نظر بند ہوئے۔کنڈیرا 1975 سے فرانس میں رہتا ہے اور وجود کی ناقابل برداشت لطافت کو لفظوں میں قید کرتا ہے۔یہ کتھا اس لیے لکھی کہ میلان کنڈیرا کی ایک رائے آپ کو سنائی جائے۔کہتا ہے، جہنم پیدا ہی جنت کے خواب سے ہوتی ہے۔جنت کا خواب حقیقت میں بدلنے لگتا ہے تو کہیں سے چند سر پھرے آ نکلتے ہیں۔اہل حکم مجبور ہو جاتے ہیں کہ ان احمقوں کی مزاج پرسی کے لیے ایک چھوٹا سا گولاگ یعنی عقوبت خانہ تعمیر کریں۔وقت کے ساتھ ساتھ گولاگ کا حجم بڑھتا رہتا ہے جنت کا خواب چھوٹا پڑ جاتا ہے۔ایک اور نسل تاریخ کی تاریکی میں گم ہو جاتی ہے۔

ہفتے کے روز فوج کے ترجمان میجر جنرل آصف غفور نے لندن میں صحافیوں سے گفتگو کی اور پاکستان کا خوشگوار نقشہ کھینچا۔جنرل صاحب کے سوانحی خاکے سے معلوم ہوا کہ جس برس فوج میں شامل ہوئے، درویش بے نشاں نے دشت غربت میں قدم رکھا تھا۔سن اے خردمند، ہم جو دو بھائی تھے.... آصف غفور توپخانے میں متعین ہوئے۔قلم کا مورچہ ہمارے حصے میں آیا۔عمر کے راہوار کی چال بھانپنا مشکل ہوتا ہے۔تیس برس کی صحرا نوردی کے بعد آصف غفور کا واسطہ صحافیوں سے پڑ گیا۔صحافی سوال کیا کرتے ہیں۔جیسا کہ میلان کنڈیرا نے کہا، جنت کے دروازے پر سر پھرے ضرور ہوتے ہیں۔جواب ملے نہ ملے سوال ضرور اٹھاتے ہیں۔

میجر جنرل آصف غفور نے فرمایا کہ احتساب کا فوج سے کوئی تعلق نہیں۔بجا فرمایا۔قانونی طور پہ تو جنرل آصف درست کہتے ہیں لیکن، تاریخ کچھ اور ہی بتاتی ہے۔فیلڈ مارشل ایوب نے سیاست دانوں کے احتساب کی روایت شروع کی۔جنرل یحییٰ نے تو ایسا احتساب کیا کہ آدھا ملک ٹوٹ گیا۔جنرل ضیاالحق کا احتساب گیارہ برس پہ پھیل گیا۔جنرل مشرف نے نیب کا کثیر المقاصد ادارہ قائم کیا جو آج کل ملک کی خدمت کر رہا ہے۔قانونی موشگافیوں سے قطع نظر رینجرز بہرصورت فوج ہی کا حصہ ہیں۔اور محترم چیف جسٹس نے پانامہ کی جے آئی ٹی میں جس تڑکے کا ذکر کیا ہے، اس کی ماہیئت تو 17 جنوری کے بعد ہی واضح ہو سکے گی۔

جنرل آصف کہتے ہیں کہ انتخابات شفاف تھے۔سرکار ابھی تو وہ پارلیمانی کمیٹی ہی تشکیل نہیں پا سکی جسے انتخابی شکایات پر تحقیق کرنا ہے۔جنرل صاحب کہتے ہیں کہ کسی سے نہیں کہا کہ فلاں کو ووٹ دو یا نہ دو۔واقعی کسی ووٹر سے ایسا مطالبہ نہیں کیا گیا البتہ جنہیں ووٹ لینا تھے ان میں سے چند دریدہ دہنوں نے اس طرح کے مشوروں کی شکایت کی ہے۔دوسرے یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ انتخابات کی نگرانی کے لیے **371000** کی نفری کس نے طلب کی تھی؟ نگران وزیر داخلہ اعظم خان تو کہتے تھے کہ ان سے اس بارے میں پوچھا ہی نہیں گیا۔جنرل آصف غفور ایک ذمہ دار منصب دار کی طرح بہت تول کر بات کہتے ہیں۔مشکل یہ ہے کہ **1977** کو چھوڑ کر آج تک تمام انتخابات فوج کی نگرانی میں ہوئے ہیں۔اگر حالیہ انتخابات شفاف ترین تھے تو ماضی میں غیر شفاف انتخابات کی ذمہ داری کس پر عائد کی جائے؟

جنرل آصف غفور نے نہایت مثبت پیرائے میں بتایا کہ مسلم لیگ حکومت نے فوج کی ہر ضرورت پوری کی۔حضور، پاکستان میں ہر سول حکومت نے یہ ذمہ داری پوری کی اور آئندہ بھی کرے گی۔یہ بدگمانی نامعلوم کہاں سے پیدا ہوئی کہ کوئی منتخب حکومت سلامتی کے اداروں کی ضروریات سے غفلت برت سکتی ہے۔اقبال نے زبور عجم میں فرمایا

بچشم منگر عاشقان صادق را
کہ ایں شکستہ بہایاں متاع قافلہ اند

جنرل صاحب نے فرمایا کہ ہم مضبوط جمہوریت چاہتے ہیں نیز یہ کہ اگر فوج کا احتسابی نظام ملک میں لاگو کر دیا جائے تو تمام مسئلے حل ہو جائیں گے۔اس رائے میں تناقض پایا جاتا ہے۔جمہوریت کی مضبوطی کا نسخہ پنڈی کی مری روڈ سے نہیں ملتا۔فوج کی پیشہ ورانہ ذمہ داریاں، طریقہ ہائے کار، ثقافت اور اخلاقیات شہری آبادی سے بالکل مختلف ہیں۔ملک دستور کے تابع ہے اور دستور کے تحفظ کی ضمانت آرٹیکل 6 میں دی گئی ہے۔2013 میں آرٹیکل 6 سے رجوع کرنے کا انجام خوشگوار نہیں رہا۔

برادر محترم آصف غفور نے درست کہا کہ فوج کا پرویز مشرف کی سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔غالباً ان کا اشارہ آل پاکستان مسلم لیگ کی طرف ہوگا۔قوم تو یہ جاننا چاہتی ہے کہ 12 اکتوبر 1999 سے 18 اگست 2008 تک پرویز مشرف نے جو سیاست کی اس سے لاتعلقی کا اعلان کون کرے گا؟ آئی ایس پی آر کے سربراہ بجا فرماتے ہیں کہ پاکستان میں دہشت گردی کے خاتمے کے لیے 76000 جانیں دی گئیں۔فوج کے سربراہ جنرل قمر باجوہ نے رواں سال کے شروع میں فرمایا تھا کہ ہم چالیس برس پرانی غلطیوں کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ٹھیک چالیس برس پہلے انتہا پسندی اور دہشتگردی کی فصل بوئی جا رہی تھی۔دست بستہ درخواست ہے کہ دہشت گردی کی مخالفت کرنے والوں کی فہرست میں ان سوختہ سامانوں کے نام بھی شامل کئے جائیں جو 1979 سے افغان پالیسی کی مخالفت کے جرم میں ملک دشمن قرار پاتے رہے۔

آخری بات یہ کہ میجر جنرل آصف غفور نے حالیہ انتخابات میں ووٹرز کے ٹرن آؤٹ کو ریکارڈ قرار دیا ہے۔نشاندہی کرنی چاہیے کہ ملک کے سب سے بڑے شہر کراچی میں ووٹر ٹرن آؤٹ صرف 29 فیصد رہا۔برسوں سے اس شہر میں امن و امان کی ذمہ داری منتخب حکومت کے پاس نہیں۔لاپتہ افراد اور غیر حاضر ووٹر میں گہرا تعلق ہے۔لاپتہ شہریوں کی بازیابی، مضبوط جمہوریت اور مستحکم معیشت کے لئے شہروں اور ان کے محافظوں کے بیچ آئین کی فصیل قائم کرنا ضروری ہے۔

(بشکریہ ہم سب)

سیلف سنسر شپ: 'اب جان کی دھمکیوں کی بجائے کام بند کرانے کی دھمکیاں ہی کافی ہیں'

پاکستان میں حکومت اور صحافیوں کے درمیان تعلقات آزادی اظہار کو لے کر اکثر کشیدہ رہے ہیں۔ صحافی ایک عرصے سے سرکاری اداروں کی جانب سے سینسر شپ کی شکایت کرتے آئے ہیں۔ اس شکایت میں اس سال 25 جولائی کے عام انتخابات سے قبل خصوصاً اضافہ سامنے آیا۔ سوشل میڈیا پر کھل کر ریاستی اداروں پر کڑی تنقید کو دبانے کی کوششیں بھی اسی سینسر شپ کا حصہ قرار دیا جانے لگا۔

زیرِ عتاب صحافیوں کو نشانہ بنانے کا عمل تسلسل سے جاری ہے۔ سرکاری بیانیے کی مخالفت کرتے نیوز چینلز کو کیبل پر آگے پیچھے کر کے اور اخبارات کی ترسیل اور اشتہارات کی تقسیم پر اثر انداز ہو کر مخالف سمجھی جانے والی آوازوں کو دبانے کی کوششیں کی جا رہی ہیں۔ بی بی سی اردو نے اپنی اس سیریز میں یہ جاننے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان میں سینسر شپ کی صورتحال کیا ہے۔ پڑھیے سینیئر صحافی شاہزیب جیلانی کے تاثرات۔

چند دن پہلے خبر آئی کہ پاکستان میں صحافیوں کے خلاف پرتشدد واقعات میں نمایاں کمی واقع ہوئی ہے لیکن ساتھ ہی یہ بات بھی کی گئی کہ میڈیا آزاد ہونے کی بجائے فوجی دباؤ کے تحت مزید سیلف سینسر شپ کا شکار ہو گیا ہے۔ میڈیا کو خاموشی سے لگام دینے کا یہ طریقہ کتنا مؤثر ثابت ہو رہا ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ جس دن صحافیوں کے تحفظ کی عالمی تنظیم کمیٹی ٹو پروٹیکٹ جرنلسٹس نے اس معاملے پر اپنی جامع رپورٹ جاری کی، پاکستان کے اکثر چینلوں اور اخبارات نے یہ خبر چلانے سے یا تو پوری طرح گریز کیا یا پھر نیچے کہیں دفن کر دیا۔

ہمارے ذرائع ابلاغ میں خودساختہ پابندیاں کوئی بریکنگ نیوز نہیں، روزمرہ کی ایک حقیقت ہے۔ ہر جمہوری یا نیم جمہوری دور میں سیلف سینسر شپ کسی نہ کسی روپ میں ہماری ساتھ رہی ہے۔ کراچی میں جب تک الطاف حسین کا حکم چلتا تھا، میڈیا والے ان سے بچ کر چلنے میں اپنی عافیت سمجھتے تھے۔ جن دنوں طالبان کی خونریزی عروج پر تھی، ہم ان کی دہشت گردی کی کھل کر مذمت کرنے سے گریز کرتے تھے۔ مذہبی نفرت اور فرقہ واریت پھیلانے والوں سے ہم آج بھی نہایت ہی ادب و احترام سے پیش آتے ہیں کہ کہیں ناراض ہو گئے تو جان کے لالے پڑ جائیں گے۔

اپنے اوپر پابندیاں کوئی شوق سے نہیں لگاتا۔ یہ سمجھوتے اکثر مجبوراً کیے جاتے ہیں۔ زندہ رہے تو صحافت بھی ہو گی۔ کام کی وجہ سے جان چلی گئی تو نہ اپنا بھلا ہو گا نہ صحافت کی کوئی خدمت۔ یہ پرانے پاکستان کے چیلنج تھے، جن کے ساتھ ہم نے جیسے تیسے جینا سیکھ لیا۔ نئے پاکستان کے لیے جو غیر اعلانیہ پابندیاں لگائی گئی ہیں، وہ مختلف نوعیت کی ہیں۔ اب جان کی دھمکیوں کی بجائے کام بند کرانے کی دھمکیاں ہی کافی ہیں۔

میری نظر میں اس روش نے ایک باقاعدہ پالیسی کا روپ اس وقت دھارنا شروع کیا جب کہیں کسی نے وزیرِ اعظم نواز شریف کو چلتا کرنے کی ٹھان لی۔ پاناما کیس کے دوران بعض حلقوں کی طرف سے متنازع قرار دی گئی جے آئی ٹی کی تشکیل اور ججوں کے بارے میں متاثرہ فریقین اور بعض سیاسی مبصرین کی جانب سے کہا گیا اور رپورٹ بھی ہوا کہ ان کا رویہ جانبدارانہ تھا۔ آپریشن ردوبدل کے معماروں نے اس کا یہ علاج نکالا کہ میڈیا کو بھی لگام دینے کا تہیہ کر لیا۔

کچھ عرصہ پہلے تک اگر آپ کسی صحافی سے پوچھتے کہ آپ کے یہاں ریڈ لائن کیا ہے تو وہ دیگر باتوں کے ساتھ فوج اور بلوچستان میں جبری گمشدگیوں کے مسئلے کا ضرور ذکر کرتا۔ پچھلے سوا سال کے دوران یہ ریڈ لائن مسلسل کھسکتی اور شکنجہ کستا چلا گیا ہے۔

پابندیوں کی یہ لکیر ایک تصوراتی لائن ہے۔ میری معلومات کے مطابق اکثر میڈیا ہاؤسز میں ادارتی پالیسی نام کی کسی دستاویز کا کوئی وجود نہیں۔ ایسے ماحول میں آپ کو یہ پتہ نہیں ہوتا کہ کیا بات کہی جا سکتی ہے، کیا نہیں۔ میں کوئی 15 برس بی بی سی جیسے ادارے سے منسلک رہا۔ رپورٹر اور ایڈیٹر رہا۔ مختلف ممالک کے زبردست صحافیوں کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا، پاکستان کے اندر اور باہر کام کیا۔

اس عرصے میں میرے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کسی کے دباؤ یا خوف کی وجہ سے حقائق اور مصدقہ معلومات روک لی گئی ہوں یا سینسر کر دی گئی ہوں۔ پاکستانی میڈیا جس دباؤ میں کام کر رہا ہے یہاں فوج کو ناراض کرنے کا خوف اور اس قسم کی بلاجواز کاٹ چھانٹ خطرناک حد تک پھیل چکی ہے۔

ملک کے تین بڑے اور پرانے میڈیا گروپس کو ہی لیجیے: پچھلے ایک عرصے کے دوران جنگ/جیو، ڈان اور نوائے وقت پر جو گزری ہے، وہ انڈسٹری میں سب جانتے بھی ہیں لیکن کوئی بولنے کو تیار بھی نہیں۔ ان اداروں کا بظاہر قصور ریاست کے طاقتور اداروں کے سامنے گھٹنے ٹیکنے میں ابتدائی ہچکچاہٹ ہے۔ یہ شاید آزاد صحافت کی سزا ہی ہے کہ فوج اور اس کے ذیلی ادارے کسی چینل کو گرانے پر لگ جائیں۔ شہر، شہر، کنٹونمنٹ والے علاقوں میں کسی اخبار کی سرکولیشن رکوا دیں، اشتہارات بند کرا دیں۔

اس بات سے قطع نظر کہ بڑے بڑے میڈیا ہاؤسز کا ماضی میں کیا کردار رہا اور وہ کتنا پیسہ بناتے رہے، آج ان کے اندرونی حالات اتنے گمبھیر بتائے جاتے ہیں کہ ملازمین کو کئی کئی ماہ تک تنخواہیں نہیں دی جاتیں، عملے کے لوگ نکالے جا رہے ہیں یا تنگ آ کر خود ہی چھوڑ کر جا رہے ہیں۔

بہت سے صحافیوں سے سنا کہ کس طرح فوج کی خوشنودی کے لیے میڈیا گروپس کو اپنے ادارتی فیصلے وردی والوں کے تابع کرنے پڑے اور انھیں اپنے صحافیوں کی سرزنش کرنی پڑی۔ ایک ٹی وی چینل نے اپنے ایک سینیئر تجزیہ نگار کو ان ہی کے پروگرام سے کچھ عرصے کے لیے الگ کر دیا۔

فوج کے ناپسندیدہ سمجھے جانے والے بعض تجزیہ نگاروں پر غیر اعلانیہ پابندی لگانے کی بات بھی کی گئی۔ اسلام آباد کے کچھ نامور صحافیوں کو ٹوئٹر وغیرہ پر اپنے خیالات کا اظہار بند کرنا پڑا۔ بعض اداروں نے اپنے کچھ اینکروں کے پورے کے پورے پروگرام نشر کرنے سے روک دیے۔

جب کسی نے سوشل میڈیا پر اس بلاجواز سینسر شپ کے خلاف غم و غصے کا اظہار کیا، تو مزید دباؤ آیا کہ وہ اپنی پوسٹس حذف کر دیں، جو انھیں کرنا پڑیں۔ الیکشن کے دنوں میں رپورٹنگ کے دوران خود مجھے بھی اس قسم کے تجربے سے گزرنا پڑا۔

ایک طرف صحافیوں اور صحافتی اداروں کے گرد گھیرا تنگ کیا جا رہا ہے اور دوسری طرف نت نئے چینل لانچ ہو رہے ہیں۔ ان کے پیچھے کون ہے؟ پیسہ کہاں سے آ رہا ہے؟ یہ نئے چینل پہلے سے موجود دو درجن چینلوں سے کس طرح مختلف یا بہتر ہوں گے؟ یہ سب واضح نہیں۔

فوج پاکستان کا سب سے طاقتور ادارہ ہے اور اس کی پرچھائیں معیشت، سیاست، صحافت، عدالت، خارجہ امور، غرض کہ قومی زندگی کے ہر اہم پہلو پر موجود ہے۔ اس لیے اگر فوج اور اس کی انٹیلیجنس ایجنسیوں پر رپورٹنگ نہیں کی جا سکتی تو پھر رہ کیا جاتا ہے عوام کو آگہی دینے کے لیے؟

فوج کی نظر میں شاید آئیڈیل میڈیا وہ ہے جو دن رات بس سیاسی رہنماؤں کی کرپشن کے قصے سنائے اور کروڑوں لوگوں کی منتخب قیادت کو گندا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھے۔ پارلیمان اور آئین کو کمزور کرنے اور اس کا تمسخر اڑانے میں اپنا کردار ادا کرے۔

مگر کیوں؟ کیونکہ ہر گھسی پٹی فلم کے ہیرو کو سپر ہیرو بنانے کے لیے ضروری ہوتا ہے کہ ولن کے خراب کرتوتوں کو بڑھا چڑھا کر بیان کیا جائے۔ روزِ اول سے بار بار احتساب کے نام پر سیاسی جماعتوں کو انتقامی کارروائیوں کا نشانہ بنانے کا بڑا مقصد یہی رہا ہے کہ لوگوں کا جمہوری عمل پر اعتماد نہ رہے اور قوم شعوری یا لاشعوری طور پر ایک ہی ادارے کو اپنا مسیحا اور اس ملک کی بقا کا ضامن سمجھے۔

مجبوریاں سب کی ہوتی ہیں۔ میڈیا مالکان کو ملک، قوم، جمہوریت جیسی باتوں سے زیادہ اپنی کاروباری سلطنت کی فکر ہوتی ہے۔ اینکر کہتا ہے کہ سچ کیا، جھوٹ کیا بس شو چلتا رہے۔ صحافی کی خواہش ہوتی ہے جیسے تیسے بس نوکری لگی رہے۔ ہم میں سے کچھ راضی خوشی ریاستی پروپیگینڈے کا اولین دستہ بن جاتے ہیں تو کچھ کڑھتے دل کے ساتھ جس قدر ممکن ہو اصلاح کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔

پاکستان میں صحافت کے گورکھ دھندے کے پرانے پاپی کہتے ہیں کہ آگے بڑھنا ہے تو لچک رکھنی چاہیے۔ سوال صرف یہ رہ جاتا ہے کہ جب یہ فیصلے آپ کے نہ رہیں کہ کس کو لائیو دکھانا ہے، کس کو نہیں، کون سے لوگ ٹی وی پر آ سکتے ہیں، کون نہیں۔ کس کا کالم شائع ہو سکتا ہے، کس کا نہیں۔ کون سی بات کہہ سکتے ہیں کون سی نہیں، تو پھر کیا باقی رہ جاتا ہے؟ کون سی صحافت، کیسی اظہارِ آزادی کہ جس پر لوگ تھوڑا بہت بھی اعتبار کر سکیں۔ (بشکریہ: بی بی سی اردو)

مطالبات کے حق میں بھٹہ مزدوروں کا دھرنا

ٹوبہ ٹیک سنگھ پاکستان بھٹہ مزدور یونین کے زیر اہتمام بھٹہ مزدوروں نے شہباز چوک میں لیبر ڈیپارٹمنٹ اور بھٹہ مالکان کے مزدوروں کا دھرنا چوتھے روز بھی جاری۔ رکھا اور لیبر آفسر کا پتلا نذر آتش کیا دھرنا کی قیادت صوبائی صدر محمد شبیر نے کی۔ احتجاجی بھٹہ مزدوروں نے ہاتھوں میں پلے کارڈز اٹھار کھے تھے جن پر مطالبات کے حق میں نعرے درج تھے۔ اس موقع پر یونین کے صوبائی صدر محمد شبیر نے کہا کہ سپریم کورٹ آف پاکستان کے فیصلہ کے مطابق ضلعی انتظامیہ مقررہ اجرت دلانے میں ناکام ہے۔ سپریم کورٹ آف پاکستان نے فی ہزار اینٹ کی اجرت گیارہ سو مقرر کی ہے جبکہ بھٹہ مالکان صرف آٹھ سو پچاس روپے دے رہے ہیں۔ مظاہرین نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ مطالبات تسلیم ہونے تک ان کا احتجاج جاری رہے گا۔ (اعجاز اقبال)

طالبات نے احتجاجاً پاک افغان شاہراہ کو بند کردیا

خیبر ایجنسی 4 ستمبر 2018ء کو ضلع خیبر ٹرائبل کی تحصیل جمرود میں گورنمنٹ گرلز مڈل سکول سور کمر کی طالبات نے سٹاف کی کمی کے خلاف احتجاجاً پاک افغان شاہراہ کو ٹریفک کیلئے بند کردیا، ذرائع کا کہنا ہے کہ سرکاری گرلز مڈل سکول صادقین سور کمر میں زیر تعلیم بچیوں نے پاک افغان شاہراہ تاریخی باب خیبر کے مقام پر احتجاجی مظاہرہ کرتے ہوئے ہر قسم کی ٹریفک کو معطل کردیا جس کے نتیجے میں گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں بچیوں کا کہنا تھا کہ سکول میں طالبات کی تعداد سینکڑوں ہے جن کیلئے 5 معلمات تعینات ہیں لیکن ان میں سے تین معلمات ڈیوٹی سے غیر حاضر رہتی ہیں جن کے خلاف محکمہ ایجوکیشن افسران نے کئی دفعہ شکایات ملنے کے باوجود بھی کاروائی نہیں کی، ان غیر حاضر معلمات کے ساتھ سکول ہیڈ مسٹریس ملی ہوئی ہے اور ہمہ وقت رجسٹرڈ میں حاضر لگواتی ہے۔ ہمارا مستقبل تاریکی سے بچایا جائے ورنہ احتجاج کا دائرہ کار فاٹا سیکریٹریٹ اور اسلام آباد تک بڑھا دینگے، مظاہرین نے مطالبات کے حق میں پلے کارڈز اور بینرز بھی اٹھار کھے تھے اور بعد ازاں مظاہرین نے باب خیبر سے ایجنسی ایجوکیشن آفس جمرود ریلی نکالی جہاں پر اے ای او آفس کے سامنے احتجاج کیا اور محکمہ ایجوکیشن، فاٹا سیکریٹریٹ، وزارت سیفران کے خلاف نعرے بازی کی۔ ایجنسی ایجوکیشن جدون خان وزیر نے کہا کہ گورنمنٹ گرلز مڈل سکول صادقین چونکہ کمیونٹی سکول تھا۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ کہ سابقہ اے ڈی او اور افسران بالا کی ملی بھگت سے تاریخ میں پہلی دفعہ کسی کمیونٹی سکول کو پرائمری کو بائے پاس کر کے ڈائریکٹ مڈل سکول کی منظوری دے دی۔

(روزنامہ مشرق)

سابق ایم پی اے کے بھائی کے گھر پر بم حملہ

پشاور 19 ستمبر 2018ء کو پشاور کے نواحی علاقہ بخشو پل میں مبینہ طور پر بھتہ کی عدم ادائیگی پر نامعلوم تخریب کاروں نے سابق رکن صوبائی اسمبلی ملک طہماش کے بھائی کے گھر پر بم حملہ کردیا جس کے نتیجے میں مکان کو جزوی نقصان پہنچا تاہم اہلخانہ محفوظ رہے، پولیس کے مطابق گزشتہ شب رات گئے نامعلوم تخریب کاروں کی جانب سے ملک طہماش کے بھائی ملک فردوس کے گھر کے قریب نصب بارودی مواد زوردار دھماکہ سے پھٹ گیا جس کے نتیجے میں مکان کو جزوی نقصان پہنچا، پولیس کے مطابق وقوعہ کے بعد پولیس کی بھاری نفری جائے وقوعہ پر پہنچ گئی جنہوں نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کرلئے جبکہ محکمہ انسداد دہشتگردی نے نامعلوم ملزموں کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کردی ہے۔ دوسری جانب ذرائع کا کہنا ہے کہ ملک فردوس کے مکان کے قریب بارودی مواد کا دھماکہ بھتہ کی عدم ادائیگی کا شاخسانہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ انہیں افغانستان کے نمبروں سے ٹیلی فون کالز موصول ہو رہی ہیں۔

(روزنامہ ایکسپریس)

بیٹے اور رشتہ دار کے قاتلوں کو گرفتار کیا جائے

پشاور 11 ستمبر 2018ء کو ضلع مہمند سے تعلق رکھنے والے ملک وزیر محمد صافی نے گورنر خیبر پختونخوا شاہ فرمان، کور کمانڈر، کمانڈنٹ ایف سی مہمند اور دیگر متعلقہ حکام اپنے بیٹے ذاکر شاہ اور رشتہ دار مسعود شاہ کے قاتلوں کو گرفتار کرنے اور انتظامیہ کی جانب سے شہداء کے ورثاء کو اپنی جائیداد سے محروم کرنے پر نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے، پشاور پریس کلب میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے ملک وزیر محمد صافی نے کہا کہ 20 نومبر 2016ء کو میرا جوان سال بیٹا اور رشتہ دار مسعود شاہ دوران ڈیوٹی دہشتگرد حملے میں شہید ہوئے، انہوں نے کہا کہ پولیٹیکل انتظامیہ نے تحقیقات کے بعد واقع میں ملوث دہشتگردوں رحمت اللہ، شیر خان، لیاقت خان اور امجد خان کو گرفتار کر کے جیل بھیج دیا، انہوں نے الزام عائد کیا کہ پولیٹیکل انتظامیہ اپر مہمند نے ملزمان جس کا تعلق ایک مذہبی جماعت سے ہے سے 45 لاکھ روپے لے کر شہیدوں کا سودا کرتے ہوئے 15 دن کے بعد رہا کردیا، انہوں نے کہا کہ جرگے نے 5 ستمبر 2018ء کو یکطرفہ فیصلہ کرتے ہوئے شہید ہونے والے لیوی اہلکاروں کی جائیداد کو بطور جرمانہ ملزمان کو دینے کا فیصلہ سنایا جو کسی ہمیں قبول نہیں۔ انہوں نے صافی قوم پر مشتمل نیا جرگہ تشکیل دینے کا مطالبہ کیا اور شہید ذاکر شاہ اور مسعود شاہ لیوی فورس کے سپاہیوں کے ورثاء کے گھروں اور زمینوں کو تحفظ فراہم کرنے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ اگر کسی فرد نے شہداء کے گھر یا زمین کو نقصان پہنچایا یا اور قبضہ کرنے کی کوشش کی تو ہم اس کے خلاف بھرپور مزاحمت کریں گے۔

(روزنامہ ایکسپریس)

فائرنگ کر کے نوجوان کو قتل کر دیا

ٹوبہ ٹیک سنگھ 8 اگست کو ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواحی علاقے ناگرہ پل کے قریب تین مسلح افراد نے اندھا دھند فائرنگ کر کے شکیل نامی نوجوان کو قتل کر دیا۔ ملزمان ہوائی فائرنگ کرتے ہوئے موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ پولیس نے مقتول کی لاش کو قبضے میں لے کر پوسٹ مارٹم کے لیے ڈی ایچ کیو ہسپتال ٹوبہ منتقل کر دیا ہے۔ جہاں نوجوان کا پوسٹ مارٹم کیا جا رہا ہے پولیس ترجمان کا کہنا ہے کہ واقعہ کی تفتیش کی جا رہی ہے۔

(اعجاز اقبال)

چچازاد بھائی کو قتل کرنے والے ملزم کو پھانسی کی سزا

دیر اپر 19 ستمبر 2018ء کو واڑی میں چار سال قبل دن دیہاڑے بازار میں فائرنگ کر کے اپنے چچازاد بھائی کو قتل کرنے والے ملزم کو عدالت نے پھانسی کی سزا سنا دی، پانچ لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کر دیا گیا، تحصیل واڑی کے علاقہ گرڑئی سے تعلق رکھنے والے مفتاح الدین ولد نیاز برگل نے واڑ بازار میں اپنے چچازاد بھائی گل رحیم ولد محمد غنی کو اندھا دھند فائرنگ کر کے موت کے گھاٹ اتار دیا تھا اس سلسلے میں گزشتہ روز ایڈیشنل سیشن جج واڑی علی گوہر کو کے عدالت نے جرم ثابت ہونے پر ملزم کو پھانسی کی سزا سناتے ہوئے پانچ لاکھ روپے جرمانہ بھی عائد کر دیا ہے۔

(روزنامہ مشرق)

موسیٰ کالونی میں پانی کی قلت

پشاور یونین کونسل 24 رشید گڑھی کے علاقے موسیٰ کالونی کے مکین پانی کے بوند بوند کو ترس گئے، گزشتہ پانچ ہفتہ سے علاقے کا ٹیوب ویل خراب ہونے کے باعث شہری اذیت میں مبتلا ہیں، بلدیاتی منتخب نمائندوں اور متعلقہ ادارے کی جانب سے پانچ مہینوں سے خراب ٹیوب ویل کی مرمت پر کام شروع نہ ہوسکا، علاقہ مکینوں کا اعلیٰ حکام سے ٹیوب ویل کی مرمت پر کام شروع کرنے کا مطالبہ، جنرل کونسلر یوسی 21 موسیٰ کالونی اقبال خان کے مطابق عوامی نیشنل پارٹی کی حکومت میں بنائے گئے ٹیوب ویل پر لاکھوں روپے خرچ کئے گئے تھے لیکن اب ٹیوب ویل گزشتہ پانچ ماہ سے خراب پڑا ہے، جبکہ پانی کی ترسیل کیلئے بچھائی گئی پائپ لائن بھی پانی کی ترسیل نہ ہونے کے باعث زنگ آلودہ ہوچکی ہے، بار بار اعلیٰ حکام کو درخواستیں دینے کے باوجود ٹیوب ویل کی مرمت پر توجہ نہیں دی جارہی، جس کے باعث علاقہ مکین دور دراز علاقوں سے پانی لانے پر مجبور ہیں۔

(روزنامہ مشرق)

مکین گندا پانی پینے پر مجبور، امراض کا خدشہ

پشاور شیخ آباد کے رہائشی گزشتہ ایک ہفتے سے مٹی ملا، گندا اور جراثیم زدہ پانی پینے پر مجبور ہیں جس سے علاقہ شیخ آباد مکینوں کو مختلف امراض لاحق ہونے کا خدشہ پیدا ہوگیا ہے، نیبر ہوڈ کونسل 37 کے ناظم محمد منیر نے کہا کہ علاقے میں نصب ٹیوب ویل سے سینکڑوں گھروں کو گندے پانی کی سپلائی ہوتی ہے، تاہم علاقے کے مکین اس پانی کو نہیں پیتے اور مارکیٹ سے منرل واٹر لانے پر مجبور ہیں جبکہ غریب اور متوسط طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد دور دراز سے پانی لانے پر مجبور ہیں، اس حوالے سے کئی بار متعلقہ حکام کو آگاہ کیا مگر کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہے، انہوں نے دھمکی دی کہ اگر فوری طور پر پینے کے صاف پانی کا مسئلہ حل نہ کیا گیا تو وہ بھرپور احتجاج کرینگے جس کی تمام تر ذمہ داری متعلقہ حکام پر عائد ہوگی۔

(روزنامہ ایکسپریس)

’غیرت‘ کے نام پر نوجوان قتل

پشاور 23 ستمبر 2018ء کو پشاور کے پوش علاقہ حیات آباد فیز ون میں غیرت کے نام پر انگلینڈ پلٹ نوجوان کو فائرنگ کرکے قتل کردیا گیا، پولیس نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے قاتل کو آلۂ قتل سمیت گرفتار کرلیا ہے، جسے عدالت میں پیشی کے بعد دوروزہ جسمانی ریمانڈ پر پولیس کے حوالے کردیا گیا ہے، میر عجب خان ولد نواب خان سکنہ فیز 2 نے رپورٹ درج کراتے ہوئے حیات آباد پولیس کو بتایا کہ اس کا بیٹا 34 سالہ نعیم خٹک جو حال ہی میں انگلینڈ سے واپس آیا تھا اور یہاں پراپرٹی کا کاروبار شروع کررکھا تھا گزشتہ روز وہ اپنے پراپرٹی آفس واقع ڈیئز پلازہ نزد ذرغونی مسجد سے اپنی گاڑی میں واپس گھر جارہا تھا کہ راستہ میں سید ریاض الحق ولد ضیاء الحق ساکن فیز 1 نے گاڑی پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں وہ دم توڑ گیا۔ عجب خان نے پولیس کو بتایا کہ ملزم ریاض الحق کی اہلیہ کے ساتھ نعیم کے ناجائز تعلقات تھے اور اس بناء پر اسے قتل کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق واقعے کی اطلاع ملنے کے بعد فوری کاروائی کرتے ہوئے ملزم سید ریاض الحق کو گرفتار کرلیا۔ جس کے قبضہ سے واردات میں استعمال ہونے والا پستول بھی برآمد کرلیا گیا ہے۔

(روزنامہ آج)

مسلح افراد کی فائرنگ سے پرائمری سکول کا طالبعلم قتل

لکی مروت 4 ستمبر 2018ء کو تجوڑی میں فائرنگ کرکے پرائمری سکول کے طالب علم کو قتل کردیا گیا جبکہ اس کا ساتھی زخمی ہوگیا، پولیس کا کہنا ہے کہ مدعی دلاور نے رپورٹ درج کراتے ہوئے بتایا کہ ملزمان کامران، بلشیاز اور شیر امین نے فائرنگ کرکے ان کے بھتیجے ذاکر اللہ کو موت کے گھاٹ اتار دیا، جبکہ ان کے بیٹے رحمت اللہ زخمی ہوئے، متوفی اور زخمی لڑکے تجوڑی کے سرکاری پرائمری سکول میں تیسری جماعت کے طالب علم ہیں، پولیس نے ملزمان کے خلاف مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کردی۔

(روزنامہ آج)

اجرت مانگنے پر لڑکے کا قتل

پشاور 9 ستمبر 2018ء کو پشاور کے نواحی علاقے متنی درواز گئی میں اراضی میں ہل چلانے کی اجرت مانگنے پر جوانسال لڑکے کو فائرنگ کرکے قتل کردیا گیا، ملزمان واردات کے بعد فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے، پولیس نے پوسٹ مارٹم کے بعد نعش ورثا کے حوالے کردی اور مقدمہ درج کرکے تفتیش شروع کردی ہے، اسد خان ولد محمد ریحان سکنہ ترناب چارسدہ حال درواز گئی نے رپورٹ درج کراتے ہوئے متنی پولیس کو بتایا کہ اس کے بھائی 22 سالہ شہزاد نے گزشتہ دنوں اپنے ہمسائے منور ولد نصیر سکنہ درواز گئی کی اراضی میں ٹریکٹر کے ذریعے ہل چلایا تھا جس کی اجرت اس وقت ادا نہیں کی گئی تھی گزشتہ روز اس کا بھائی شہزاد اپنی اجرت مانگنے کیلئے منور کے پاس گیا جہاں اس نے اپنے بھائی ساحل اور ساتھی ارشد ولد روشن اقبال کے ہمراہ مل کر اس کے بھائی شہزاد پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں وہ متعدد گولیاں لگنے سے موقع پر ہی جاں بحق ہوگیا جبکہ ملزمان کی گرفتاری کیلئے کوششیں شروع کردی گئی ہیں۔

(روزنامہ آج)

اے این پی رہنماء بھانجے سمیت قتل

پشاور 5 ستمبر 2018ء کو پشاور کے علاقے تہکال میں مبینہ طور ٹارگٹ کلنگ کی واردات میں مسلح موٹر سائیکل سواروں نے فائرنگ کرکے خیبر پختونخوا اسمبلی کے حلقہ پی کے 74 پشاور سے عوامی نیشنل پارٹی کے سابق امیدوار محمد ابرار خلیل کو بھانجے سمیت قتل کردیا گیا، ملزمان واردات کے بعد موقع سے فرار ہوگئے، پولیس نے جائے وقوعہ سے شواہد اکھٹے کرکے نعشیں پوسٹ مارٹم کیلئے مردہ خانہ منتقل کردیں، اور مقدمہ درج کرکے مختلف زاویوں سے تفتیش کا آغاز کردیا ہے، سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کینٹ سرکل ایس پی وسیم ریاض کے مطابق بدھ کے روز عوامی نیشنل پارٹی کا رہنما محمد ابرار خلیل اپنے بھانجے رشید خلیل کے ہمراہ گاڑی میں جنازہ کی ادائیگی کیلئے گیا تھا جہاں سے واپسی پر سبحان آباد میں چلماری روڈ پر مسلح موٹر سائیکل سوار نامعلوم افراد نے ان کی گاڑی پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں محمد ابرار اور ان کے بھانجے رشید موقع پر ہی جاں بحق ہوگئے جبکہ ملزمان واردات کے بعد فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے۔

(روزنامہ آج)

کتے کے کاٹے کی ویکسین ناپید

پشاور یکم ستمبر 2018ء کو ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفس پشاور میں کتے کے کاٹنے کی کاٹے کی ویکسین ناپید ہوگئی ہے جس کے باعث مریضوں کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا، جبکہ ڈی ایچ او اور دیگر ذمہ دار حکام خاموش تماشائی بن گئے ہیں، ٹاؤن ممبر یونین کونسل 52 سوڑیزئی بالا ٹاؤن فور پشاور محمد عمران خان خیل نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ اس ضمن میں ڈی ایچ او اور دیگر متعلقہ حکام کو بار بار شکایات کرچکے ہیں، تاہم گزشتہ طویل عرصے سے پشاور کے ڈی ایچ او آفس میں کتے کے کاٹے کی ویکسین دستیاب نہیں ہے انہوں نے کہا کہ وہ یہ معاملہ ٹاؤن کونسل فور کے اجلاس میں بھی اٹھائیں گے اور افسروں کے رویے کے خلاف شدید احتجاج بھی کرینگے۔

(روزنامہ آج)

پولیو ٹیم پر حملہ سیکورٹی انچارج نائب صوبیدار جاں بحق

باجوڑ 24 ستمبر 2018ء کو ضلع باجوڑ تحصیل ماموند کے علاقے بدان میں نامعلوم افراد کی فائرنگ کے نتیجے میں پولیو ٹیم کی سیکورٹی پر مامور نائب صوبیدار سرفراز شہید ہوگئے، لیویز صوبیدار سرفراز پولیو ڈیوٹی کرنے کے بعد اپنے پوسٹ واپس جارہے تھے کہ راستے میں نامعلوم افراد کی فائرنگ کا نشانہ بنے، سیکورٹی فورسز نے پورے علاقے کو گھیرے میں لیکر سرچ آپریشن شروع کردیا، یاد رہے کہ ضلع بھر میں انسداد پولیو مہم سخت سیکورٹی انتظامات کے بعد شروع کی گئی ہے، صوبیدار سرفراز چار بہنوں کا اکلوتا بھائی اور گھر کے واحد کفیل تھا، ان کے چار بیٹے ہیں ان کے بڑے بیٹے کی عمر 15 سال ہے

(روزنامہ آج)

ہسپتال میں بجلی کی عدم فراہمی کیخلاف احتجاج

ڈیرہ اسماعیل خان 9 ستمبر 2018ء کو زنانہ ہسپتال میں تین گھنٹے سے بجلی کی عدم فراہمی اور ہسپتال کا جنریٹر نہ چلانے پر مریضوں کے رشتہ دار سڑکوں پر نکل آئے احتجاج کرتے ہوئے روڈ پر رکاوٹیں کھڑی کرکے بند کردیا۔ تھانہ کینٹ کی حدود میں واقع زنانہ ہسپتال میں گزشتہ رات بجلی تین گھنٹے سے نہ ہونے کے خلاف مریضوں کے رشتہ دار سڑکوں پر نکل آئے اور انہوں نے سڑکوں پر رکاوٹیں کھڑی کرکے روڈ کو بند کرتے ہوئے واپڈا کے خلاف احتجاج کیا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

پینے کے پانی کی شدید قلت

کرم ایجنسی علاقہ مناتو سنٹرل کرم کا وسیع علاقہ ہے جہاں پر پینے کا پانی مسئلہ بن گیا ہے۔ یہاں پر پانی کی بہت قلت ہے لوگ پانی کی بوند بوند کو ترس رہے ہیں، اہلیان مناتو نے ایک اخباری بیان دیتے ہوئے کہا کہ ہمیں یہاں پانی کی بہت قلت کا سامنا ہے ہم دور دور سے پانی لاتے ہیں کبھی کبھار مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہوتے ہیں جس سے مختلف قسم کی بیماریاں پھیلنے کا خطرہ ہے، انہوں نے کرم انتظامیہ، اعلیٰ حکام اور پبلک ہیلتھ سے پرزور مطالبہ کیا کہ علاقہ مناتو سنٹرل کرم کیلئے جلد از جلد واٹر سپلائی آبنوشی سکیم کی منظوری دے کر ان کا دیرینہ مطالبہ پورا کیا جائے۔

(روزنامہ آج)

لاپتہ سالہ طالبعلم کی مسخ شدہ نعش برآمد

پشاور 4 ستمبر 2018ء کو پشاور کے نواحی علاقہ سربند سے چند روز قبل پراسرار طور پر لاپتہ ہونے والے جواں سال طالب علم کی مسخ شدہ نعش کھیتوں سے برآمد کر لی گئی۔ چار روز قبل سربند کے علاقہ اچینی بالا کا رہائشی 20 سالہ نوجوان ثاقب خان ولد ریاض خان کسی کام کی غرض سے بازار گیا تھا جس کے بعد وہ لوٹ کر واپس گھر نہیں آیا، واقعہ کے چار روز بعد پولیس کو اطلاع ملی کہ اچینی بالا میں کھیتوں میں کسی نوجوان کی مسخ شدہ نعش پڑی ہے اطلاع ملنے پر پولیس نے موقع پر نعش قبضہ میں لیکر پوسٹ مارٹم کیلئے بھجوادی نعش کی شناخت ہونے پر پتہ چلا کہ وہ ثاقب خان کی نعش ہے جو چند روز قبل لاپتہ ہوگیا تھا پولیس نے واقعہ کی رپورٹ درج کرکے مزید تفتیش شروع کردی ہے۔

(روزنامہ آج)

پولیس رویے کے خلاف شہری سراپا احتجاج

پیر محل ٹوبہ ٹیک سنگھ کے علاقہ پیر محل میں تھانہ صدر پولیس کے رویے کیخلاف شہری سراپا احتجاج بن گئے شہریوں کا کہنا ہے کہ تھانہ صدر پولیس نے مکہ بلاک میں ایک گھر میں زبردستی گھس کر خواتین اور بچوں کو نہ صرف تشدد کا نشانہ بنایا بلکہ خواتین کے کپڑے پھاڑ ڈالے ہیں۔ مظاہرین نے الزام لگایا ہے کہ پولیس اہلکار گھر میں دروازے توڑ کر داخل ہوئے اور خواتین اور بچوں کو شدید تشدد کا نشانہ بنایا۔ واقعہ کیخلاف شہریوں کی بڑی تعداد نے اللہ والا چوک میں پولیس کیخلاف شدید احتجاج کیا اور ٹائر جلا کر ٹوبہ ملتان روڈ بلاک کردیا ہے جس کے باعث ٹریفک کی آمدورفت بھی معطل ہوکر رہ گئی۔

(اعجاز اقبال)

سکول و کالج کی طالبات مضر صحت پانی پینے پر مجبور

پشاور پشاور کے الزبتھ ہائی سکول اور کالج کی طالبات مضر صحت پانی پینے پر مجبور ہیں، جبکہ سکول کے واش رومز کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے غلاظت پڑی رہتی ہے جس کے باعث طالبات کو مشکلات درپیش ہیں، انسپکشن ٹیموں کی آمد سے متعلق پیشگی اطلاع کے باعث سکول انتظامیہ وقتی طور پر پانی کی فراہمی اور واش رومز کی صفائی کردیتی ہے تاہم سال بھر طالبات کو ذہنی تکلیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے، پشاور کے الزبتھ ہائی سکول اور کالج میں 5 سو سے زائد طالبات تعلیم حاصل کررہی ہیں، تاہم طالبات کے مطابق سکول میں پینے کیلئے صاف پانی میسر نہیں ہے، سکول سے گزرنے والے نالے پر ایک نلکا موجود ہے جس سے طالبات مجبوراً پانی پیتی ہیں جو مضر صحت ہے، طالبات مضر صحت پانی پینے کی وجہ سے اکثر بیمار رہتی ہیں اور ان کی تعلیم کا بھی حرج ہو رہا ہے، اسی طرح سکول کے واش رومز کی صفائی بھی نہیں کی جاتی اور غلاظت واش رومز میں پڑی رہتی ہے جس کی وجہ سے طالبات واش رومز استعمال کرنے سے گریز کرتی ہیں، طالبات کے مطابق جب بھی انسپکشن ٹیم سکول کا دورہ کرتی ہے تو انتظامیہ کو پہلے سے آگاہ کردیا جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ سکول کی صفائی اور پینے کے پانی کیلئے واٹر کولر نصب کردیتے ہیں جس کی وجہ سے حکام کو ''سب اچھا ہے'' کی رپورٹ دے دی جاتی ہے، طالبات نے درخواست کی ہے کہ حکام پیشگی اطلاع دیئے بغیر سکول کا دورہ کریں اور طالبات کو درپیش مسائل کے حل کیلئے عملی اقدامات اٹھائیں۔

(روزنامہ مشرق)

عورتیں

خاتون اور نوجوان کو زہر دے کر قتل کر دیا گیا

سوات 19 ستمبر 2018ء کو مٹہ کے علاقہ سین بوڑہ میں شادی شدہ خاتون اور ایک نوجوان کو زہر دیکر قتل کر دیا گیا، پولیس کے مطابق 25 سالہ مسماۃ (م) اور 26 سالہ کمیل کے بارے میں اہل خانہ کا کہنا تھا کہ دونوں نے زہر کھا کر خودکشی کی، پولیس نے تحقیقات کیں اور میڈیکل رپورٹ میں ثابت ہوا کہ دونوں کو زہر دیکر قتل کیا گیا جس پر پولیس نے خاتون کے والد، دو بھائیوں، سسر اور لڑکے کے والد اور بھائی کو گرفتار کر لیا۔

(روزنامہ مشرق)

کم عمر لڑکی سے نکاح، غیر ملکی سمیت 2 ملزمان گرفتار

کرم ایجنسی 17 ستمبر 2018ء کو پاراچنار میں عرب ممالک کو نو عمر لڑکی لیجانے والے غیر ملکی سمیت 2 ملزمان گرفتار، غیر ملکی کا تعلق عمان سے ہے، ضلعی انتظامیہ نے کاروائی کر کے 2 ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے، جس میں ایک عمان سے تعلق رکھنے والا غیر ملکی ہے، لڑکی کی والدہ نے بھی انتظامیہ کو بیان دے کر اس کے خلاف کاروائی کی اپیل کی ہے، لڑکی کی والدہ کے مطابق اس کی بچی نابالغ ہے، چچا نے اس کا رشتہ طے کیا ہے اس کو زبردستی لیجا رہا ہے۔

(روزنامہ آج)

لاپتہ خاتون کی باحفاظت بازیابی کیلئے مظاہرہ

پشاور 4 ستمبر 2018ء کو پشاور کے علاقہ فقیر آباد کے رہائشی تازہ خان نے اہل خانہ کے ہمراہ لاپتہ ہونے والی اٹھارہ سالہ بیٹی لیلیٰ کی باحفاظت بازیابی کیلئے پشاور پریس کلب کے سامنے احتجاج کیا، انہوں نے لاپتہ لیلیٰ کی تصاویر اٹھا رکھی تھیں، اور مغویہ کی باحفاظت بازیابی کا مطالبہ کر رہے تھے۔ لاپتہ لیلیٰ کے والدین نے میڈیا کو بتایا کہ گزشتہ کئی مہینوں سے وہ اپنے شوہر کے گھر سے لاپتہ ہے اس حوالہ سے فقیر آباد پولیس کو اطلاع بھی دی لیکن ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا، انہوں نے وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا، آئی جی پولیس اور اعلیٰ حکام سے بیٹی کی باحفاظت بازیابی کی اپیل کی۔

(روزنامہ ایکسپریس)

چارسدہ میں 5 بچوں کی ماں شوہر کے ہاتھوں ذبح، ملزم گرفتار

چارسدہ 15 ستمبر 2018ء کو چارسدہ سٹی تھانہ کی حدود حصار میں شوہر نے اپنے 5 بچوں کی بیوی کو چھری سے ذبح کر دیا، ملزم کو گرفتار کر لیا گیا جبکہ مقتولہ کی بہن کی آج بروز اتوار شادی طے تھی، واقعات کے مطابق مقتولہ مسماۃ شہرت زوجہ اسماعیل کے بھائی شعیب اللہ ولد غنی اللہ ساکن ململے ترناب نے چارسدہ پولیس کو رپورٹ درج کراتے ہوئے بتایا کہ ان کی بہن کی شادی اتوار کو ہونے والی تھی اور ان کے گھر پر مہمان آئے ہوئے تھے کہ اسی دوران انہیں اطلاع ملی کہ ان کی بہن شہرت زوجہ اسماعیل کو گھر کے اندر قتل کیا گیا ہے جب وہ اپنے بہن کے گھر واقع حصارہ یسین جماعت اکبر آباد پہنچا تو اس کی بہن مسماۃ شہرت کی نعش چھری سے ذبح شدہ پڑی تھی اس نے کہا کہ اس کی بہن کی شادی 10 سال قبل اسماعیل کے ساتھ ہوئی تھی اور ان کے پانچ بچے تھے اور اپنی بہن کی قتل کا شک ان کے شوہر اسماعیل پر ظاہر کیا، پولیس چارسدہ اسماعیل کو گرفتار کر کے ان سے پوچھ گچھ شروع کی تو اس دوران انہوں نے پولیس کو اپنے جرم کا اعتراف کرتے ہوئے بتایا کہ اس نے گھریلو ناچاقی پر غصے میں آکر اپنی بیوی مسماۃ شہرت کو چھری سے ذبح کر کے ہلاک کر دیا ہے، پولیس چارسدہ نے رپورٹ درج کر کے تفتیش شروع کر دی، واضح رہے کہ مقتولہ مسماۃ شہرت کی بہن کی شادی آج بروز اتوار کو ہونے والی تھی ان کی ہلاکت سے خوشیوں کا گھر ماتم کدہ میں بدل گیا۔

(روزنامہ آج)

نہر سے خاتون کی لاش برآمد

نوشہرہ 18 ستمبر 2018ء کو نوشہرہ مصری بانڈہ غفور آباد نہر سے 35 سالہ خاتون کی لاش ملی جس کو فائرنگ کر کے قتل کرنے کے بعد لاش کو نہر میں پھینک دیا گیا۔ ایس ایچ او مصری بانڈہ نے میڈیا کو بتایا کہ ان کو اطلاع ملی کہ مصری بانڈہ غفور آباد کے قریب نہر میں خاتون کی لاش پڑی ہے جب وہ پولیس کی نفری کے ہمراہ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ 35 سالہ خاتون کی لاش پڑی تھی جس کو منہ کے قریب فائرنگ کر کے قتل کرنے کے بعد اس کی لاش کو ڈی ایچ کیو ہسپتال نوشہرہ پوسٹ مارٹم کیلئے لایا گیا جہاں پر لاش سے ڈی این اے ٹیسٹ کیلئے نمونے حاصل کر کے پشاور فرانزک لیب بھجوا دیئے، اکوڑہ خٹک پولیس ٹی ایم اے اکوڑہ خٹک کی مدد سے لاش کو لاوارث قرار دیکر دفنا دیا، مصری بانڈہ پولیس نے مزید تفتیش شروع کر دی۔

(روزنامہ ایکسپریس)

پسند کی شادی، بھائی نے بہن قتل کر دی

مردان 8 ستمبر 2018ء کو تخت بھائی کے نواحی علاقہ قندغار کے قریب مبینہ ملزم نے اپنے بہنوئی کے گھر میں گھس کر اپنی بہن، بہنوئی اور دو کمسن بھانجوں پر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں خاتون جاں بحق اور دیگر تین افراد شدید زخمی ہوگئے۔ وجہ عناد پسند کی شادی بتائی جاتی ہے، تخت بھائی کے علاقہ قندغار میں مبینہ ملزم ایاز نے اپنی بہن شاہدہ زوجہ طارق خان کے گھر میں داخل ہوکر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں مسماۃ شاہدہ، بہنوئی طارق خان اور دو کمسن بھانجے چار سالہ معاذ اور تین سالہ اعزاز شدید زخمی ہوگئے جن میں ملزم کی بہن شاہدہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے دم توڑ گئی، پولیس تھانہ تخت بھائی نے مجروحین کی رپوٹ پر مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی، وجہ عناد ملزم کی بہن کی طارق سے گھر والوں کی مرضی کیخلاف شادی بتائی جاتی ہے۔

(روزنامہ مشرق)

بیٹا رہا کرایا جائے، ناہید بی بی

پشاور 14 ستمبر 2018ء کو پشاور کے علاقہ جاوید اقبال گڑھی قمردین گڑھی کی رہائشی خاتون مسماۃ ناہید بی بی نے پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس وقار احمد سیٹھ، خیبر پختونخوا کے وزیر اعلیٰ محمود خان اور آئی جی پی سے اپیل کی ہے کہ بھانہ ماڑی پولیس نے اس کے جوان سال بیٹے کو گزشتہ ایک ہفتے سے حبس بے جا میں رکھا ہوا ہے لہذا اسے بازیاب کرایا جائے، اپنے ایک بیان میں خاتون نے بتایا کہ اس کا بیٹا عثمان اپنے دوست حیدر کے ہمراہ بھانہ ماڑی گیا تھا جہاں تھانہ پولیس نے اسے بلا جواز طور پر حراست میں لے کر محبوس بنا رکھا ہے اور تا حال اس کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے اور نہ ہی اسے کسی عدالت میں پیش کیا گیا ہے جبکہ اس کی گاڑی تھانہ بھانہ ماڑی میں موجود ہے لہذا پشاور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ان کے بیٹے کو رہائی دلوائیں۔

(روزنامہ آج)

لڑکی کو جنسی تشدد کا نشانہ بنایا گیا

پشاور 8 ستمبر 2018ء کو تھانہ چمکنی کے علاقے یاسین آباد میں رات کی تاریکی میں ایک شخص نے گھر میں گھس کر 17 سالہ لڑکی کو اپنی ہوس کا نشانہ بنا ڈالا اور گھر سے نقدی و دیگر سامان چوری کر کے فرار ہو گئے، پولیس نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے ملزم کو گرفتار کر لیا، چمکنی پولیس کے مطابق گزشتہ روز یاسین آباد کی رہائشی 17 سالہ مسماۃ نور نے رپورٹ درج کرائی کہ وہ گھر میں محو خواب تھی کہ اس دوران عدنان ولد اختر گل نامی شخص دیوار پھلانگ کر گھر کے اندر گھس آیا اور اس کے ساتھ جنسی زیادتی کی جبکہ فرار ہوتے وقت نقدی بھی ساتھ لے گیا اطلاع ملتے ہی پولیس نے کاروائی کر کے ملزم کو گرفتار کر کے مقدمہ درج کر لیا۔

(روزنامہ آج)

جھوٹے مقدمے میں گرفتار شوہر اور بیٹوں کو رہا کیا جائے

مردان 24 ستمبر 2018ء کو پلوڈھیری کی رہائشی خاتون نے کہا ہے کہ ان کے دیور نے جائیداد کے تنازعے پر ان کے گھر پر حملہ کر کے گھر والوں کی بے عزتی کی اور مار پیٹا جبکہ پولیس نے ملزم کو گرفتار کرنے کی بجائے ان کے شوہر اور دو بیٹوں پر جھوٹا مقدمہ درج کر کے ان کو گرفتار کر لیا ہے، چیف جسٹس آف پاکستان، آئی جی پولیس خیبر پختونخوا کیس کی از سر نو تحقیقات کا حکم دے کر جھوٹے مقدمے میں گرفتار میرے شوہر اور بیٹوں کو رہا کرے اور ہمیں تحفظ فراہم کریں، مردان پولیس کلب میں اپنی بیٹی کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے زوجہ بخت جمال نے بتایا کہ 28 جولائی کو ان کے دیور حسین خان ولد رحمت گل نے دیگر ساتھوں سے ملکر ہمارے گھر پر حملہ کیا اور ہمیں مارا پیٹا، واقعے کے بعد ہم نے تھانہ چورہ میں رپورٹ درج کر دی مگر پولیس سیاسی دباؤ کی وجہ سے درست انکوائری نہیں کر سکی اور میرے دیور سے ملی بھگت کر کے میرے شوہر اور بیٹوں کے اوپر جھوٹی ایف آئی آر درج کر دی، انہوں نے کہا کہ پولیس نے ان کے شوہر اور دو طالبعلم بیٹوں کو گرفتار کیا ہے جو بغیر کسی جرم کے جیل میں ہے۔ خاتون نے کہا کہ ان کے دیور کے ساتھ وراثت کا تنازعہ چل رہا ہے اور اب انہوں نے ہمیں اپنے گھر سے بے داخل کر دیا ہے اور جان سے مارنے کی دھمکیاں بھی دے رہا ہے۔

(روزنامہ مشرق)

ماں 5 سالہ بیٹی سمیت قتل

چارسدہ 7 ستمبر 2018ء کو بٹ گرام میں ماں 5 سالہ بیٹی سمیت قتل۔ مسخ شدہ لاشیں کھیتوں سے برآمد، 4 ماہ کی بچی معجزانہ طور پر محفوظ رہی، مقتولہ کے بھائی نے اپنے بہنوئی پر الزام عائد کیا۔ تفصیلات کے مطابق 5 دن قبل مقتولہ کے شوہر اسماعیل ولد بنارس نے پولیس اسٹیشن بٹ گرام سرکل شبقدر میں رپورٹ درج کی تھی کہ اسکی 36 سالہ بیوی مسماۃ رحمت اپنی دو بیٹیوں 5 سالہ دعا، اور 4 ماہ کی فجر کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس گئی اور لاپتہ ہوگئی، دونوں ماں بیٹی کی لاشیں آلہ داد خیل میں قریبی کھیتوں سے لیس ان کے ساتھ 4 ماہ کی بچی معجزانہ طور پر بچ گئی تھی، مقتولین کی لاشیں مسخ شدہ تھیں، لاشیں مسخ شدہ ہونے کی وجہ سے پوسٹ مارٹم کیلئے خیبر میڈیکل کالج منتقل کر دی گئیں، پولیس نے مقدمہ درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔ مقتولہ کے بھائی کی رپورٹ پر مقتولہ کے شوہر اسماعیل کے خلاف مقدمہ درج کر کے ملزم کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولیس نے بتایا کہ انہیں اطلاع ملی کہ قریبی کھیتوں میں خاتون اور بچی کی لاشیں پڑی ہیں جس پر پولیس اہلکار موقع پر پہنچ گئے جہاں خاتون کی لاش کے ساتھ ایک پانچ سالہ بچی کی لاشیں پڑی تھی، مقتولہ کی شناخت رحمت زوجہ اسمعیل جبکہ پانچ سالہ بچی دعا دختر اسماعیل سے ہوئی۔

(روزنامہ آج)

بدچلنی کے شبہ پر بیٹے نے سگی ماں کو قتل کر دیا

پشاور 4 ستمبر 2018ء کو تھانہ پہاڑی پورہ کے علاقے غنی کالونی میں رشتہ داروں کے طعنوں سے تنگ آ کر ناخلف بیٹے نے سگی ماں کو بیدردی سے قتل کر دیا، پولیس نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے قاتل کو آلہ قتل سمیت گرفتار کر لیا اور مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ ایس پی سٹی شہزادہ کوکب فاروق کو اطلاع ملی کہ تھانہ پہاڑی پورہ کے علاقے غنی کالونی میں رزاد گل ولد پیو دان گل نامی شخص نے اپنی سگی ماں کو بیدردی سے قتل کر دیا ہے اور فرار ہونے کی کوشش کر رہا ہے جس پر ڈی ایس پی فقیر آباد عبدالسلام خالد اور ایس ایچ او تھانہ پہاڑی پورہ عبداللہ جلال نے فوری کاروائی کرتے ہوئے ماں کو قتل کرنے والے ملزم کو اسلحہ سمیت گرفتار کر لیا پولیس نے مقتولہ کے شوہر کی مدعیت میں مقدمہ درج کر لیا، پولیس کے مطابق ملزم نے ابتدائی تفتیش میں بتایا کہ رشتہ داروں کے طعنوں سے تنگ آ چکا تھا اس لئے والدہ کو مار ڈالا، پولیس کے مطابق مزید تفتیش جاری ہے۔

((روزنامہ ایکسپریس)

ہسپتال دیر میں ڈاکٹروں کی کمی و سہولیات کا فقدان

دیر بالا 25 ستمبر 2018ء کو ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال دیر میں ڈاکٹروں کی شدید کمی ہے اس وقت ڈاکٹروں کی تقریباً 92 آسامیاں ہیں جن میں 27 ڈاکٹرز سپیشلسٹ موجود ہیں جبکہ 65 اسامیاں خالی پڑی ہیں۔ ایک سرجیکل، ایک میڈیکل اور چلڈرن سپیشلسٹ ہے اور ہسپتال میں کارڈیالوجسٹ، ای این ٹی، گائناکالوجسٹ، انفرالوجسٹ، آرتھوپیڈک سرجن، پیتھالوجسٹ، سکالر جسٹ، سکین سپیشلسٹ، الٹرا ساؤنڈ سپیشلسٹ، اور میڈیکل سپیشلسٹ کی اسامیاں کئی سالوں سے خالی پڑی ہیں، میڈیکل آفیسروں کی تعداد 52 ہے جن میں 19 موجود ہیں اور 33 خالی پڑی ہیں، نرسوں کی بھی 20 اسامیاں خالی پڑی ہیں، اس سلسلے میں میڈیا کے نمائندوں نے ڈی ایچ کیو ہسپتال دیر کا دورہ کر کے ایم ایس سے ہسپتال کے بارے میں گفتگو کی، اس دوران ایم ایس ڈاکٹر صاحبزادہ امتیاز احمد نے میڈیا کے نمائندوں کو ہسپتال کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹروں کی کمی کے بارے میں حکومتی لوگوں سے بار بار رابطے اور مراسلے ارسال کئے ہیں لیکن ابھی تک کوئی شنوائی نہیں ہوئی ہے، ہسپتال کو ایک گائناکالوجسٹ لیڈی ڈاکٹر کا تبادلہ ہوا تھا جو کہ ایک ماہ کے اندر اندر واپس چلی گئی، حتیٰ کہ مجھے بھی آگاہ تک نہیں کیا، دیر بالا میں اس وقت یرقان کی بیماری زیادہ ہے جو کہ بازاری خوراک اور آلودہ پانی سے پیدا ہوتی ہے۔ جس کیلئے ہم نے ہسپتال میں الگ وارڈ قائم کیا ہے، چکن پاکس بیماری نے بھی سر اٹھایا ہے اور یہ بیماری زیادہ تر سکولوں کے بچوں کو لگتی ہے، اس کیلئے بھی ہسپتال میں علاج کا بندوبست کیا گیا ہے، ماہ اگست میں ٹوٹل 27 ہزار مریض ایسے تھے جن میں سات ہزار داخل کئے گئے تھے جن میں صرف 100 دوسرے ہسپتالوں کو ریفر کئے گئے تھے، ہسپتال دیر میں سب سے بڑا مسئلہ صاف پانی کا ہے، بوسیدہ واٹر سپلائی سکیم ہے جو ہسپتال کی ضرورت پوری نہیں کر سکتی، جبکہ ٹیوب ویل کی بھی ضرورت ہے جو پانی کی ضروریات پوری کر سکے، ہسپتال میں بجلی کی شدید کمی ہے، تین ٹرانسفارمر لگے ہیں جن میں دو خراب ہیں اور ایک کام کرتا ہے جو ہسپتال کی ضروریات پوری نہیں کر سکتا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

سسرالیوں کے ہاتھوں قتل ہونے والی لڑکی کی نعش برآمد

مردان 11 ستمبر 2018ء کو پولیس تھانہ بائیزو خرکئی (اکرام پور) کی حدود میں خلع کا کیس دائر کرنے والی خاتون کو سسرالیوں نے قتل کر ڈالا۔ پولیس تھانہ بائیزو خرکی (اکرام پور) الیاسی کنڈاؤ کے رہائشی میر افضل کی صاحبزادی آسیہ بی بی کی شادی کچھ عرصہ قبل قریبی رشتہ دار عبداللہ کے ساتھ ہوئی تھی، 7 ماہ قبل گھریلو ناچاقی پر والدین مسماۃ آسیہ بی بی کو سسرال سے واپس میکے لے آئے، کچھ عرصہ بعد سسرالیوں نے آسیہ بی بی پر بدچلنی کا الزام لگا کر بغرض قتل واپس سسرال لے جانا چاہا مگر والدین نے انکار کر دیا اور آسیہ بی بی نے سول جج کاٹلنگ کی عدالت میں خلع کا کیس دائر کر دیا مگر 23 جولائی کو مسماۃ آسیہ بی بی کے سسرالی رات کو آئے اور گھر میں محو خواب خواتین کو تشدد کا نشانہ بنا کر آسیہ بی بی کو اسلحہ کی نوک پر زبردستی اٹھا کر نامعلوم مقام پر لے گئے، خرکی پولیس نے مغویہ کی والدہ مسماۃ ثمینہ بی بی کی رپورٹ پر عبداللہ، شبیر اور خیر اللہ کے خلاف ایف آئی آر درج کر لی، پولیس ذرائع کے مطابق خرکی پولیس نے 49 روز بعد مسماۃ آسیہ بی بی کی گلی سڑی لاش ملزموں کی نشاندہی پر برآمد کر کے ایم ایم سی مردان منتقل کر دی جہاں سے رپورٹ آنے پر اصل صورتحال واضح ہو جائیگی، پوسٹ مارٹم کے بعد لاش کو ورثاء کے حوالے کر دیا گیا۔

(روزنامہ آج)

خاتون کو گھر کے اندر فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا

بنوں 12 ستمبر 2018ء کو بنوں ہوید میں خاتون کو گھر کے اندر فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا، تھانہ ہوید کی حدود میں واقع ہوید میں مبینہ ملزم گل امیر ولد جمال نے گھریلو ناچاقی پر گھر میں گھس کر فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں نشترا بی بی گولی کا نشانہ بن کر جاں بحق ہوگئی، مبینہ ملزم ارتکاب جرم کے بعد موقع واردات سے فرار ہو گیا، پولیس نے مقدمہ درج کر لیا تھا۔

(روزنامہ آج)

فائرنگ سے بھتیجی قتل، پھوپھی زخمی

باجوڑ ایجنسی 7 ستمبر 2018ء کو تھانہ ثمر باغ کی حدود درنگال میں نامعلوم شخص نے گھر کے اندر گھس کر فائرنگ کر کے بھانجی کو قتل جبکہ پھوپھی کو شدید زخمی کر دیا۔ لعل زمان نے رپورٹ کی کہ وہ رات کو گھر میں سو رہا تھا کہ اس دوران کسی نے گھر کے اندر پتھر پھینکے جب اس نے دیکھا تو ایک شخص دیوار پھلانگ کر گھر میں داخل ہوا، اور فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں اس کی بیٹی مسماۃ ماجیہ بی بی اور بہن مسماۃ بادشاہی تاج شدید زخمی ہوگئیں، جنہیں ثمر باغ ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ماجیہ بی بی جاں بحق جبکہ اس کی بہن مسماۃ بادشاہی تاج کو تشویشناک حالت ہونے پر ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال تیمر گرہ منتقل کر دیا گیا، پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔

(روزنامہ ایکسپریس)

دیوروں نے بھاوج کو قتل کر دیا

پشاور 4 ستمبر 2018ء کو تھانہ فقیر آباد کے علاقہ مدثر ٹاؤن میں رشتہ کے تنازعہ پر دیوروں نے ساتھی کے ہمراہ فائرنگ کر کے بھاوج کو قتل کر دیا، پولیس کے مطابق جلوا دختر کریم نے رپورٹ درج کرائی کہ گزشتہ روز اس کے چچا امین اللہ اور صحت خان اپنے ساتھی وہاب کے ہمراہ ان کے گھر آئے اور رشتہ کے تنازعہ پر والدہ کے ساتھ تکرار کی جس پر وہ طیش میں آگئے اور فائرنگ کر کے اسے قتل کر دیا جبکہ ملزمان واردات کے بعد موقع سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے، پولیس نے مقدمہ درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔

(روزنامہ آج)

گھر میں داخل ہو کر خاتون کو قتل کر دیا گیا

کرک 13 ستمبر 2018ء کو لتمبر منڈوہ میں مسلح افراد نے گھر کے اندر جا کر خانگی معاملہ پر مسماۃ (ع) کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا، لتمبر منڈوہ میں جمعرات کے روز دوپہر بارہ بجے کے قریب گھریلو ناچاقی پر عبدالواحد ولد تاج گل سکنہ منڈوہ نے رحم گل کے گھر میں داخل ہو کر اس کی زوجہ مسماۃ عافیہ بی بی کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا، مقتولہ کے والد اوازگل نے مقدمہ درج کراتے ہوئے کہا کہ وہ اپنی بیٹی عافیہ کے گھر میں موجود تھا کہ گھر کے گیٹ کے نزدیک فائر ہوا جس پر میری بیٹی نے جا کر دروازہ کھولا تو ملزم عبدالواحد اسلحہ کے ساتھ اندر داخل ہوا اور اس کی بیٹی پر فائر کھول دیا جس سے وہ موقع پر جاں بحق ہوگئی اور ملزم موقع سے فرار ہو گیا، پولیس نے رپورٹ درج کر کے ملزم کی تلاش شروع کر دی۔

(روزنامہ ایکسپریس)

فائرنگ سے بھتیجی قتل، پھوپھی زخمی

باجوڑ ایجنسی 7 ستمبر 2018ء کو تھانہ ثمر باغ کی حدود درنگال میں نامعلوم شخص نے گھر کے اندر گھس کر فائرنگ کر کے بھانجی کو قتل جبکہ پھوپھی کو شدید زخمی کر دیا۔ لعل زمان نے رپورٹ کی کہ وہ رات کو گھر میں سو رہا تھا کہ اس دوران کسی نے گھر کے اندر پتھر پھینکے جب اس نے دیکھا تو ایک شخص دیوار پھلانگ کر گھر میں داخل ہوا، اور فائرنگ کر دی جس کے نتیجے میں اس کی بیٹی مسماۃ ماجیہ بی بی اور بہن مسماۃ بادشاہی تاج شدید زخمی ہوگئیں، جنہیں ثمر باغ ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں ماجیہ بی بی جاں بحق جبکہ اس کی بہن مسماۃ بادشاہی تاج کو تشویشناک حالت ہونے پر ضلعی ہیڈ کوارٹر ہسپتال تیمر گرہ منتقل کر دیا گیا، پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔

(روزنامہ ایکسپریس)

بھائی نے بہن کی جان لے لی

پشاور 12 ستمبر 2018ء کو تھانہ بڈھ بیر کے علاقے شیخان میں غیرت کے نام پر جوان سال لڑکی اور لڑکے کو فائرنگ کر کے قتل کر دیا گیا، ملزمان واردات کے بعد فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے، پولیس نے جائے وقوعہ سے شواہد اکٹھے کر کے نعشیں پوسٹ مارٹم کیلئے مردہ خانہ منتقل کر دیں اور مقتولہ کے بھائی اور چچازاد کے خلاف مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کر دی ہے۔ اطلاع ملتے ہی وہ موقع پر پہنچا تو مقتولین کا کوئی وارث موجود نہیں تھا تاہم علاقہ مکینوں سے مقتولہ کا نام مسماۃ ذکیہ دختر علی عمر 15 سال سکنہ باڑہ حال شیخان جبکہ لڑکے کا نام اظہر الدین ولد سحر گل سکنہ ذخہ خیل لنڈی کوتل حال میری خیل للمہ عمر 24 سال معلوم ہوئی۔ علاقہ مکینوں سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مسماۃ ذکیہ اور اظہر الدین کو جہانگیر ولد سید علی اور رضوان ولد فاروق ساکنان اکاخیل باڑہ حال شیخان نے گھر کے اندر ناجائز تعلقات کے شبہ میں غیرت کے نام پر قتل کیا ہے، ملزم جہانگیر مقتولہ کا بھائی جبکہ رضوان اس کا چچازاد بھائی ہے جو واردات کے بعد فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے پولیس نے مقدمہ درج کر کے مزید تفتیش شروع کر دی ہے۔

(روزنامہ آج/ایکسپریس)

خودکشی کے واقعات

مختلف اخبارات میں شائع ہونے والی خبروں اور جہدحق کے نامہ نگاروں کی جانب سے بھجوائی گئی رپورٹوں کے مطابق 27 جولائی سے 25 اگست تک کے دوران ملک بھر میں 157 افراد نے خودکشی کی۔ خودکشی کرنے والوں میں 67 خواتین شامل تھیں۔ اسی عرصہ کے دوران 53 افراد نے خودکشی کرنے کی کوشش کی جنھیں بروقت طبی امداد دے کر بچالیا گیا۔ اقدام خودکشی کرنے والوں میں 25 خواتین شامل ہیں۔ اعداد وشمار کے مطابق خودکشی کرنے والوں میں 102 افراد نے گھریلو جھگڑوں ومسائل سے تنگ آکر اور 2 نے معاشی تنگدستی سے مجبور ہوکر خودکشی کی۔

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
27جولائی	نازیہ بی بی	خاتون	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	پاکپتن	۔	ایکسپریس
27جولائی	محمد ندیم	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	ڈیرہ غازی خان	۔	ایکسپریس
27جولائی	ایاز	مرد	۔	۔	۔	۔	رحیم یارخان	۔	جنگ
27جولائی	زینب	خاتون	18برس	۔	۔	زہرخورانی	راجن پور، رحیم یارخان	۔	جنگ
27جولائی	عدنان	مرد		۔	۔	زہرخورانی	خانپور	۔	جنگ
27جولائی	سنی اللہ	مرد	۔	۔	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خودکوگولی مارکر	ڈیرہ اسماعیل خان	۔	جنگ
28جولائی	ضیاءالرحمان	خاتون	21برس	شادی شدہ	۔	خودکوگولی مارکر	گمبت رفیق آباد، مردان	درج	آج
28جولائی	ندیم	مرد	55برس	۔	۔	زہرخورانی	لاہور	۔	جنگ
28جولائی	۔	مرد	22برس	۔	گھریلو جھگڑا	نہرمیں کودکر	شورکوٹ	۔	نوائے وقت
28جولائی	حسن علی	مرد	۔	۔	۔	زہرخورانی	اوکاڑہ	۔	ایکسپریس
29جولائی	۔	خاتون	14برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گاؤں 428 گ۔ب، فیصل آباد	۔	ایکسپریس
29جولائی	عالمگیر	مر	25برس	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندالے کر	بفرزون، کراچی	۔	امت
30جولائی	یوسف	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	محلّہ دلخوشاپ، چنیوٹ	۔	جنگ
30جولائی	عامرشاہین	مرد	62برس	شادی شدہ	بیماری سے دلبرداشتہ ہوکر	خودکوگولی مارکر	ساہیوال	۔	جنگ
30جولائی	جعفرحسین	مرد	۔		گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	خانقاہ ڈوگراں، شیخوپورہ	۔	ڈان
30جولائی	ک	خاتون	18برس		۔	زہرخورانی	کوئٹہ	۔	جنگ
30جولائی	ل	خاتون	۔	شادی شدہ	۔	زہرخورانی	تحصیل خوازہ خیلہ، سوات	۔	جنگ
30جولائی	ابوبکر	مرد	22برس		۔	زہرخورانی	سوات	۔	جنگ
30جولائی	کمہارو بی بی	خاتون	15برس	غیرشادی شدہ	۔	زہرخورانی	ہارون آباد	۔	ایکسپریس
30جولائی	۔	خاتون	۔	شادی شدہ	۔	زہرخورانی	مینگورہ	۔	دی نیوز
30جولائی	چندابی بی	خاتود	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	مینگورہ	۔	دی نیوز
30جولائی	رب نواز	مرد	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	۔	جنگ
30جولائی	بلقیس	خاتون	16برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	خرکئی، کاٹلنگ، مردان	درج	ایکسپریس
30جولائی	لیلیٰ بی بی	خاتون	۔	شادی شدہ	۔	زہرخورانی	مٹہ شیرپلم، سوات	درج	آج
30جولائی	۔	خاتون	15برس	غیرشادی شدہ	۔	زہرخورانی	خوازہ خیلہ، سوات	درج	آج
30جولائی	رشید احمد	مرد	50برس	شادی شدہ	ذہنی معذوری	پھندالے کر	رحیم یارخان	۔	جنگ
31جولائی	ابوبکر	مرد	۔	۔	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	فورٹ عباسی	۔	جنگ
31جولائی	اسما	خاتون	16برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالے کر	جناح کالونی، سرگودھا	۔	جنگ
31جولائی	سعدیہ	خاتون	26برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شاہکوٹ، فیصل آباد	۔	جنگ
31جولائی	چندابی بی	خاتون	28برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۔	جنگ
31جولائی	شہید	مرد	36برس	شادی شدہ	۔	پھندالے کر	کچکوٹ اسدخان، بنوں	درج	آج
31جولائی	کاشف	مرد	۔	غیرشادی شدہ	۔	خودکوگولی مارکر	جنگل خیل، کوہاٹ	درج	آج
31جولائی	عابد	مرد	14برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گراؤنڈ کالونی، ہاتھیان، مردان	درج	آج

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
31جولائی	-	مرد	-	شادی شدہ	بیوی کے انتقال پر دلبرداشتہ	خودکوگولی مارکر	قائدآباد، کراچی	-	دنیا
31جولائی	حسینہ	خاتون	30برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	خان بیلہ	-	دنیا
31جولائی	شہزاد	مرد	41برس	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندالےکر	نوشہروفیروز	-	دنیا
31جولائی	ریاض	مرد	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	حسن ابدال	-	دنیا
31جولائی	رمضان	مرد	-	غیرشادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	ساہیوال	-	دنیا
31جولائی	توصیف	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	ساہیوال	-	نوائے وقت
یکم اگست	عمران	مرد	28برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	لاہور	-	جنگ
یکم اگست	شہباز احمد	مرد	20برس	-	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	منصورآباد، رحیم یارخان	-	جنگ
یکم اگست	شعیب	مرد	18برس	غیرشادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	شیخوپورہ	-	نوائے وقت
یکم اگست	بسیرا بی بی	خاتون	-	-	-	زہرخورانی	فیصل آباد	-	دی نیوز
یکم اگست	کاجل	خاتون	-	-	پسند کی شادی نہ ہونے پر	خودکوجلاکر	کوریوالا	-	دی نیوز
02اگست	کلثوم	خاتون	17برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	بڈھ بیرشاہ، پشاور	-	آج
02اگست	رحمت یار	مرد	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	چترال	-	دی نیوز
02اگست	-	مرد	30برس	-	-	خودکوگولی مارکر	کراچی	-	ایکسپریس ٹریبون
02اگست	ثاقب	مرد	-	غیرشادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	حکیم آباد، ڈھیری، نوشہرہ	درج	ایکسپریس
02اگست	برکت اللہ	مرد	18برس	غیرشادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	گل آباد دلہ زاک روڈ، پشاور	درج	آج
02اگست	کلثوم	خاتون	17برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	شہاب خیل بڈھ بیر، پشاور	درج	آج
02اگست	رحمت یار	مرد	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	گاؤں منورگرم چشمہ، چترال	درج	آج
03اگست	محمد جاوید	مرد	20برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	-	نوائے وقت
03اگست	رخسانہ بی بی	خاتون	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گاؤں 8ایس پی، پاکپتن	-	ایکسپریس
03اگست	یاسین	مرد	32برس	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	فاروق آباد	-	ایکسپریس
03اگست	عبداللہ	مرد	14برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	شہاب خیل بڈھ بیر، پشاور	درج	آج
04اگست	محمد حنیف	مرد	35برس	شادی شدہ	-	خودکوگولی مارکر	اورنگی ٹاؤن، کراچ	-	جنگ
04اگست	-	خاتون	35برس	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندالےکر	چوک نشان حیدر، کراچی	-	جنگ
04اگست	رخسانہ بی بی	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	پاکپتن	-	دنیا
04اگست	شہزاد	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	خودکوگولی مارکر	دالبندین، بلوچستان	-	دنیا
04اگست	-	خاتون	35برس	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندالےکر	اورنگی ٹاؤن، کراچی	-	دنیا
04اگست	جنید احمد	مرد	35برس	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	رحیم یارخان	-	دنیا
04اگست	-	خاتون	-	غیرشادی شدہ	ذہنی معذوری	دریا میں ڈوب کر	سوات	-	جنگ
04اگست	وقاص احمد	مرد	-	غیرشادی شدہ	-	نہر میں ڈوب کر	-	-	جنگ
04اگست	-	خاتون	17برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	جابڑہ گاؤں سلیم خان، مردان	درج	آج
05اگست	-	خاتون	18برس	غیرشادی شدہ	-	زہرخورانی	گوجرانوالہ	-	نوائے وقت
05اگست	عمران	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	لکھن، قصور	-	نوائے وقت
05اگست	کنول	خاتون	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	منڈیالہ تیگر، گوجرانوالہ	-	نوائے وقت
05اگست	ندیم	مرد	-	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	وہاڑی	-	نوائے وقت
05اگست	میرمحمد	مرد	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خودکوگولی مارکر	خیرپور	-	ڈیلی ٹائمز
05اگست	سکینہ بی بی	خاتون	-	-	بیماری سے دلبرداشتہ ہوکر	زہرخورانی	سانگلہ	-	جنگ
05اگست	محمد تاپور	مرد	55برس	-	-	خودکوگولی مارکر	خیرپور، سندھ	-	ڈان

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
06اگست	(ش)	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	کھوئی برحول، کاٹلنگ، مردان	درج	ایکسپریس
06اگست	انورگل	مرد	28برس	غیرشادی شدہ	-	خودکو گولی مارکر	فیز تھیری حیات آباد، پشاور	درج	آج
06اگست	فاطمہ ساجد	بچی	13برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لےکر	چشتیاں	-	دنیا
06اگست	سلمیٰ	خاتون	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	بلال پور، سرگودھا	-	جنگ
06اگست	مہرنوید	مرد	27برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سرگودھا	-	جنگ
06اگست	راشد	مرد	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	کوٹلہ عرب علی خان	-	جنگ
06اگست	مظفرعلی	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	نوشہرورکاں	-	جنگ
06اگست	ذیشان	مرد	25برس	-	-	پھندا لےکر	چنیوٹ	-	نئی بات
07اگست	مشتاق احمد	مرد	-	-	-	زہرخورانی	لودھراں	-	نیشن
07اگست	شہناز بی بی	خاتون	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	شیخوپورہ	-	جنگ
07اگست	اشرف	مرد	65برس	-	-	پھندا لےکر	نارووال	-	نوائے وقت
07اگست	محمد اسماعیل	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کالا شاہ کاکو	-	نوائے وقت
07اگست	-	مرد	30برس	-	-	خودکو گولی مارکر	گلزار کالونی، کراچی	-	دنیا
08اگست	-	خاتون	-	غیرشادی شدہ	-	دریا میں ڈوب کر	چترال	-	ڈان
08اگست	سمجھو بھیل	خاتون	17برس	غیرشادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	پھندا لےکر	مٹھی، سندھ	-	ڈان
08اگست	زاہد خان	مرد	25برس	غیرشادی شدہ	-	خودکو گولی مارکر	نوتھیہ، پشاور	درج	آج
08اگست	(ربی بی)	خاتون	21برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	بگوانی شمالی، ڈی آئی خان	درج	آج
08اگست	صالحہ رحمت	خاتون	18برس	غیرشادی شدہ	امتحان میں نمبر کم آنے پر	دریا میں کود کر	تورکہو، چترال	درج	ایکسپریس
09اگست	علی اکبر	مرد	26برس	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	خودکو گولی مارکر	پھولنگر	-	دنیا
09اگست	محمد اشرف	مرد	45برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	جوہرآباد، سرگودھا	-	جنگ
09اگست	خالدہ	خاتون	16برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ساہیوال	-	نوائے وقت
09اگست	ابراہیم خان	مرد	25برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	سری بہلول شکرگڑھ، مردان	-	ایکسپریس
09اگست	آیاز	مرد	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	محمود آباد، عمرزئی، چارسدہ	-	آج
10اگست	-	خاتون	15برس	-	-	زہرخورانی	تحصیل کبل، سوات	-	جنگ
10اگست	محمد رازق	خاتون	19برس	غیرشادی شدہ	-	زہرخورانی	ننگولئی، محلّہ غونڈ، سوات	درج	آج
10اگست	فرید احمد	مرد	-	غیرشادی شدہ	امتحان میں نمبر کم آنے پر	خودکو گولی مارکر	بستی زرکراندہ، چترال	-	آج
10اگست	مسماۃ شگفتہ	خاتون	18برس	غیرشادی شدہ	-	پھندا لےکر	کینال ٹاؤن، پشاور	-	آج
10اگست	(ز)	خاتون	20برس	غیرشادی شدہ	-	پھندا لےکر	گبرال، کلام، سوات	-	ایکسپریس
10اگست	-	خاتون	18برس	-	-	پھندا لےکر	کلام، سوات	-	جنگ
10اگست	طیبہ بی بی	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو پریشانی	زہرخورانی	سوات	-	جنگ
10اگست	-	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شورکوٹ	-	جنگ
10اگست	-	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	-	ساہیوال	-	نوائے وقت
10اگست	خادم حسین	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ساہیوال	-	نوائے وقت
10اگست	نسیم	مرد	25برس	-	-	-	لٹن روڈ، لاہور	-	دی نیوز
10اگست	شمیم	خاتون	18برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	پاکپتن	-	ایکسپریس
11اگست	مراد	مرد	-	-	ذہنی معذوری	پھندا لےکر	جھنگ	-	نوائے وقت
11اگست	راجو مسیح	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	گگومنڈی	-	نوائے وقت
11اگست	عدیل	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	سرائے عالمگیر	-	جنگ

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
11اگست	انور مسیح	مرد	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	گگومنڈی	۔	ایکسپریس
12اگست	توبہ شکیل	خاتون	25برس	غیر شادی شدہ	۔	خودکو گولی مارکر	گلبرگ نمبر2، پشاور	۔	ایکسپریس
12اگست	راشد	مرد	15برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	رینالہ خورد، اوکاڑہ	۔	جنگ
12اگست	مافیا بی بی	خاتون	۔	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا لے کر	تحصیل، حیدرآباد	۔	جنگ
12اگست	عامر	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	میرپور	۔	جنگ
12اگست	کاشف	مرد	۔	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیصل آباد	۔	نوائے وقت
13اگست	طارق	مرد	45برس	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا لے کر	خان کالونی، ہارون آباد	۔	جنگ
13اگست	۔	مرد	35برس	۔	۔	خودکو گولی مارکر	حیدرآباد	۔	ایکسپریس ٹریبون
13اگست	صدیق	مرد	20برس	۔	بیروزگاری سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	شیراکوٹ، لاہور	۔	جنگ
14اگست	انعام خان	مرد	۔	غیر شادی شدہ	۔	خودکو گولی مارکر	بھرتی مچن خیل، بنوں	۔	آج
14اگست	عائشہ	خاتون	15برس	غیر شادی شدہ	۔	خودکو گولی مارکر	آمان آباد، راحت آباد، پشاور	۔	آج
14اگست	حمیرا رضا	خاتون	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	پاکپتن	۔	ایکسپریس
14اگست	ابرار	مرد	20برس	غیر شادی شدہ	۔	خودکو گولی مارکر	سیالکوٹ	۔	جنگ
14اگست	عادل	مرد	۔	غیر شادی شدہ	۔	زہر خورانی	خانقاں ڈوگراں	۔	جنگ
15اگست	۔	خاتون	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	حیدرآباد	۔	نوائے وقت
15اگست	محمد ثاقب	مرد	۔	۔	۔	خودکو گولی مارکر	شیخ مناف کلے، عمرزئی، چارسدہ	۔	آج
15اگست	آفتاب	مرد	22برس	غیر شادی شدہ	۔	زہر خورانی	مینگورہ، ضلع سوات	۔	ایکسپریس
16اگست	اختر	مرد	30برس	غیر شادی شدہ	۔	خودکو گولی مارکر	فیز تھری، حیات آباد، پشاور	۔	آج
16اگست	نگینہ بی بی	خاتون	25برس	۔	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	رحیم یار خان	۔	دنیا
17اگست	ساجدہ بی بی	خاتون	40برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیصل آباد	۔	جنگ
17اگست	علی احمد	مرد			گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہر خورانی	چنیوٹ	۔	جنگ
17اگست	گلزار احمد	مرد	50برس	۔	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندا لے کر	پاکپتن	۔	جنگ
17اگست	وقاص	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	کراچی	۔	ایکسپریس
17اگست	محمد آصف	مرد	25برس	۔	بیماری سے دلبرداشتہ ہوکر	خودکو گولی مارکر	لاہور	۔	جنگ
19اگست	احمد ایاز	مرد	12برس	غیر شادی شدہ	۔	پھندا لے کر	گاؤں ژانگ بازار، چترال	۔	آج
19اگست	طارق زمان	مرد	24برس	۔	۔	خودکو گولی مارکر	قریشاں تخت نصرتی، کرک	درج	ایکسپریس
19اگست	جاوید	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	فیروزوالہ	۔	نوائے وقت
19اگست	رحمت	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	معراج ٹاؤن، مریدکے	۔	نوائے وقت
19اگست	عظمیٰ یعقوب	خاتون	۔	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	مانگا منڈی	۔	نئی بات
19اگست	گلزار احمد	مرد	50برس	۔	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	گاؤں 10ایس پی، پاکپتن	۔	نئی بات
20اگست	محمد جمیل	مرد	18برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	رحیم یار خان	۔	دنیا
20اگست	رب نواز	مرد	27برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	رحیم یار خان	۔	دنیا
20اگست	ثنا	خاتون	20برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	الوقار کالونی، ہارون آباد	۔	ایکسپریس
20اگست	آمنہ بی بی	خاتون	18برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	الوقار کالونی، ہارون آباد	۔	ایکسپریس
20اگست	احمد خان	مرد	۔	۔	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	فیصل آباد	۔	دنیا
21اگست	نازیہ	خاتون	21برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	ٹوبہ ٹیک سنگھ	۔	دنیا
21اگست	عائشہ عادل	خاتون	16برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندا لے کر	محلہ اسلام آباد، چونیاں	۔	دنیا
21اگست	محمد عمران	مرد	25برس	۔	گھریلو جھگڑا	زہر خورانی	خانپور	۔	دنیا

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
21اگست	طارق زمان	مرد	24برس	-	-	خودکوگولی مارکر	کرک	-	دنیا
21اگست	کونجاں	خاتون	-	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندالےکر	جیکب آباد	-	دنیا
21اگست	عباس	مرد	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوجرنوالہ	-	دی نیوز
21اگست	تنویر	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کامونکی	-	جنگ
2اگست	ارسلان	مرد	-	-	-	خودکوگولی مارکر	فیصل آباد	-	جنگ
22اگست	اللہ دتہ	مرد	35برس	-	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	پھندالےکر	ساہیوال	-	دنیا
22اگست	عبداللہ	مرد	60برس	شادی شدہ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	ٹرین تلےکودکر	کسووال	-	مشرق
22اگست	-	خاتون	20برس	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شیخوپورہ	-	نوائے وقت
22اگست	یاسمین	خاتون	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	بورے والا	-	دنیا
22اگست	طاہرہ	خاتون	22برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ملتان	-	دنیا
25اگست	سمیع	خاتون	28برس	-	-	زہرخورانی	ملتان	-	دنیا
25اگست	محمد سلیم	مرد	-	-	-	پھندالےکر	خان والا	-	دنیا
25اگست	ارم بی بی	خاتون	18برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	رحیم یارخان	-	دنیا
25اگست	رفیق احمد	مرد	48برس	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	رحیم یارخان	-	دنیا
25اگست	راشدہ بی بی	خاتون	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	صادق آباد	-	دنیا
25اگست	-	خاتون	18برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	چھت سےکودکر	کراچی	-	ایکسپریس ٹریبون
25اگست	-	خاتون	-	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	شیخ آباد،عیسیٰ خیل	-	جنگ
25اگست	نصیر احمد	مرد	25برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	پھندالےکر	تاندلیانوالہ	-	جنگ
25اگست	محمد سلیم	مرد	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	رحیم یارخان	-	جنگ

اقدام خودکشی:

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
26جولائی	-	خاتون	-	غیرشادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	کامونکی	-	جنگ
26جولائی	-	خاتون	-	-	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	گوجرانوالہ	-	نوائے وقت
30جولائی	-	مرد	-	-	-	ٹرین تلےآکر	کوئٹہ	-	جنگ
31جولائی	رابعہ بصری	خاتون	-	-	-	-	-	-	دنیا
31جولائی	کومل	خاتون	19برس	-	-	-	-	-	دنیا
31جولائی	شفیع بی بی	خاتون	18برس	-	-	-	-	-	دنیا
31جولائی	عابدہ	خاتون	20برس	-	-	-	-	-	دنیا
31جولائی	نادیہ	خاتون	21برس	-	-	-	-	-	دنیا
31جولائی	رمضان	مرد	14برس	-	-	-	-	-	دنیا
31جولائی	میوہ خان	مرد	21س	-	-	-	-	-	دنیا
31جولائی	شہباز علی	مرد	20برس	-	-	-	-	-	دنیا
31جولائی	شاہد علی	مرد	-	-	-	-	صادق آباد	-	دنیا
04اگست	بشریٰ بی بی	خاتون	19برس	-	-	-	حافظ آباد	-	دنیا
04اگست	شاہد علی	بچہ	13برس	غیرشادی شدہ	-	-	امین آباد	-	دنیا
04اگست	عبدالحکیم	بچہ	13برس	غیرشادی شدہ	-	-	راجن پورکلاں	-	دنیا

تاریخ	نام	جنس	عمر	ازدواجی حیثیت	وجہ	کیسے	مقام	ایف آئی آر درج/نہیں	اطلاع دینے والے HRCP کارکن/اخبار
04اگست	عمر فاروق	مرد	23برس	ـ	ـ	ـ	صادق آباد	ـ	دنیا
04اگست	نصرت بی بی	خاتون	ـ	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	مانانوالہ	ـ	ایکسپریس
06اگست	وزیر علی	مرد	ـ	شادی شدہ	غربت سے دلبرداشتہ ہوکر	زہرخورانی	لاڑکانہ	ـ	ڈیلی ٹائم
08اگست	ـ	مرد	ـ	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	چترال	ـ	ڈان
09اگست	عبدالرحمان	مرد	14برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	چھت سے کود کر	لاہور	ـ	جنگ
09اگست	ـ	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	غازی آباد، لاہور	ـ	نوائے وقت
10اگست	نسیم	مرد	ـ	ـ	گھریلو حالات سے دلبرداشتہ	زہرخورانی	لاہور	ـ	جنگ
16اگست	محمد ارسلان	مرد	19برس	شادی شدہ	پسند کی شادی نہ ہونے پر	زہرخورانی	جاکے چٹھہ	ـ	جنگ
16اگست	سدرہ بی بی	خاتون	ـ	شادی شدہ	اولاد نہ ہونے پر	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	جنگ
16اگست	شانہ بی بی	س	ـ	ـ		زہرخورانی	رحیم یارخان	ـ	دنیا
16اگست	عمرانہ بی بی	خاتون	ـ	ـ		زہرخورانی	رحیم یارخان	ـ	دنیا
16اگست	انعم بی بی	خاتون	ـ	ـ		زہرخورانی	رحیم یارخان	ـ	دنیا
16اگست	شمائلہ	خاتون	ـ	ـ		زہرخورانی	رحیم یارخان	ـ	دنیا
16اگست	شکیل احمد	مرد	ـ	ـ		زہرخورانی	رحیم یارخان	ـ	دنیا
16اگست	محمد افضل	مرد	ـ	ـ		زہرخورانی	رحیم یارخان	ـ	دنیا
19اگست	فیض رسول	مرد	ـ	ـ	ـ	خودکو جلاکر	لاہور	ـ	جنگ
19اگست	عدیل	مرد	26برس	ـ	گھریلو جھگڑا	خودکو زخمی کرکے	خانپور	ـ	جنگ
20اگست	خرم شہزاد	مرد	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ـ	ـ	نئی بات
20اگست	محمد جمیل	مرد	18برس	غیر شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	رحیم یارخان	ـ	دنیا
20اگست	رب نواز	مرد	27برس	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	رحیم یارخان	ـ	دنیا
20اگست	ماریہ بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
20اگست	بشریٰ بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
20اگست	نورالعین	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
20اگست	عذرا بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
20اگست	حلیماں بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
21اگست	نصرت بی بی	خاتون	25برس	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
21اگست	صاحب علی	مرد	20برس	ـ	ـ	ـ	اوباڑو، سندھ	ـ	دنیا
21اگست	فہیم احمد	مرد	23برس	ـ	ـ	ـ	ـ	ـ	دنیا
21اگست	ـ	خاتون	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	ڈائی خان	ـ	دنیا
21اگست	راحیلہ بی بی	خاتون	38برس	شادی شدہ	گھریلو جھگڑا	زہرخورانی	فیصل آباد	ـ	جنگ
25اگست	اقراء بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
25اگست	سمیرا بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
25اگست	عظمیٰ بی بی	خاتون	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
25اگست	منشی مریم	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
25اگست	شہباز	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
25اگست	صدام حسین	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
25اگست	الٰہی بخش	مرد	ـ	ـ	ـ	ـ	رحیم یارخان	ـ	دنیا
25اگست	شیر محمد	مرد	ـ	ـ	گھریلو جھگڑا	خودکو گولی مارکر	پشاور	ـ	آج

سب کا پاکستان

محمد عامر رانا

گوجرہ ہنگاموں کے بعد، جن میں مسیحی بستیوں کو نشانہ بنایا گیا تھا، چند مسلم علماء نے دستوری نظام سے جڑے مسائل کو سمجھنے کی کوششیں شروع کیں۔ یکے بعد دیگرے ایسے واقعات ملکی ساکھ کو خاطر خواہ نقصان پہنچا رہے تھے۔ یہ 2009 تھا جب ایک سال کے دوران پاکستان سب سے زیادہ دہشت گرد حملوں کا نشانہ بنا۔ یہ بات ان علماء کے لیے حیران کن تھی کہ ایک ایسا ملک، جو تمام افراد کو بلا تفریق، رنگ و نسل اور مذہب یکساں حقوق مہیا کرنے پر یقین رکھنے والے آئین کا حامل ہو، اس قدر مذہبی منافرت میں کیسے گھر سکتا ہے۔

بعداز بحث کئی طرح کی توجیہات سامنے آئیں کہ کس طرح ریاستی پالیسیوں نے ان مسائل کو مہمیز دی اور کیسے خطے کی ابتر صورتِ حال نے اس تعصب کو نمو بخشی۔ بعض کے نزدیک انتہا پسندی کا نظریاتی پہلو اہم تھا اور کچھ اسے عوامی اور فوجی اداروں کی باہمی چپقلش کے نتیجے میں عدمِ توجہی سے تعبیر کر رہے تھے۔ تاہم یہ بحث اس مسئلے کے تمام تر پہلوؤں کا احاطہ کرنے سے قاصر رہی کہ پاکستان کا سماج اس قدر کم آمیز کیوں ہے۔

بہرحال اس بحث کا فائدہ یہ ہوا کہ اس سے ہمارے سماج میں موجود نفاق و تناقص کی ایک تصویر سامنے آئی۔ ریاست اور سماج، دونوں جدید و قدیم کی بھلبھلیوں میں بھٹک کر رہ گئے ہیں۔ ایک عام پاکستانی ترقی پسند ہونا چاہتا ہے لیکن قدیم روایات پر کوئی سمجھوتا کرنے کو تیار نہیں ہے۔ اسی طرح ریاست عالمی دنیا کے ہم دوش تو ہونا چاہتی ہے مگر اپنے اداراتی نظام میں اصلاحات کی طرف کوئی میلان نہیں رکھتی۔

اس طرح کے تناقصات و تضادات ہمارے ہاں دوغلے رویوں کو جنم دیتے ہیں۔ کوئی بھی انسان اپنے دیرینہ و سابقہ موقف سے بغیر کسی قباحت کے روگردانی کر کے اس سے مخالف موقف اختیار کر سکتا ہے۔ حالیہ نئی حکومت کا عملی منشور ملاحظہ کیجیے کہ اقتصادی مشاورتی کونسل میں بطور رکن ایک خاص فرد کی تعیناتی پر مضبوط موقف اپنایا گیا اور بعدازاں جب اس کے احمدی ہونے کے سبب ملک بھر میں واویلا ہوا تو اس اقدام سے رجوع کر لیا گیا۔ یہ فیصلہ حکومت کو لاحق جارح مذہبی قوتوں کے خوف کا پردہ چاک کرتا ہے۔ اگرچہ ایسے اقدامات کو سیاسی عملیت پسندی کے مظہر کے طور پر پیش کیا جاتا ہے لیکن اس طرح کے واقعات دراصل سماج اور ریاست کی کمزوری کا باعث بنتے ہیں۔

اپنی ہی حساسیت کے سبب بعض اوقات ریاست ایسے اقدامات اٹھاتی ہے کہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ ماضی کے برعکس ایک نئے آزادانہ معاشرے کی داغ بیل ڈال رہی ہے۔ اسی طرح کا ایک قدم پیغامِ پاکستان کی صورت میں امسال اوائل میں اٹھایا گیا تھا، جس میں ملک کے اندر بڑھتے ہوئے مذہبی تشدد اور عدمِ برداشت کا رد کرنے کے لیے ایک متبادل بیانیہ و فتویٰ پیش کیا گیا۔

قرآن و سنت اور آئینِ پاکستان کی روشنی میں ملک بھر کے 1800 مذہبی علماء کے اتفاقِ رائے سے تیار کیے گئے متفقہ فتوے ''پیغامِ پاکستان'' کو ریاست اور سماج کے مجموعی بیانیے کے ترجمان کے طور پر پیش کیا گیا تھا۔ اسی سلسلے میں ملکی سلامتی کے اداروں نے ملک بھر کے تعلیمی اداروں میں پیغامِ پاکستان سے متعلق، جسے ایک آزادانہ معاشرے کے دستور کے طور پر پیش کیا گیا تھا، بیداریِ شعور مہم کا آغاز کیا۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ چند ایک کالعدم جماعتوں نے اس فتوے کو اپنے کھاتے ڈالنے کی کوششیں کیں۔ ان جماعتوں کی قیادت نہ صرف ایوانِ صدر میں منعقدہ اس فتوے کی مرکزی تقریب رونمائی میں موجود تھی بلکہ اس پیغام کو عام کرنے کے لیے منعقدہ سیمینارز میں بھی دکھائی دیتی رہی۔

بظاہر یہ ایک مثبت پیش رفت سمجھی جا رہی تھی کہ کالعدم فرقہ پرست اور عسکری جماعتیں پیغامِ پاکستان کی پاسداری کر رہی ہیں۔ تاہم نتیجہ اس کے برعکس نکلا کہ دیگر مخالف مسالک کی جماعتوں نے پیغامِ پاکستان کو یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ یہ چند مخصوص کالعدم جماعتوں کو اس دباؤ سے نکلنے کا موقع فراہم کرنے کے لیے تیار کیا گیا ہے جس کا ماضی میں انہیں سامنا رہا۔ تحریکِ لبیک ان جماعتوں میں سے ایک ہے جنھوں نے اس پیغام کو تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ بعض تجزیہ کاروں کے نزدیک اہلِ سنت والجماعت اور جماعت الدعویٰ جیسی کالعدم جماعتیں عوامی سطح پر اپنے آپ کو منوانے کے لیے اس فتوے کو استعمال کر رہی تھیں۔

ابھی تک پیغامِ پاکستان خاطر خواہ نتائج حاصل کرنے میں ناکام رہا ہے۔ تاہم جہاں تک اس کے مندرجات کی بات ہے تو یہ ایک جامع اور مدلل دستاویز ہے۔ جیسا کہ یہ پاکستانی سماج کی تعمیرِ نو کی بات کرتے ہوئے کہتا ہے کہ پاکستانی نہ تو دوسرے مذاہب کو کم تر سمجھتے ہیں اور نہ ہی ان کے مذہبی پیشواؤں کی اہانت کرتے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے ضروری ہوگا کہ وہ مذہبی آزادی پر یقین رکھتے ہوئے محض مدلل تبلیغ کے ذریعے دیگر مذاہب سے وابستہ افراد کو مسلمان ہونے کی دعوت دیں۔ اس دستاویز میں مذہبی آزادی سے متعلق آئینی شقوں پر زور دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہ اسلام کی بنیادی تعلیمات سے مطابقت رکھتی ہیں۔ اس میں درج ہے کہ تمام شہریوں کو قانونی و اخلاقی حدود کے اندر رہتے ہوئے بنیادی انسانی حقوق فراہم کیے جاتے ہیں۔ یہ حقوق یکساں مواقع و رتبے، قانون کے سامنے برابری، سماجی و اقتصادی اور سیاسی انصاف، اظہارِ رائے، مذہب و عبادت اور جماعت سازی جیسی آزادیوں کا احاطہ کرتے ہیں۔

اسی طرح اس فتوے میں مسلکی نفرت، مسلح فرقہ وارانہ تصادم، اور بزورِ طاقت اپنی بات منوانے کی مذمت کی گئی ہے۔ اس پر دستخط کرنے والے علما نے اس بات کی ضمانت دی ہے کہ وہ جمہوریت، آزادی، مساوات، برداشت، یکجہتی، احترامِ باہمی، اور انصاف جیسے اصولوں پر مبنی سماج کے لیے کام کریں گے تاکہ پرامن بقائے باہمی کے لیے سازگار ماحول قائم کیا جا سکے۔

پیغامِ پاکستان اس فتوے کا پسِ منظر بیان کرتے ہوئے دعویٰ کرتا ہے کہ پاکستان میں تقریباً تمام قانون سازی قرآن و سنت کے مطابق کی گئی ہے، تاہم مذہبی اشرافیہ ابھی بھی اس دستاویز کو اپنے مدارس و مساجد کے لیے ضابطہ تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ چند مذہبی حلقوں کی جانب سے فرقہ وارانہ سازشی نظریات کے پرچار نے پیغامِ پاکستان کی افادیت کو کم کر دیا ہے۔ یہ سازشی نظریات مذہبی اشرافیہ کی تنگ نظری کا مظہر ہیں۔

پاکستان نے دہشت گردی کے خلاف ایک کامیاب جنگ لڑی ہے لیکن یہ بدقسمتی ہے کہ بیشتر مذہبی رہنما اور گروہ اس جنگ کو فرقہ وارانہ رنگ دیتے ہوئے اس جنگ کو مخصوص مسالک کے خلاف جنگ سے تعبیر کرتے ہیں۔ اس بیانیے کے باعث ملک میں نئے بنیاد پرست عناصر کو سماجی و سیاسی مواقع فراہم ہوئے ہیں۔ اسی کے سبب ملک میں مذہبی، مسلکی اور گروہی اقلیتوں کے خلاف نفرت کی نئی لہر کو بھی مہمیز ملی ہے۔ یہ گروہ اور رہنما ایک نئی شدت پسند کھیپ کی نمو کر رہے ہیں جبکہ ملکی سلامتی کے ادارے اس حوالے سے انکار و گریز کی حکمتِ عملی پر عمل پیرا ہیں اور صرف دہشت گردوں کے پاکستان مخالف بیانیے پر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔

پاکستان اس وقت انتہا پسندی کے گورکھ دھندے میں پھنس چکا ہے اور یہاں ریاستی ادارے اور مقتدر طبقات نفرت انگیز بیانیے کے ہاتھوں یرغمال ہو چکے ہیں۔ مخصوص مذہبی رہنما اور افراد ملک کو افراتفری کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ ریاست اسٹیٹس کو برقرار رکھتے ہوئے اس افراتفری سے چھٹکارے کی راہ تلاش کر رہی ہے تاہم وہ اپنی اس حکمتِ عملی میں خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر سکی۔

معاشرتی سطح پر صورتِ حال اس سے بھی ابتر ہے جہاں یہ اکثر کمزور مذہبی گروہوں کے خلاف تشدد کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔ عسکری تشدد کی مذمت تو کی جاتی ہے تاہم اس کے پسِ پردہ، بالخصوص مختلف مذاہب پر عمل پیرا لوگوں سے متعلق نظریات و خیالات پر کم ہی توجہ دی جاتی ہے۔ یہ مذہبی تعصّبات ہمارے مجموعی طرزِ فکر کے عکاس ہیں، جو کسی خاص طبقے، نسل، تعلیمی پسِ منظر اور گروہ کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں۔ حتیٰ کہ ایسے مسائل کے لیے تجویز کیے گئے حل بھی کئی طرح سے تضادات سے پر ہوتے ہیں۔

ریاست مذہبی نفرت کے آگے بند باندھنے سے ہچکچاتی ہے۔ بہت محنت سے بوئے گئے نفرت انگیز مذہبی بیانیے نے ایک مجموعی متشدد زاویہ فکر کو جنم دیا ہے جس سے چھوٹی مذہبی اقلیتیں خوف محسوس کرتی ہیں۔ حتیٰ کہ ''نیا پاکستان'' بھی ابھی تک مذہبی نفرت کے اس گرداب سے باہر آنے کا حوصلہ مجتمع نہیں کر پایا ہے۔

(بشکریہ: تجزیات آن لائن)

ایوب خان کو ملک چلانا آسان لگتا ہے

غازی صلاح الدین

چیزیں اتنی بگڑ چکی ہیں کہ اب ان کو ٹھیک کرنا حکمرانوں کے بس کی بات نہیں لگتی۔ جمہور کی سلطانی ممکن ہو یا نہ ہو، سلطانوں کی سلطانی مسلسل خطرے میں رہتی ہے۔ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ پاکستان کی حکمرانی مشکل ہی نہیں شاید ناممکن ہے۔ڈاکٹرعشرت حسین کی کتاب کاعنوان بھی کچھ ایسا ہی تھا کہ جوکام ناممکن ہے، اسے کیسے کریں لیکن اس ملک کی قسمت میں ایسے حکمراں بھی آچکے ہیں کہ جوحکمرانی کوسہل جانتے تھے۔ وہ کیا کچھ کر گئے، اس کا حساب ہم ابھی تک نہیں کر پائے ہیں۔ مجبوری یہ ہے کہ ہم حساب کتاب میں بہت کچے ہیں اور ہماری یادداشت بھی کافی کمزور ہے۔

تو پھر میرا اشارہ یادھیان کدھر ہے؟ تو لیجئے میرا ایک سوال آپ سے ہے۔آپ سوچئے کہ یہ بات کس نے کہی تھی۔ ’’لوگ کبھی کبھی مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا مجھے ملک کو چلانا زیادہ آسان لگتا ہے یا فوج کوتو میں سچ بتاؤں کہ مجھے ملک چلانا زیادہ آسان لگتا ہے۔‘‘ جی ہاں ...! یہ الفاظ ہیں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے جو پاکستان کے پہلے فوجی حکمران تھے۔ پہلے مرد آہن کہ جنہوں نے خودکوایک نجات دہندہ کے طور پر پیش کیا۔ان کے جملے کا میں نے انگریزی سے ترجمہ کیا ہے اور یہ بات انہوں نے سوچ سمجھ کر کی تھی۔ یوں کہ جیسے وہ تاریخ کے کٹہرے میں کھڑے ہوکر اپنا بیان ریکارڈ کرا رہے ہوں۔ یہ میں کیوں کہہ رہا ہوں، اس کی وضاحت ضروری ہے۔ پہلی بات تو یہ کہ ایوب خان واقعی ایک بڑے لیڈر تھے۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد کئی ملکوں میں جو بڑے لیڈر سیاست کی بساط پر نمودار ہوئے، ایوب خان کو بھی ان میں شمار کیا جا سکتا ہے جیسے ڈی گال، سوکارنو، نہرو، ناصر اور کینیاٹا وغیرہ...! تاریخ سے انہیں ایک خاص لگاؤ تھا اور وہ اس خطے اور ملک کی تاریخ میں اپنا مقام بنانے کے خواہاں تھے۔اس کا ایک ثبوت ان کی سیاسی خودنوشت تھی جس کا اردو ترجمہ ’’جس رزق سے آتی ہو پرواز میں کوتاہی‘‘ کے نام سے شائع ہوا تھا۔ جب فاطمہ جناح کے خلاف انہوں نے صدارت کا انتخاب جیت لیا، جس طرح بھی جیتا، تو وہ جیسے ایک سیاسی فاتح بن کر پاکستان کے سیاسی افق پر چھا گئے۔تب ان کے مایہ ناز ترجمان الطاف گوہر نے کہ جو ترجمانی کی تاریخ میں اپنا مقام رکھتے ہیں، یہ بندوبست کیا کہ ایوب خان کی زندگی، تجربے اور فلسفے کے بارے میں تفصیلی انٹرویو کئے جائیں تا کہ ایک معتبر سوانح عمری کیلئے مواد حاصل کیا جاسکے۔ آکسفرڈ یونیورسٹی پریس نے یہ انٹرویو اور ایوب خان کی چند دوسری تقریروں پر مشتمل 2010ء میں ایک کتاب شائع کی۔جس جملے کا میں نے حوالہ دیا ہے، وہ اسی کتاب سے لیا گیا ہے۔ یہ شاید بتانے والی بات ہے کہ میں ان دنوں اتنی زندگی جی لینے کے بعد، پڑھی ہوئی کتابوں کو دوبارہ دیکھ لیتا ہوں۔ سو چند دن پہلے یہ کتاب میں نے اٹھالی اوراس نے جیسا کہ کہتے ہیں، مجھے پکڑ لیا۔ میں نے سوچا کہ موجودہ سیاست کی پیچیدگیوں کو سمجھنے کیلئے ضروری ہے کہ ہم یہ سمجھنے کی کوشش کریں کہ وہ کونسا راستہ تھا جس پر چل کر ہم یہاں تک پہنچے ہیں اوراس راستے پر کب کب ہمارا قافلہ لوٹا گیا، کب کب ہم نے امید کے سورج کوطلوع ہوتے دیکھا اور ان حادثوں کی وقت نے کیسے پرورش کی جو بظاہر اچانک رونما ہوئے۔اس تاریخ میں ایوب خان کی اہمیت واضح ہے۔ بنیادی حقائق سے ہم واقف ہیں۔ایوب خان نے فوج کے سربراہ کی حیثیت میں جیسے ایک نیا پاکستان بنانے کا خواب دیکھا، یہ کام انہوں نے انتہائی سنجیدگی اورلگن کے ساتھ کیا اور جسے وہ انقلاب کہتے اور سمجھتے تھے، اسے نافذ کرنے سے پہلے کافی تیاری بھی کی۔ بنیادی طور پر انہوں نے یہ دیکھا اور سمجھا کہ سیاستدان اس ملک کے دکھوں کا علاج نہیں کر سکتے۔ ہم جانتے ہیں کہ جو منظر ان کی نظر میں تھا، وہ کیسا تھا یعنی سیاسی صورتحال کیا تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بات وہ بھی عوام کی اور جمہوریت کی کرتے تھے البتہ ان کی گفتگو میں کہیں کوئی ایسا اشارہ نہیں کہ جن انتخابات کے ذریعے وہ پاکستان کے صدر بنے، وہ منصفانہ نہیں تھے۔ میرا مقصد یہاں ایوب خان کے دور پر کوئی سیاسی تبصرہ کرنا نہیں ہے۔ ان کے اچھے اور برے اقدامات پر نظر ڈالنے کا بھی یہ موقع نہیں ہے۔ میں تو اس کتاب کے چند جملوں کا حوالہ دینا چاہتا ہوں۔ آپ دیکھئے کہ ایوب خان کو ملک چلانا، فوج کو چلانے سے آسان لگتا تھا۔اس بات کی وضاحت انہوں نے یوں کی کہ حکومت کے دائرے میں ہونے والے نتائج سے وہ زیادہ مطمئن تھے۔انہوں نے سول سروس کے کئی ذہین اور قابل افسران کی بھی تعریف کی کہ جوان کے خیالات کو سمجھتے تھے اور ان کی تعمیل کر سکتے تھے۔ یہ جملے میں نے اس انٹرویو سے لئے ہیں جو ان کے پرنسپل سیکرٹری این۔ اے فاروقی نے 16 فروری 1965ء کو لیا تھا یعنی 1965ء کی جنگ اور اس کے بعد کے مشرقی پاکستان کے سانحے سے پہلے۔

ہم جانتے ہیں کہ جو منظر ان کی نظر میں تھا، وہ کیسا تھا یعنی سیاسی صورتحال کیا تھی۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ بات وہ بھی عوام کی اور جمہوریت کی کرتے تھے البتہ ان کی گفتگو میں کہیں کوئی ایسا اشارہ نہیں کہ جن انتخابات کے ذریعے وہ پاکستان کے صدر بنے، وہ منصفانہ نہیں تھے۔ میرا مقصد یہاں ایوب خان کے دور پر کوئی سیاسی تبصرہ کرنا نہیں ہے۔ان کے اچھے اور برے اقدامات پر نظر ڈالنے کا بھی یہ موقع نہیں ہے۔ میں تو اس کتاب کے چند جملوں کا حوالہ دینا چاہتا ہوں۔ آپ دیکھئے کہ ایوب خان کو ملک چلانا، فوج کو چلانے سے آسان لگتا تھا۔اس بات کی وضاحت انہوں نے یوں کی کہ حکومت کے دائرے میں ہونے والے نتائج سے وہ زیادہ مطمئن تھے۔انہوں نے سول سروس کے کئی ذہین اور قابل افسران کی بھی تعریف کی کہ جوان کے خیالات کو سمجھتے تھے اور ان کی تعمیل کر سکتے تھے۔ یہ جملے میں نے اس انٹرویو سے لئے ہیں جو ان کے پرنسپل سیکرٹری این۔اے فاروقی نے 16 فروری 1965ء کو لیا تھا یعنی 1965ء کی جنگ اور اس کے بعد کے مشرقی پاکستان کے سانحے سے پہلے۔

انہوں نے کہا کہ میں یہ مانتا ہوں کہ مشرقی پاکستان میں چند عناصر ایسے ہیں کہ جو اتنے احمق ہیں کہ مغربی پاکستان سے علیحدہ ہونا چاہتے ہیں اور یہ نہیں جانتے کہ وہ انڈیا سے گھرے ہوئے ہیں۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ اگر میں مشرقی پاکستان میں ہوتا تو مغربی پاکستان سے الگ ہونے کے خیال ہی سے میری جان نکل جاتی۔ ان کا یہ بھی خیال تھا کہ پاکستان میں کرپشن دوسرے مشرقی ملکوں سے کم ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آپ کے خیال میں آپ کا سب سے بڑا کارنامہ کیا ہے تو جواب تھا کہ میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اس ملک کو ایک بہت اچھی فوج دی ہے اور یہ بات اس ملک کو کبھی نہیں بھولنا چاہئے۔ جیسا کہ میں نے کہا کہ بے شمار باتیں ہیں جن کو نقل کرنے کو جی چاہتا ہے اور کسی نہ کسی سطح پر ایوب خان نے جو کچھ کیا اور جو کچھ کہا، اس کے اثرات ہماری زندگی پر اب بھی پڑتے ہیں اور اتنا زمانہ گزرنے کے بعد ملک کے جو حالات ہیں، انہیں بدلنے کی ضرورت باقی ہے۔

(بشکریہ: جنگ)

گلگت کی سڑکوں پر بھیک مانگنے والے ننھے بچے

اسرار الدین اسرار

گلگت شہر میں گذشتہ کچھ مہینوں سے بھکاریوں کی تعداد تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہے۔ان میں زیادہ تر بچے ہیں جو ٹولیوں کی شکل میں رات گئے تک شہر کی سڑکوں اور گلیوں میں گھومتے رہتے ہیں اور جدھر موقع ملے لوگوں کے آگے ہاتھ پھیلا دیتے ہیں۔ان ننھے ہاتھوں کو اپنے آگے پھیلتے دیکھ کر لوگوں کو ترس آتا ہے اور وہ اکثر کچھ نہ کچھ دے ہی دیتے ہیں۔وقت گزرنے کے ساتھ ان بچوں کی تعداد میں کمی کی بجائے اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔گلگت بلتستان وہ خطہ ہے جہاں پیشہ ور بھکاری نہیں پائے جاتے تھے۔ماضی میں یہ دیکھا گیا تھا کہ موسم گرما میں ملک کے دیگر حصوں سے بڑی تعداد میں بھکاری گلگت بلتستان کا رخ کرتے تھے اور سردیوں کی آمد کے ساتھ وہ یہاں سے رخصت ہوتے تھے۔کئی دفعہ سرکاری طور پر ان کو بسوں میں بیٹھا کر یہاں سے واپس بھیج دیا جاتا رہا ہے۔مگر اس دفعہ صورت حال مختلف ہے کیونکہ جو بچے بھیک مانگتے ہیں وہ مقامی ہیں۔بعض وہ بچے یا بڑے بھکاری ہیں جو گلگت شہر کے مضافات سے صبح شہر میں آتے ہیں اور پیسے جمع کر کے شام کو واپس چلے جاتے ہیں جبکہ ایسے بچے بھی ہیں جن کے ماں باپ غربت سے تنگ آ کر گلگت بلتستان کے بالائی علاقوں سے شہر منتقل ہوئے ہیں۔ یہ لوگ گلگت شہر میں کسی ایک کمرہ پر مشتمل گھر میں رہتے ہیں اور بھیک یا چوری سے اپنا گزر بسر کرتے ہیں۔ یہی بچے شہر کے گلی محلوں سے پوری طرح واقف ہونے کے بعد چوری کی وارداتیں بھی کرتے پائے گئے ہیں۔ ماضی میں تسلسل سے ہونے والی چوری کی کئی وارداتوں میں بچوں کا ایک گینگ ملوث پایا گیا تھا۔جس کی سرپرستی ایک کم عمر چور ہی کر رہا تھا۔چھوٹو گینگ کا سرغنہ چھوٹا ڈان کے نام سے مشہور تھا۔یہ گینگ سونی کوٹ ، ذولفقار آباد اور جوٹیال سمیت شہر کے مختلف حصوں کے سینکڑوں گھروں میں وارداتیں کر چکا تھا۔ پولیس ذرائع کے مطابق ان کو جب پولیس پکڑ لیتی تھی تو کم عمری کے باعث جلد رہا ہو جاتے تھے۔ان حقائق سے پردہ اٹھنے کے بعد یہ کوئی بعید نہیں ہے کہ یہی بچے بعد میں دیگر جرائم اور دہشت گردی کی وارداتوں میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔زیادہ فکر کی بات یہ بھی ہے کہ ان بھکاریوں کی ٹولیوں میں لڑکیوں کی تعداد لڑکوں سے زیادہ ہے۔یہ لڑکیاں بڑی ہونے تک پیشہ ور بھیکاری یا جرائم پیشہ بن سکتی ہیں۔

حکومت نے اس اہم مسئلے کی طرف بروقت توجہ نہیں دی تو صورتحال مزید خراب ہو سکتی ہے۔گلگت بلتستان میں تاحال پیشہ ور بھکاری نہیں ہیں۔گداگری کے حوالے سے جو حالت ملک کے دیگر حصوں کی ہے وہ فی الحال یہاں نہیں ہے۔ملک کے مختلف شہروں میں بچوں کو اغواء کر کے ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جاتے ہیں پھر ان کو بھیک مانگنے کے لئے چھوڑ دیا جاتا ہے۔ان کا باقاعدہ ایک منظّم نیٹ ورک ہوتا ہے جو اس کام کو چلاتا ہے۔ہمارے ہاں بھیک مانگنے کی اس لعنت کو اس کی ابتدائی شکل میں ہی ختم کیا جا سکتا ہے۔یہ کوئی مشکل یا ناممکن کام نہیں ہے۔ایک ادارہ اگر اس کا بیڑا اٹھائے تو اس کو ختم کیا جا سکتا ہے مگر اس کے لئے حکومت کی سرپرستی اور تھوڑے بہت وسائل کی ضرورت ہے۔عام طور پر بھیک مانگنے کی وجہ بے روزگاری اور غربت بتایا جاتا ہے۔ مگر کچھ لوگ شوقیہ یا نشہ کرنے کے لئے اس لعنت کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔اس لئے ضروری ہے کہ ضرورت مند، شوقیہ اور نشئی بھکاریوں کے ساتھ الگ الگ نمٹا جائے۔ ضرورت مندوں میں جو صحت مند ہیں ان کے لئے ہنر اور روزگار، افراد باہم معذوری ، بزرگ اور خواتین کے لئے وظیفہ جبکہ بھیک مانگنے والے بچوں کے والدین کی معاشی حالت کے بارے میں معلومات لیکر ان کی مدد کی جائے اور جو والدین جان بوجھ کر بچوں کو اس کام کے طرف دھکیلتے ہیں ان کے خلاف سخت قانونی کارروائی کی جائے۔ بھیک کی اس لعنت پر قابو پانے کے لئے قانون سازی کی ضرورت ہے تو وہ بھی کی جائے۔

دنیا کے بیشتر ممالک میں بھیک مانگنا قانوناً جرم ہے۔مگر جو ضرورت مند ہوتے ہیں ان کی مدد کے لئے ادارے کام بھی کرتے ہیں۔اس ضمن میں چائلڈ رائٹس کمیشن جی بی کو ذمہ داری دی جائے کہ وہ ایک ہفتے کے اندر اس حوالے سے سفارشات تیار کریں۔اگر ان سے یہ کام نہیں ہوتا ہے تو یتیم اور بے سہارا بچوں کیلئے کام کرنے والے کسی غیر سرکاری ادارے کی مدد بھی لی جا سکتی ہے۔امید ہے جی بی حکومت اس ضمن میں اپنا کردار بروقت ادا کرے گی۔ابتدائی طور پر ایسے لوگوں کو پکڑ کر ایک جگہ جمع کر کے ان کی مجبوری معلوم کی جا سکتی ہے یہ کام پولیس یا مجسٹریٹ کی سطح پر بھی کیا سکتا ہے۔

جہد حق پڑھنے والے توجہ کریں

☜ آپ نے اس شمارہ کا مطالعہ کیا۔
جو خامیاں/ کمزوریاں آپ کو نظر آئی ہوں۔ان کی نشاندہی خط کے ذریعے سے کیجئے۔

☜ آپ بھی اپنے علاقے میں ہونے والی انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کی رپورٹ/اطلاع ہمیں اس رسالہ میں چھپنے والا رپورٹ فارم پُر کر کے بذریعہ ڈاک روانہ کر سکتے ہیں۔حقائق اچھی طرح سے تصدیق کر کے لکھیں۔

HRCP کارکن متوجہ ہوں

''جہد حق'' کے لیے رپورٹ فارم کے مطابق کوائف پر مبنی رپورٹیں، خبریں، تصاویر اور انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق دیگر مواد مہینے کے تیسرے ہفتہ تک پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق کے مرکزی دفتر میں پہنچ جانا چاہیے تاکہ یہ اگلے شمارے میں شائع کیا جا سکے۔

جہد حق کا تازہ شمارہ اور پچھلے شمارے ویب سائٹ پر موجود ہیں۔پتہ:

www.hrcp-web.org

پاکستان کمیشن برائے انسانی حقوق

''ایوان جمہور'' 107 - ٹیپو بلاک،

نیو گارڈن ٹاؤن، لاہور

بچے

8 سالہ بچے نے شور مچا کر زیادتی کی کوشش ناکام بنادی

پشاور 5 ستمبر 2018ء کو تھانہ ہشتنگری کی حدود فردوس میں 8 سالہ بچے نے شور مچا کر اپنے ساتھ زیادتی کی کوشش ناکام بنادی، ملزم بچے کو زریاب کالونی فردوس لایا تھا، واقعات کے مطابق نیاز علی نے رپورٹ درج کراتے ہوئے پولیس کو بتایا کہ اس کا آٹھ سالہ بیٹا وسیم گھر کے سامنے کھیل رہا تھا کہ اس دوران ایک نامعلوم شخص اسے پتنگ کے بہانے اپنے ساتھ فردوس میں واقع اپنے کمرے لے گیا اور اس کے ساتھ بدفعلی کرنے کی کوشش کی تاہم اس نے شور مچانا شروع کردیا جس پر ملزم اسے چھوڑ کر فرار ہوگیا، پولیس نے نامعلوم ملزم کے خلاف مقدمہ درج کر کے اس کی تلاش شروع کردی۔

(روزنامہ ایکسپریس)

ہسپتال میں ڈاکٹروں کی غفلت سے 9 ماہ کا بچہ جاں بحق

سوات 5 ستمبر 2018ء کو سیدو ہسپتال میں ایک ہفتے کے دوران دوسرا بڑا دلسوز واقعہ پیش آیا۔ ڈاکٹروں کی مبینہ غفلت سے 9 ماہ کا بچہ بروقت طبی امداد نہ ملنے سے چل بسا، بچے کے والد امیر زیب کے مطابق بچہ سنٹرل ہسپتال میں داخل تھا لیکن نہ ڈاکٹر نے اس پر توجہ دی اور نہ ہی نرسز، نرسز اپنے موبائل پر فیس بک میں مصروف تھیں۔ انہوں نے کہا کہ سرکاری ہسپتال میں نہ تو انجکشن ہیں اور نہ ادویات۔ انہوں نے کہا کہ تبدیلی سرکار ہسپتال میں چیکنگ کیلئے محکمہ تعلیم کی طرح مانیٹرنگ ٹیمیں مقرر کریں جو غفلت کے مرتکب افراد کو ہسپتال اور نوکری سے فارغ کریں، یاد رہے کہ ناقص انتظامات اور عملے کی کوتاہی کی وجہ سے گزشتہ روز بھی حاملہ خاتون نے انتظارہ گاہ میں بچے کو جنم دیا تھا جو طبی امداد نہ ملنے کی وجہ سے چند گھنٹوں بعد چل بسا تھا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

3 ہفتوں میں 6 بچوں کی گمشدگی معمہ بن گئی

باجوڑ 11 ستمبر 2018ء کو باجوڑ میں گزشتہ تین ہفتوں کے دوران متعدد بچے غائب ہو رہے ہیں عوام میں تشویش کی لہر دوڑ گئی، لاپتہ ہونے والے بچوں کی عمریں 7 سال سے 15 سال کے درمیان ہیں، لاپتہ ہونے والاے بچوں کے لواحقین میں تشویش بڑھتی جارہی ہے کہ کہیں ان بچوں کو ملک دشمن تخریبی کارروائیوں میں استعمال نہ کیا جائے، گزشتہ روز چہارمنگ شریف خانہ سے لاپتہ ہونے والا عبداللہ اس ہفتے پانچواں بچہ ہے جو کہ دو دن گزر جانے کے باوجود اب تک نہیں ملا، اور تاحال ان تمام بچوں کے بارے میں کوئی معلومات نہیں، ضلع کے عوام میں بچوں کی گمشدگی پر تشویش پائی جاتی ہے۔ ضلع باجوڑ کے عوام نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ ان بچوں کے بازیابی کیلئے فوری اقدامات کیے جائیں۔

(روزنامہ آج)

بھتہ نہ دینے پر فائرنگ، چھ سالہ بچی جاں بحق

نوشہرہ 9 ستمبر 2018ء کو نوشہرہ کے علاقہ کبر پورہ میں بھتہ نہ دینے پر ملزمان کی فائرنگ سے چھ سالہ معصوم بچی موقع پر جاں بحق ہوگئی، جبکہ ایک خاتون زخمی ہوگئی، بھتہ نہ دینے والا پراپرٹی ڈیلر بچ گیا، اکبر پورہ پولیس نے کاروائی کرتے ہوئے ایک ملزم کو گرفتار کرلیا جبکہ دوسرا فرار ہونے میں کامیاب ہوگیا، اکبر پورہ پولیس نے مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کردی۔ نادر خان ولد علی خان ساکن اکبر پورہ نے پولیس کو رپورٹ درج کراتے ہوئے کہا کہ وہ اکبر پورہ میں پراپرٹی کا کاروبار کرتا ہوں، ملزمان عزیر عرف بازہ ولد راج ولی اور راج ولی ولد اکبر خان ساکنان اکبر پورہ جو کہ باپ بیٹا ہیں اس سے دو لاکھ پچاس ہزار روپے بھتہ مانگ رہے تھے اس کے انکار پر ملزمان اس کے گھر آئے اور اسے باہر بلوا کر بھتہ مانگنے لگے، کہ اس دوران دونوں ملزمان باپ بیٹے نے اس پر فائرنگ شروع کردی، جبکہ ایک چھ سالہ بچی حانیہ دختر حسیب اللہ ساکن ترخ شبقدر جو کہ بطور مہمان آئی تھی ان کی فائرنگ سے موقع پر جاں بحق ہوگئی، جبکہ ملزمان کی فائرنگ سے ایک خاتون مسماۃ شکیلہ زوجہ فرید اللہ لگ کر زخمی ہوگئی، ڈی پی او نوشہرہ ڈاکٹر زاہد اللہ نے ایس ایچ او تھانہ اکبر پورہ حاجی محمد خان پر مشتمل تفتیشی ٹیم تشکیل دی، تفتیشی ٹیم نے کاروائی کرتے ہوئے ایک ملزم راج ولی ولد اکبر خان کو آلہ قتل سمیت گرفتار کرلیا، جبکہ دوسرے ملزم کی گرفتاری کیلئے بھی چھاپے جاری ہیں۔

(روزنامہ مشرق)

ہسپتال میں آکسیجن نہ ملنے کی وجہ سے بچی جاں بحق

ایبٹ آباد 9 ستمبر 2018ء کو ایوب ٹیچنگ ہسپتال میں آکسیجن نہ ملنے کی وجہ سے بچی جاں بحق ہوگئی، احتجاج پر سکیورٹی گارڈ نے لواحقین پر ظالمانہ تشدد کیا، چیف جسٹس آف پاکستان اور وزیراعظم سے نوٹس لینے کا مطالبہ کیا گیا ہے، ذرائع کے مطابق ککمنگ کے رہائشی خالد قریشی کی گیارہ ماہ کی بیٹی امان کو سانس کی بیماری تھی جس کو طبی امداد کیلئے ایوب ٹیچنگ ہسپتال لایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے بچی کو سرجیکل وارڈ بی میں داخل کرلیا، وہاں پر ڈاکٹر موجود نہ ہونے پر بچی کو آکسیجن نہ مل سکی، جس سے بچی کے لواحقین نے وہاں پر موجود نرس کو کہا کہ بچی کی طبیعت بہت خراب ہے ذرا اس کو آکسیجن دیں مگر کسی نے بھی ایک نہ سنی اور گیارہ ماہ کی بچی امان زندگی کی بازی ہار گئی جس پر بچی کے لواحقین نے احتجاج کرنا شروع کردیا جس پر جاں بحق ہونے والی بچی کے لواحقین شروع کیا تو ہسپتال کے تمام سکیورٹی گارڈوں نے ان پر بدترین تشدد کرنا شروع کردیا جس پر جاں بس ہونے ولی بچی کے لوحقین نے چیف جسٹس آف پاکستان جاقب نثار اور وزیراعظم پاکستان عمران خان سے لاکھوں روپے تنخواہ لینے والے ڈاکٹروں اور سکیورٹی گارڈوں کے خلاف سخت کاروائی کرنے کا مطالبہ کیا۔

(روزنامہ مشرق)

9 سالہ بچی کا بیدردی سے قتل، لاش کھیتوں سے برآمد

باجوڑ ایجنسی 7 ستمبر 2018ء کو ضلع باجوڑ میں 9 سالہ بچی کو بیدری سے قتل کرنے کے بعد لاش کھیتوں میں پھینک دی گئی۔ سرکاری ذرائع کے مطابق ضلع باجوڑ کی تحصیل ماموند کے علاقہ لغرئی میں 9 سالہ بچی محترمہ ولد طوطی سکنہ زرے ماموند کو نامعلوم افراد نے بے دردی سے قتل کر کے لاش کو کھیتوں میں پھینک دیا، بچی کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے تھے۔ ضلعی انتظامیہ نے لاش کو تحویل میں لیکر واقعے کی تحقیقات شروع کردی، ضلعی انتظامیہ نے ملزمان کی تلاش شروع کردی ہے۔

(روزنامہ آج)

صحت

پینے کے پانی کی قلت

ٹانک نواحی گاؤں آبی زر میں پینے کے پانی کا مسئلہ سنگین ہو گیا، علاقے میں پانی ناپید مکینوں کو مشکلات کا سامنا ہے، تعمیر کردہ ٹیوب ویل جو کہ سولر سسٹم پر ہے بجلی کا سسٹم بھی لگایا جائے تا کہ سولر میں فنی خرابی کے باعث پانی سپلائی بدستور بحال ہو، گاؤں میں برابر کی سطح پر پانی سپلائی کے لیے واٹر ٹینک کی تعمیر کو یقینی بنایا جائے، منتخب گاؤں آبی زر کے رہائشی محمد رفیق خان کنڈی کا کہنا تھا کہ گاؤں میں عرصہ دراز سے پانی ناپید تھا پاک آرمی کی کاوشوں سے گاؤں آبی زر کیلئے ٹیوب ویل سمیت منظورہ ہوئی تھی جس پر تقریباً کام مکمل ہو چکا ہے، کچھ کام ٹھیکدار کو بل کی ادائیگی کی وجہ سے ادھورا ہے جس میں منتخب سیاسی نمائندے روڑے اٹکا رہے ہیں۔ (روزنامہ آج)

600 سے زائد قبائلی تعلیمی اداروں میں 10 برس سے تدریسی سرگرمیاں معطل

پشاور خیبر پختونخوا کے قبائلی علاقوں میں قائم 3 کالج سمیت 600 سے زائد تعلیمی اداروں میں گزشتہ 10 برس سے تدریسی سرگرمیاں معطل ہیں، سکیورٹی خدشات اور مقامی افراد کے نقل مکانی کے باعث کئی سو ادارے غیر فعال ہیں، اعداد و شمار کے مطابق جنوبی وزیرستان کے علاقے محسود اور اورکزئی میں بدترین صورتحال رہی جہاں 500 سرکاری سکول اور کالج میں تالے لگے ہوئے ہیں، قبائلی اضلاع میں تدریسی اداروں کے نگراں ادارے ڈائریکٹریٹ آف ایجوکیشن نے غیر سرکاری معاون اداروں کی مدد سے متعلقہ ایجنسیوں میں بچوں کیلئے ٹینٹ لگا کر تدریس شروع کر دی ہے، یونیسف اور دیگر رفاہی اداروں نے طالبعلموں کیلئے بنیادی ضرورت کی اشیاء فراہم کی، ڈائریکٹریٹ حکام کے مطابق شمالی وزیرستان میں دو کالجوں کو دوبارہ کھول دیا گیا جو جون 2014ء میں ضرب عضب آرمی آپریشن کے بعد بند ہو گئے تھے، دستاویزات کے مطابق جنوبی وزیرستان ضلع میں 747 سکولوں میں سے 486ء غیر فعال ہیں جس میں 190 لڑکیوں کے سکول بھی شامل ہیں، مزید یہ کہ اسی علاقے میں 282 پرائمری سکول اور 2 ڈگری کالج میں بھی تدریسی سرگرمیاں معطل ہیں۔ حکام کے مطابق غیر فعال تعلیمی اداروں کے ہزاروں اساتذہ جنوبی وزیرستان سے کراچی منتقل ہو گئے یا پھر خلیج ریاستی ممالک جا چکے ہیں۔

(روزنامہ مشرق)

عملہ نہ ہونے سے ہسپتال کی ڈائیلاسز مشین فعال نہ ہو سکی

خیبر ٹرائبل ضلع ضلع لیڈ کوارٹر ہسپتال لنڈی کوتل میں لاکھوں روپے کا ڈائیلاسز مشین ناکارہ ہونے کا خدشہ ہے، سٹاف نہ ہونے کی وجہ سے چھ سال سے مشین بند پڑی ہیں۔ لنڈی کوتل کے زیادہ تر مریض ڈائیلاسز کے لئے پشاور لائے جاتے ہیں۔ جہاں پر نمبر نہ ملنے کی صورت میں ہفتوں تک انتظار سمیت وہاں مہنگے داموں رہائش کا بندوبست بھی کرنا پڑتا ہے، ایم ایس ڈاکٹر خالد جاوید کے مطابق دو ماہر ٹیکنیشن اور دو نرس ڈائیلاسز مشین کیلئے درکار ہیں، ڈائریکٹر ہیلتھ کو لیٹر بھیج دیا ہے، ضلع خیبر ہیڈ کوارٹر ہسپتال لنڈی کوتل کو دس سال پہلے سابق گورنر نے گریڈ اے درجہ دینے کا اعلان کیا گیا تھا جس کے بعد ایک غیر ملکی این جی او کی فنڈ سے ہسپتال میں نئے بلاکس بھی تعمیر کئے گئے ہیں جس کیلئے فاٹا سیکرٹریٹ نے جدید مشینری بھی خریدی اور حکومت نے ہسپتال چلانے کیلئے دو سو نیا سٹاف لینے کا بھی اعلان کیا تھا لیکن بعد ازاں نامعلوم وجوہات کی بناء پر گریڈ اے ہسپتال شروع نہ ہو سکا اور ہسپتال کیلئے خریدی گئی نئے مشینری کئی سال تک گوداموں میں پڑی رہی، اس میں ایک ڈائیلاسز مشین بھی شامل ہے جو چھ سال سے بند پڑی ہے۔ اس سلسلے میں ضلع ہیڈ کوارٹر ہسپتال کے ایم ایس ڈاکٹر خالد جاوید نے میڈیا کو بتایا کہ ان کے پاس جو ڈائیلاسز مشین ہے وہ پورے خیبر پختونخوا میں بہترین اور جدید یونٹ ہے لیکن اسے چلانے کیلئے دو ماہر ٹیکنیشن اور دو نرسز کی ضرورت ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس)

ڈاکٹرز کی غفلت سے مریض جاں بحق

مردان 16 ستمبر 2018ء کو مردان کے ٹیچنگ ہسپتال مردان میڈیکل کمپلیکس میں ڈاکٹر کی مبینہ غفلت سے مریض جاں بحق ہو گیا، غریب محنت کش نے ڈاکٹر کی موجودگی میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر جان دے دی، لواحقین نے نعش ایم ایم سی ہسپتال میں رکھ کر غفلت کے مرتکب ڈاکٹر کے خلاف زبردست احتجاج اور حکومت سے ڈاکٹروں کی غفلت اور لاپرواہی کا فوری نوٹس لینے کا مطالبہ کیا، واقعہ کی اطلاع ملتے ہی مقامی ایم پی اے ظاہر شاہ طورو موقع پر پہنچ گئے، مردان کے شہری علاقہ کس کورونہ کے رہائشی سرفراز ولد محمد گل کے لواحقین علی رحمٰن کا کہنا تھا کہ میرے بھائی سرفراز کو سینے میں تکلیف تھی جس پر اسے مردان میڈیکل کمپلیکس میں علاج کیلئے لایا گیا، ڈاکٹر نے مریض کو میڈیکل داخل تو کیا لیکن کوئی توجہ نہ دی اور وارڈ میں بے یارو مددگار چھوڑ کر مریض کو بستر بھی نہیں دیا اور وہ رات بھر سٹریچر پر پڑا رہا، طبیعت زیادہ خراب ہونے پر جب ڈاکٹر سے رابطہ کیا تو مذکورہ ڈاکٹر نے کہا کہ آپ کا مریض ٹھیک ہے اسے گھر لے جائیں، لواحقین کے مطابق مریض نے تڑپ تڑپ کر جان دے دی جس کے خلاف ورثاء نے لاش اٹھا کر ایمرجنسی یونٹ کے سامنے رکھ دی اور ڈاکٹروں کے خلاف شدید احتجاج کرتے ہوئے غفلت کے مرتکب عملے کے خلاف کاروائی کا مطالبہ کیا، رکن اسمبلی ظاہر شاہ طورو سے ورثاء نے ڈاکٹروں کی غفلت اور رویہ کیخلاف شکایات کے انبار لگا دیئے، رکن صوبائی اسمبلی نے واقعہ کی تحقیقات کا حکم دیتے ہوئے کہا کہ غفلت کسی صورت بھی برداشت نہیں کی جائے گی۔

(روزنامہ ایکسپریس)

ڈاکٹر کی غفلت سے طالبعلم کی ہلاکت کے خلاف مظاہرہ

بنوں 13 ستمبر 2018ء کو ڈاکٹرز کی مبینہ غفلت سے بنوں یونیورسٹی کے طالب علم کی ہلاکت کے خلاف طلبہ نے احتجاجی مظاہرہ کیا، مظاہرین نے خلیفہ گل نواز میڈیکل کمپلیکس میں احتجاجی دھرنا دیا، گزشتہ روز یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی بنوں کے سینکڑوں طلباء نے سافٹ ویئر انجینئرنگ سیکنڈ سمسٹر کے طالب علم محمد عزیز ساکن نوشہرہ کی موٹر سائیکل کی ٹکر سے زخمی ہونے اور بعد ازاں زخموں کی تاب نہ لا کر جاں بحق ہونے کے واقعہ پر شدید غم وغصہ کا اظہار کرتے ہوئے یونیورسٹی میں کیمپس سے طلباء نے احتجاجی جلوس نکالا جنہوں نے احتجاجی پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جو ہسپتال انتظامیہ کے خلاف نعرہ بازی کرتے رہے۔

(روزنامہ آج)

خرگئی، درگئی، مالاکنڈ ایجنسی سے ایک خط

زاہدہ حنا

ہم کالم نگاروں کے نام خط آتے رہتے ہیں۔ کچھ تعریف و توصیف سے بھرے ہوئے اور کچھ ناراض پڑھنے والوں کے خط۔ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جنھیں پڑھتے ہوئے دل خون روتا ہے۔ چند دنوں پہلے ایک ایسا ہی خط مالاکنڈ ایجنسی کے ایک دور دراز گاؤں سے موصول ہوا۔ ریحانہ بی بی نے وہ خط روشنائی سے نہیں، خونِ دل سے لکھا تھا جس میں آنسوؤں کی آمیزش تھی۔

پہلے تو مجھے اس کے مندرجات پر یقین نہیں آیا، اس لیے کہ وہ جہاں سے لکھا گیا تھا، وہاں کے بارے میں ہر دوسرے چوتھے روز خبریں چھپتی ہیں کہ وہاں صحت کی سہولتیں ہر شخص کی دسترس میں ہیں۔ بیماروں کے لیے دوا اور علاج کے تمام مرحلے آسان ہو چکے ہیں۔ میں نے کوشش کی کہ اس علاقے میں علاج کی سہولتیں بہم پہنچانے کے لیے وہاں کی حکومت نے جو کچھ کیا ہے، اس کی حقیقت جانوں تاکہ کوئی غلط بات اس علاقے کے بیماروں کو ملنے والی سہولتوں کے بارے میں قلم سے نکل نہ جائے اور پھر مجھے مجبور ہونا پڑا کہ درگئی کی ریحانہ بی بی کا خط کسی کتر بیونت کے بغیر آپ کے مطالعے کے لیے پیش کر دیا جائے۔ خط کا آغاز اس طرح ہوا ہے۔

محترمہ زاہدہ حنا، آداب!

میرا نام ریحانہ بی بی ہے، میں ایک پرائیوٹ اسکول میں اسلامیات کی ٹیچر ہوں۔ مالاکنڈ ایجنسی میں رہائش پذیر ہوں۔ میرے والد کا انتقال ہو گیا ہے۔ ہم تین بھائی اور دو بہنیں ہیں۔ میں ان میں دوسرے نمبر پر ہوں۔ میرا بڑا بھائی ناصر خان دو برس سے گردوں کے مرض میں مبتلا ہے۔ اپنے بھائی کی فائلیں میں مختلف اسپتالوں کے ڈاکٹروں کو دکھا دکھا کر تھک چکی ہوں۔ سرکاری اسپتال کی ڈائیلاسس مشین اکثر خراب رہتی ہے۔ اس لیے عموماً میں اپنے بھائی کا پرائیویٹ طور پر ہفتے میں ایک بار اور مہینے میں چار مرتبہ ڈائیلاسس کراتی ہوں۔ فی ڈائیلاسس 5 ہزار روپے جب کہ مہینے کے 20 ہزار روپے کے اخراجات آتے ہیں۔ میں آج کل انسٹیٹیوٹ آف کڈنی ڈائیلاسس حیات آباد پشاور سیکٹر 1 فیز 5 سے اپنے بھائی کا علاج کرا رہی ہوں۔ اسپتال کا فون نمبر 091-9217257 ہے۔ اس سے پہلے بھائی جان کا علاج مختلف شفا خانوں سے کروا چکی ہوں مگر کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ ہمارے پاس جتنا سونا موتی اور دو قطعہ زمین تھی وہ سب بیچ کر بھائی کے علاج پر خرچ ہو گئے۔ ڈاکٹروں نے مجھے ایک امید کی کرن دکھائی ہے کہ آپ کے خاندان میں اگر کوئی اس کو گردہ دینا چاہے تو آپ کا بھائی ٹھیک ہو سکتا ہے۔ اس لیے میں نے فیصلہ کیا کہ میں اپنے بھائی کو اپنا گردہ دے دوں۔ میرا اور بھائی جان کا DNA میچ ہے۔

انسٹیٹیوٹ آف کڈنی ڈائیلاسس حیات آباد پشاور کے ڈاکٹروں کے ایک بورڈ نے مجھے بتایا کہ آپ کا بھائی بالکل ٹھیک ہو سکتا ہے لیکن اس کے اخراجات بہت زیادہ ہیں۔ ڈاکٹروں نے مجھے بتایا کہ الشفاء اسپتال اسلام آباد یا آغا خان اسپتال کراچی میں آپ کے بھائی کا ٹرانسپلانٹ ہو سکتا ہے۔ جس پر اخراجات تقریباً 20 لاکھ روپے ہیں۔ ہم نہایت غریب لوگ ہیں، اتنی بڑی رقم ہم کہاں سے لائیں۔ غربت اور بیماری جب کسی کے گھر کا رخ کرتے ہیں تو اس کی ہر چیز ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو کر بکھر جاتی ہے اور دنیا کی ہر چیز ہر رنگینی اور خوشی اسے بے مزہ اور بے رنگ لگتی ہے۔ میں ایک پرائیوٹ اسکول میں پڑھاتی ہوں ایک بھائی دیہاڑی پر مزدوری کرتا ہے جب کہ دو چھوٹے بھائی گلی میں بھٹے بیچتے ہیں۔ والدہ اور چھوٹی بہن ایک گھر میں صفائی وغیرہ کا کام کرتی ہیں۔ میری 15 ہزار روپے تنخواہ ہے میں ان پیسوں میں بھائی کا علاج بمشکل کراتی ہوں۔ پاکستان بیت المال اور زکوٰۃ کے دفتروں سے پہلے ہی مایوس ہو چکی ہوں۔

بیت المال اور زکوٰۃ والے کہتے ہیں کہ اتنی بڑی رقم ہمارے اختیار میں نہیں ہے۔ میرا بھائی ڈگری کالج مالاکنڈ میں تھرڈ ائیر کا اسٹوڈنٹ تھا۔ بیماری کی وجہ سے روز روز غیر حاضری پر اسے کالج سے نکال دیا گیا۔ وہ ہم سب کا سہارا ہے میں نے اپنے بھائی کے لیے کوئی ایسی جگہ نہیں چھوڑی جہاں پر اپنے بیمار بھائی کے علاج کے لیے درخواست نہ دی ہو۔ انتخابات سے پہلے بلاول بھٹو زرداری مالاکنڈ ایجنسی جلسہ کرنے کے لیے آئے تھے۔ وہاں انھوں نے رات بھی گزاری۔ میں اپنے بھائی کے علاج کی درخواست وہاں لے گئی۔ ملاقات تو دور کی بات ہے، مجھے پولیس والوں نے دروازے سے ہی رخصت کر دیا۔ کافی پریشان ہوں بھائی کو تکلیف میں نہیں دیکھنا چاہتی سمجھ میں نہیں آتا کہ بھائی کا علاج کس طرح کروں۔ مجھے اسکول کی استانیوں اور پرنسپل نے مشورہ دیا کہ کسی بڑے اخبار کے کالم نگار کو اپنے بھائی کے بارے میں خط لکھو۔ میں نے وہ بھی نہیں چھوڑا میں نے پاکستان کے بڑے بڑے اخبارات کے کالم نگاروں کو اپنے بھائی کی بیماری کے بارے میں خطوط لکھے مگر وہ بھی اتنے سنگ دل ہیں کہ انھوں نے مجھے جھوٹی تسلی بھی نہیں دی۔ میرے خطوط ردی کی ٹوکری کی نذر کر دیے۔

یہاں پر میں یہ ضرور لکھوں گی کہ یہ کالم نگار بھی کسی ایم این اے اور کسی گریڈ 22 بیوروکریٹ سے کم نہیں۔ میں نے بہت مشکل سے کچھ کالم نویسوں کے فون نمبر اخبار کے دفتر سے حاصل کیے۔ اسی امید پر کہ بھائی جان کے علاج کے بارے میں ان کو آگاہ کروں۔ اللہ پاک کی قسم میں خود ان کو فون کرتے کرتے تھک گئی مگر وہ ہم جیسے غریبوں کا فون بھی نہیں اٹھاتے کیونکہ ہمارے پاس کسی ایم این اے، منسٹر یا بیوروکریٹ کا سفارشی رقعہ نہیں ہے۔ بھائی جان کی صحت دن بہ دن خراب ہوتی جا رہی ہے تو آج مجبور ہو کر دوبارہ کوشش کر رہی ہوں کہ اپنے بھائی کے بارے میں آپ لوگوں کو ایک بار پھر خطوط لکھوں کیونکہ اب حکومت بھی تبدیل ہو گئی ہے اور شاید آپ سب کالم نگاروں کے دلوں میں بھی تبدیلی آئی ہو تو مجھے ان شاء اللہ العزیز پوری امید ہے اور بھروسہ بھی ہے کہ آپ مجھے اپنی بیٹی، بہن سمجھ کر میرے بھائی کو اپنا بیٹا یا بھائی سمجھ کر اس کے لیے چند الفاظ اپنے کالم میں ضرور لکھیں گی یا کوئی مخیر شخص الشفاء اسپتال اسلام آباد یا آغا خان اسپتال کراچی میں 20 لاکھ روپے جمع کر کے ہمیں اطلاع کرے اس کے بدلے میں، میری والدہ اور میرے چھوٹے بہن بھائی اپنے ننھے منے ہاتھوں سے تمام عمر ڈھیروں ساری دعائیں دیں گے۔

مجھے امید ہے کہ کوئی نہ کوئی اللہ کا نیک انسان میرے بھائی کے علاج کے لیے مجھ سے یا میرے بھائی سے اس نمبر پر 0308-5895077 پر ضرور رابطہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب لوگوں کو شاد و آباد رکھے اور اس کام میں مدد کرنے والوں کو جزائے خیر دے۔ (آمین)

آپ سب کی بیٹی ریحانہ بی بی بنت نور محمد (مرحوم) گاؤں خرگئی درگئی، مالاکنڈ ایجنسی۔

ریحانہ کو سب سے پہلے میں اس بات کی مبارک باد دوں کہ وہ اتنی بہادر ہیں کہ اپنا گردہ بھائی کو دینے کے لیے تیار ہیں۔ یہاں SIUT والے اس بارے میں مہم چلاتے رہتے ہیں کہ رشتے داروں کو اپنے اعضاء دینے کے لیے رضا مند کر سکیں۔ یہ بھی بتاتے ہیں کہ اس سے ان کی جان کو خطرہ لاحق نہیں ہوتا، اس کے باوجود وہ بہت کم لوگوں کو اس بات پر رضا مند کر سکتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں انھیں یقین دلانا چاہتی ہوں کہ یہ بے بسی اور بے کسی بڑے شہروں میں رہنے والے غریبوں کی بھی ہے۔

اقتدار میں آنے سے پہلے وعدے اور دعوے سب کرتے ہیں اور اقتدار میں آتے ہی تمام باتیں بھول جاتے ہیں۔ غریب اسی طرح بدحال رہتا ہے۔ ریحانہ بی بی اور اس کے بیمار بھائی ناصر خان کے لیے کوئی ادارہ یا چند مخیر حضرات و خواتین ناصر کی بیماری کے بارے میں اپنی تسلی کے بعد اگر کچھ کر سکیں تو یہ ان کا ہم سب پر احسان ہوگا۔ بہ طور خاص SIUT کے ڈاکٹر ادیب رضوی اور ڈاکٹر نقوی سے استدعا ہے کہ وہ اس بارے میں اگر کچھ کر سکیں۔

(بشکریہ: ایکسپریس اردو)

تعلیم

طالب علم سے زیادتی

نوشہرہ نوشہرہ کے علاقے رشکی سے چھٹی جماعت کے طالبعلم کو ایک شخص راولپنڈی لے جا کر دو دن تک زیادتی کا نشانہ بناتا رہا۔ دو دن یرغمال رہنے کے بعد فرار ہو کر اپنے گاؤں رشکئی پہنچ گیا۔ تاج گل ولد معراج گل ساکن رشکئی نے پولیس کو رپورٹ درج کراتے ہوئے بتایا کہ اس کا داماد جان محمد لاہور میں محنت مزدوری کر رہا ہے اس کا دس سالہ نواسہ عاصم اس کے ساتھ رشکئی میں رہائش پذیر ہے، عاصم گیارہ ستمبر کو صبح سات بجے گھر سے سکول یونیفارم اور ابیگ کے ساتھ نکلا اور پھر گھر واپس نہیں آیا، دو روز بعد عاصم گھر پہنچا تو اس نے بتایا کہ ملزم حیات ولد داؤد ساکن رشکئی نے اس کو سکول جاتے ہوئے زبردستی اغواء کر لیا اور اس کو پنڈی لے گیا، جہاں پر سفاک ملزم نے دو روز تک اس کے ساتھ زیادتی کرتا رہا۔ 13 ستمبر کو وہ اس کے چنگل سے فرار ہو گیا اور گھر پہنچ گیا، رسالپور پولیس نے ملزم کے خلاف زیر دفعہ 377/5053 چائلڈ ایکٹ اور 365 کے تحت مقدمہ درج کر لیا، ملزم روپوش ہے۔

(روزنامہ مشرق)

سکول اور کالج کے طلباء کا انتظامیہ کے خلاف مظاہرہ

بنوں 18 ستمبر کو بنوں میں اکرم خان درانی سکول اینڈ کالج کے طلباء نے سکول انتظامیہ کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا، طلباء کو منتشر کرنے کیلئے پولیس اور سکیورٹی گارڈز نے ہوائی فائرنگ کی، کالج سے نکل کر طلباء سڑکوں پر آ گئے، مظاہرین کی توڑ پھوڑ کے دوران چار طلباء زخمی ہو گئے، طلباء کی طرف سے روڈ کو پانچ گھنٹوں کیلئے بند رکھا گیا۔ اکرم خان درانی سکول اینڈ کالج بنوں کے طلباء نے سکول انتظامیہ اور ہاسٹل میں ناقص خوراک اور سہولیات کی عدم دستیابی کے خلاف اس وقت احتجاج شروع کیا جب دوسرا پریڈ شروع ہونے والا تھا، سکول اور کالج کے طلباء نے کلاسوں کا بائیکاٹ کیا اور سکول میں توڑ پھوڑ کی اور کلاسوں سمیت آڈیٹوریم، انتظار گاہ، اور دفاتر کے شیشے توڑ دیئے، اس کے بعد مشتعل طلباء ڈنڈوں سمیت کالج سے نکل کر کوہاٹ روڈ پر نکل آئے اور کالج کے سامنے روڈ کو ہر قسم کی ٹریفک کیلئے بند کر دیا، مظاہرین نے مطالبات کے حق میں بنوں کوہاٹ روڈ پر ٹائر جلا کر ٹریفک بند کر دی اور سکول کے بورڈز سمیت پولیس کے سٹاف بورڈ بھی جلا کر توڑ دیئے، مظاہرین کا کہنا تھا کہ انتظامیہ صرف طلباء اور والدین سے پیسے بٹورنے میں مصروف ہے، فیسیں تو بھاری بھر لی جاتی ہیں لیکن ہاسٹل میں قیام کرنے والے بچوں کو موزوں کھانا نہیں دیا جاتا ہے اور کینٹین میں بھی بیشتر اشیاء کی فروخت بند کر دی گئی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ایک طالب علم نے سہولیات کی فراہمی کا مطالبہ کیا تو انہیں سکول سے ہی نکال دیا گیا جو بچے حق کیلئے آواز اٹھانے کی کوشش کرتے ہیں ان کو دس سے پندرہ ہزار روپے تک طالبعلموں کو جرمانہ کیا جاتا ہے، مظاہرین کا کہنا تھا کہ جب تک پرنسپل کو یہاں سے برخاست نہیں کیا گیا انکا احتجاج جاری رہے گا، اس موقع پر ضلعی انتظامیہ کے افسروں اور مقامی سیاسی نمائندوں نے مشتعل طلباء سے مذاکرات کیے، اس سلسلے میں جب پرنسپل ڈاکٹر رضا خان اور کالج کے ترجمان عنایت اللہ خان سے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے بتایا کہ طلباء کو ہر قسم کی سہولیات مل رہی ہیں، ہاسٹل کے کھانے کا مینو خود طلباء کا تجویز کردہ ہے، کھانا معیاری ہے اور وہ خود ان کے ساتھ یہی کھانا کھا چکے ہیں جبکہ کسی طالب علم کو سکول سے نہیں نکالا گیا، انہوں نے مزید کہا کہ جو واقعہ پیش آیا ہے اس میں سٹاف کے صرف چار اساتذہ ملوث ہیں جن کی منفی سرگرمیوں کی وجہ سے کالج انتظامیہ ان کے نام اعلیٰ حکام کو شکایات کے ساتھ بھیجے گی، انہی عناصر نے طلباء کو اشتعال دلایا ہے اور ہماری شکایات پر عملدرآمد میں تاخیر کے باعث یہ واقعہ پیش آیا، انہوں نے دوٹوک الفاظ میں کہا کہ ادارہ کے ڈسپلن پر کسی بھی قسم کا سمجھوتہ کرنے کیلئے تیار نہیں، اس موقع پر ضلعی انتظامیہ اور پولیس افسروں پر مشتمل کمیٹی بنائی گئی جو تمام حالات کا جائزہ لیکر رپورٹ مرتب کرے گی۔

(روزنامہ ایکسپریس)

طلباء ٹینٹ سکولوں میں پڑھنے پر مجبور

خیبر ایجنسی خیبر کی تحصیل باڑہ کے دورافتادہ علاقے قبیلہ کمرخیل میں خونا زیارت جی پی ایس سکول جو کہ دہشتگردی کی لہر کے دوران بارودی مواد سے دہشتگردوں نے تباہ کیا تھا، متاثرین کے جانے کے بعد ٹینٹ کا بنایا گیا تاہم بارش، ہوا اور تیز دھوپ کی وجہ سے بوسیدہ ہو گیا اسی طرح قبیلہ شلوبر، ملک دین خیل، اکاخیل اور دیگر قبیلوں کے سکولوں کے ٹینٹ جس میں بچے پڑھتے ہیں سب بوسیدہ اور خراب ہو چکے ہیں، عوامی حلقوں نے کہا ہے کہ ٹینٹ کے سکولوں میں بچے بارش اور دیگر سخت موسمی حالات میں پڑھائی پر مجبور ہیں، انہوں نے کہا کہ متاثرین کے جانے کے تین سال بعد بھی یہ سکول تعمیر نہ ہو سکے، انہوں نے وزیراعظم، ایم این اے اقبال آفریدی، سینٹر مومن خان و دیگر اعلیٰ حکام سے سکولوں کی تعمیر کا مطالبہ کیا۔

(روزنامہ ایکسپریس)

طالبہ سے زیادتی کی کوشش

کمالیہ کمالیہ پریس کلب میں تیسری جماعت کی طالبہ 11 سالہ فاطمہ نے میڈیا کو بتایا کہ وہ اپنے چھوٹے بھائی کی دوائی لینے عطائی ڈاکٹر مجاہد کی دکان پر گئی تو عطائی ڈاکٹر اسے زبردستی پچھلے کمرے میں لے گیا اور اپنی ہوس کا نشانہ بنانا چاہا جس پر طالبہ نے چیخ پکار شروع کی تو اہل محلّہ کی مداخلت پر عطائی ڈاکٹر طالبہ کو چھوڑ کر فرار ہو گیا جبکہ فاطمہ کی خالہ صدیقہ بی بی نے بتایا کہ انہوں نے تھانہ سٹی پولیس کمالیہ کو ملزم کے خلاف درخواست گزاری تو پولیس نے ملزم مجاہد کو حراست میں تو لے لیا لیکن سارا دن اسے اپنا مہمان بنائے رکھا اور تا حال ملزم کے خلاف مقدمہ درج نہیں کیا۔ ورثاء نے الزام لگایا کہ مقامی پولیس ملزم کے ساتھ مل کر انہیں ہراساں کر رہی ہے اور اگر کل تک ملزم کے خلاف مقدمہ درج نہ کیا گیا تو وہ تھانہ سٹی کمالیہ کے سامنے خودسوزی کریں گے۔

(اعجاز اقبال)

بارش کا پانی سکول میں داخل، عمارت کو خطرہ

ملاکنڈ بارش کا پانی گورنمنٹ پرائمری سکول ڈھنڈہ تھانہ میں داخل ہونے سے سکول کی عمارت منہدم ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا جبکہ فرنیچر اور ٹاٹ وغیرہ تباہ ہو گئے، طلبہ پڑھائی کے بجائے سارا دن پانی نکالتے رہے جبکہ صحن اور برامدہ میں پانی جمع ہونے سے طلباء کے بیٹھنے کیلئے جگہ باقی نہیں رہی طلباء کے مطابق جب بھی بارش ہوتی ہے تو قریبی نالہ سے پانی سکول میں داخل ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے عمارت کی بنیادیں کمزور ہو چکی ہیں، طلباء کے والدین نے مطالبہ کیا ہے کہ متاثرہ سکول میں نکاسی آب کا انتظام کیا جائے، سکول میں اس وقت سکول میں اڑھائی سو بچے زیر تعلیم ہیں۔

(روزنامہ مشرق)

قانون نافذ کرنے والے ادارے

پولیس کے مبینہ تشدد سے نوجوان جاں بحق

ٹوبہ ٹیک سنگھ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے نواحی گاؤں 327 میں پولیس نے نوجوان مرتضیٰ کو چوری کے شبہ میں حراست میں لے کر مبینہ تشدد تشدد کا نشانہ بنایا ہے جس کے باعث نوجوان جاں بحق ہو گیا نوجوان کی ہلاکت پر ورثا نے شدید احتجاج کرتے ہوئے ریلوے لائن پر لاش رہ کر پولیس کے خلاف شدید نعرے بازی کی جس کے باعث ٹریفک کی روانی متاثر ہوئی پولیس ترجمان کا کہنا ہے کہ انھوں نے نوجوان کو تشدد کا نشانہ نہیں بنایا۔لواحقین نے احتجاج کرتے ہوئے اعلیٰ حکام سے واقعے کا نوٹس لینے کا مطالبہ کیا ہے۔

(اعجاز اقبال)

نامعلوم شخص کی بوری بند سرکٹی لاش برآمد

باجوڑایجنسی 5 ستمبر 2018ء کو ضلع باجوڑ کی تحصیل خار علاقہ سورئی خٹکے گیری میں نامعلوم شخص کی لاش برآمد ہوئی ہے ، لیویز اہلکاروں نے لاش کو تحویل میں لیکر ایجنسی ہیڈ کوارٹر ہسپتال خار کے مردہ خانہ میں منتقل کر کے شناخت کیلئے رکھ دی، جبکہ ضلعی انتظامیہ نے واقعے کی تحقیقات شروع کر کے ملزمان کی تلاش شروع کر دی ہے۔

(روزنامہ آج)

2 افراد کی نعشیں برآمد شناخت نہ ہو سکی

پشاور 2 ستمبر 2018ء کو تھانہ متھرا اور کوتوالی کے علاقوں سے 2 افراد کی نعشیں برآمد کی گئی ہیں، جن کی شناخت نہ ہو سکی، متھرا پولیس کے مطابق گزشتہ روز اطلاع ملی کہ ورسک روڈ پر جوانسال لڑکے کی نعش پڑی ہے جسے نامعلوم افراد نے تیز دھار آلے کے وار کر کے قتل کیا ہے، اطلاع ملتے ہی پولیس موقع پر پہنچ گئی اور نعش قبضے میں لیکر پوسٹ مارٹم کیلئے مردہ خانہ منتقل کر دی ، ادھر کوتوالی کے علاقے سے بھی ایک شخص کی نعش برآمد کی گئی جس کی شناخت نہ ہو سکی، پولیس نے مقدمات درج کر کے تفتیش شروع کر دی۔

(روزنامہ آج)

مبینہ پولیس مقابلہ کے خلاف مقتول کے ورثاء کا دھرنا

پشاور 18 ستمبر 2018ء کو تھانہ پشتہ خرہ کے علاقے لنڈی اخون احمد میں مبینہ پولیس مقابلے میں ایک مبینہ ڈاکو کی ہلاکت ، ورثاء مشتعل اور نعش رنگ روڈ جمیل چوک میں رکھ کر احتجاجی مظاہرہ کیا ، روڈ بندش کے باعث ٹریفک نظام شدید متاثر ہوا اور گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگ گئیں، ورثاء کے احتجاج نے مبینہ پولیس مقابلے کو مشکوک بنا دیا، ورثاء نے الزام عائد کیا کہ پولیس مقتول رہزن کو حجرے سے حراست میں لیکر گئی ، بعدازاں مار کر پولیس مقابلے کا رنگ دیدیا، واضح رہے کہ پیر کے روز پشتہ خرہ کے علاقے لنڈی اخون احمد میں پولیس اور مبینہ رہزنوں کے مابین فائرنگ کا تبادلہ ہوا تھا جس میں ایک مبینہ رہزن مارا گیا جبکہ 3 فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے، پولیس کے مطابق مارے جانے والے ملزم کی شناخت شاہ رسول عرف شاہ رسول عمر 28 سال سے ہوئی ہے جس کے قبضہ سے ایک دستی بم، ایک اے کے 47 اور ایک پستول بھی برآمد ہوا ہے، واقعے کے خلاف مارے جانے والے شاہ رسول کے ورثاء نے مظاہرہ کرتے ہوئے ہزارخوانی روڈ کو ٹریفک کیلئے بند کر دیا اور نعش کو سٹرک پر رکھ کر پولیس کے خلاف نعرہ بازی کی ، مقتول کے رشتہ دار کے مطابق شاہ رسول کو موسیٰ میں واقع حجرے سے اٹھایا گیا اور بعدازاں لنڈی اخون احمد لے جا کر قتل کر دیا گیا۔

(روزنامہ آج)

پولیس اہلکاروں کا ڈرائیور پر تشدد

پشاور پشاور ٹریفک پولیس کے اہلکاروں کی خیبر روڈ آرٹلری چوک کے قریب ڈاٹسن ڈرائیور پر تشدد، لاتوں اور گھونسوں کی بارش کردی، ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوتے ہی آئی جی خیبر پختونخوا صلاح الدین محسود نے نوٹس لے لیا، تشدد کرنے والے دونوں ٹریفک پولیس کے اہلکاروں ٹی او شاہد اور کانسٹیبل ذاکراللہ کو معطل کر دیا گیا، سی سی پی او نے واقعہ کی تحقیقات کیلئے ایس پی ٹریفک کی سربراہی میں کمیٹی تشکیل دے دی، تین روز کے اندر انکوائری مکمل کر کے رپورٹ آئی جی خیبر پختونخوا کو پیش کرنے کی ہدایت کر دی، پولیس کے مطابق گزشتہ شب خیبر روڈ آٹلری چوک پر ایک ڈاٹسن ڈرائیور جس نے ٹریفک کے اشاروں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تیزی سے روڈ کراس کیا جس کو قریبی تعینات ٹریفک اہلکار ٹی او شاہد اور کانسٹیبل ذاکراللہ نے روک کر چالان کرنا چاہا جس کے دوران نوجوان اسد ولد جاوید سکنی کافور ڈھیری مبینہ طور پر بدتمیزی پر اتر آیا اور ٹریفک اہلکاروں کے ساتھ ہاتھا پائی شروع کر دی تاہم ٹریفک اہلکاروں نے بھی صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑتے ہوئے شہری کے ساتھ بدتمیزی شروع کر دی جس کی ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئی۔

(روزنامہ مشرق)

عوام کا مبینہ پولیس گردی کے خلاف مظاہرہ

بنوں 15 ستمبر 2018ء کو ڈومیل بڑا چشمی کے مشران اور عوام نے پولیس گردی کیخلاف احتجاجی مظاہرہ کیا، پولیس ظالمانہ کاروائی کر کے عوام اور حکومت کے مابین نفرت پیدا کر رہی ہے، آئی جی پولیس اور دیگر اعلیٰ حکام بنوں پولیس گردی کا نوٹس لیکر ملوث افسران کے خلاف کاروائی عمل میں لائیں اور شہریوں کے خلاف بے بنیاد مقدمات ختم کئے جائیں، گزشتہ روز ڈومیل کے علاقہ بڑا چشمی کے مشران اور عوام نے ڈومیل پولیس کے چھاپوں کے خلاف احتجاجی مظاہرہ کیا مظاہرے سے حاجی ملک نعیم خان، سمیع اللہ خان، ذعفران خان، صالح جان، شاہ براز خان، ملک سفیراللہ خان اور دیگر نے کہا کہ گزشتہ دنوں ڈومیل پولیس نے مطلوبہ اقدام قتل کے اشتہاری ملزمان کی گرفتاری کیلئے بڑا چشمی میں چھاپہ مارا اور اس دوران جو سلوک روا رکھا گیا وہ انتہائی انسانیت سوز تھا، مطلوب اشتہاری ملزمان گزشتہ ایک سال سے گھر نہیں آئے۔اس دوران پولیس چادر اور چاردیواری پامال کرتے ہوئے گھر میں داخل ہوئی اور بچوں، خواتین کو تشدد کا نشانہ بنایا جبکہ 16 سالہ طالبعلم کو بے گناہ گرفتار کر کے ساتھ لے گئے، جنہیں آج تک تھانے میں رکھا گیا ہے، انہوں نے صوبائی حکومت، آئی جی پولیس خیبر پختونخوا اور دیگ رانتظامی افسران سے مطالبہ کیا کہ واقعہ کی انکوائری کر کے بے بنیاد مقدمات ختم کئے جائیں۔

(روزنامہ آج)

امن کی فاختہ کے نصیب میں امن کہاں؟

امتیاز عالم

امن کی فاختہ برصغیر کی جنگی فضاؤں میں کب اُڑان بھر سکی ہے، جواَب اُڑسکتی۔ بات چیت شروع کرنے کا محبت بھرا مراسلہ کیا بھیجا کہ ''ہاں'' نہ صرف یہ کہ ''ناں'' میں بدل گئی بلکہ بات اب سبق سکھانے کے جواب میں ٹھیٹھ ایٹمی ہتھیار لہرانے تک پہنچ گئی۔ یوں لگتا ہے کہ مودی حکومت بات چیت کے بارے میں کسی گہرے اندرونی مخمصے (Dilemma) کا شکار تھی اور بھارتیہ جنتا پارٹی کے ''عقاب'' اس پر بہت مشتعل تھے۔ پھر میڈیا نے فوجیوں کی مسخ شدہ لاشوں پہ ایسی خوفناک نوحہ گری کی کہ معاملہ بھارتی وزارتِ خارجہ کے ہاتھوں سے نکل گیا اور مذاکرات کو منسوخ کرنے کے لیے کسی نے ایک بہت ہی برا مراسلہ وزارت خارجہ کے بابوؤں کے حوالے کر دیا، جس میں پاکستان کے وزیراعظم کے بارے میں تضحیک آمیز فقرے بھی شامل تھے۔ ہماری وزارتِ خارجہ نے ایک مناسب جواب دے بھی دیا اور بات یہیں ختم ہو جانی چاہیے تھی۔ لیکن پھر وزیراعظم عمران خان کا ''چھوٹا آدمی بڑا عہدہ'' کا ٹویٹ آیا اور اس کے فوراً بعد بھارتی آرمی چیف پاکستان کو سبق سکھانے کی دھمکیوں کے ساتھ میدان میں کود پڑے۔ مجھے وزرائے خارجہ کی ملاقات کی منسوخی اور بھارتی فوج کے سربراہ کی دھمکی کے مابین ایک تعلق دکھائی پڑتا ہے۔ عین اسی وقت ایک عرصے سے فرانسیسی طیاروں کی خریداری سے متعلق ایک بڑے اسکینڈل نے ڈرامائی صورت لے لی۔ فرانس کے سابق صدر اولاندے نے تصدیق کی کہ خود وزیراعظم مودی نے ریلائنس گروپ کے انیل امبانی کی کمپنی کو فرانسیسی کمپنی کے شراکت دار بننے کی تجویز دی تھی۔ اس معاملے پہ اپوزیشن اور خاص طور پر راہول گاندھی ایک عرصے سے وزیراعظم مودی پر سخت الزامات لگا رہے تھے۔ فرانسیسی صدر کی شہادت آنے پر بھارت میں ایک سیاسی کہرام مچ گیا۔ اور ایسے وقت میں جب کہ بھارت کی تین ریاستوں میں انتخابات ہونے جا رہے ہیں۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اندرونی سیاسی دباؤ سے توجہ ہٹانے کے لیے مودی حکومت پاکستان کے ساتھ کشیدگی بڑھانے کے جتن کر رہی ہے۔ ایسے میں پاکستان میں کوئی باؤلا ہی ہوگا جو مودی کی اشتعال انگیزی میں اس کا ہاتھ بٹانے کا جتن کرے گا۔

وزیراعظم مودی کے نام وزیراعظم عمران خان کے 14 ستمبر کے خط کے جواب میں دونوں ملکوں کے وزرائے خارجہ کے مابین نیویارک میں 26 ستمبر کو ملاقات طے پائی تھی۔ لیکن، جانے کونسا گولا چلا کہ 20 ستمبر کو ملاقات پہ اتفاق کرنے کے بعد 24 گھنٹوں میں یعنی 21 ستمبر کو بھارتی وزارتِ خارجہ نے نہایت بھونڈے انداز میں وزرائے خارجہ کی ملاقات کو منسوخ کر دیا۔ منسوخی کی دو وجوہات بیان کی گئی ہیں۔ 18 ستمبر کو بارڈر سیکورٹی فورس (BSF) کے ایک جوان نریندر کمار کی ہلاکت اور اس کی لاش کی مبینہ بے حرمتی پہ بھارتی میڈیا نے خوب طوفان مچا رکھا تھا کہ جونہی بھارتی دفتر خارجہ نے 20 ستمبر کو ملاقات کی تصدیق کی تو بس پھر کیا تھا مودی حکومت کی ایسی درگت بنائی گئی کہ حکومت کو کان پکڑنے پڑے اور وہ ملاقات کے فیصلے سے مُکر گئی۔ 20 ستمبر کو ملاقات کے فیصلے سے دو روز قبل بھارتی سپاہی کی ہلاکت اور لاش کی

> فرانسیسی صدر کی شہادت آنے پر بھارت میں ایک سیاسی کہرام مچ گیا۔ اور ایسے وقت میں جب کہ بھارت کی تین ریاستوں میں انتخابات ہونے جا رہے ہیں۔

بے حرمتی کا واقعہ ہو چکا تھا اور اس کے باوجود ملاقات کا فیصلہ کیا گیا۔ رہی بات یادگاری ڈاک ٹکٹوں کی جس میں برہان وانی اور کشمیر میں جاری بربریت کی یادگاری ٹکٹیں شامل ہیں، وہ انتخابات سے ایک روز پہلے 24 جولائی کو جاری کی گئی تھیں، لیکن اس کی خبر اب جاری کی گئی اور اب کیوں جاری کی گئی، پتہ نہیں کیوں؟ گزشتہ دس برس سے لائن آف کنٹرول پہ فائر بندی کے معاہدے کی مسلسل خلاف ورزی میں ہزار ہا خلاف ورزیاں جاری ہیں۔ اور ہر دو اطراف کی سویلین آبادی اس کا نشانہ ہے اور ان سرحدی جھگڑوں میں دونوں اطراف کے جوان بھی ہلاک ہوتے ہیں اور معاملہ ہے کہ تھمنے کا نام نہیں لیتا۔ کشمیر کے لوگوں کے لیے وادی کشمیر اگر جہنم بن چکی ہے تو پورا برصغیر بھی اس کے شعلوں کی لپیٹ میں ہے۔ اور اس کشیدگی پہ دلّی کی راجدھانی میں بیٹھے میڈیا اور نام نہاد سلامتی کے ماہرین خوب ہنگامہ کھڑا کیے رکھتے ہیں۔ اب خیال آتا ہے کہ 15 برس تک ہم امن دوست صحافیوں نے سیفما کے پلیٹ فارم سے میڈیا کو امن دوست بنانے کی جو کوشش کی تھی وہ کس بُری طرح سے رائیگاں گئی۔

وزیراعظم عمران خان کے انتخاب پر جو تہنیتی پیغامات موصول ہوئے اور اپنے پہلے خطاب میں نومنتخب وزیراعظم نے پاک بھارت تعلقات کو بہتر بنانے کے لیے جس عزم کا اظہار کیا، اس سے کچھ کچھ اُمید بندھی تھی کہ شاید نامہ و پیام چل نکلے۔ لیکن دل میں کھٹکا تھا کہ اتنی خراب فضا میں، بات چیت کے لیے سازگار ماحول بنائے بنا کیسے بات چلے گی۔ بدقسمتی سے یہ خدشہ درست ثابت ہوا اور بات شروع ہونے سے پہلے ہی ٹوٹ گئی۔ اور یہ کوئی نئی بات نہیں، پاکستان اور بھارت میں بات چیت اَن گنت بار ہوئی اور بے شمار دفعہ ٹوٹتی رہی ہے۔ یہ بات بھی درجنوں بار ہوئی کہ بات کیسے کی جائے اور اس کا روڈ میپ کیا ہو۔ پھر بھی بات نہ چلی۔ اُس پر طُرہ یہ ہے کہ جو کبھی کچھ طے بھی کیا گیا وہ بھی سفارتی یا حربی خجالت کی نذر ہو گیا۔ (سوائے سندھ طاس کے معاہدے، ہاٹ لائن یا پھر خاص فوجی تنصیبات کی فہرستوں کا سالانہ تبادلہ وغیرہ)۔ اگر کبھی کوئی بات چیت کا سلسلہ آگے بڑھا بھی تو وہ جنرل پرویز مشرف کے زمانے میں اور وہ بھی اسلام آباد میں سارک سمٹ کے موقع پر جب وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی اور جنرل مشرف میں اس بات پر بات بنی کہ لائن آف کنٹرول سے مبینہ دراندازی اور دہشت گردی بند ہو گی۔ پھر یہ بات چلی اور کانگریس کے وزیراعظم من موہن سنگھ کشمیر کے مسئلے پر جنرل مشرف کے چار نکاتی فارمولے پہ تقریباً متفق ہو چکے تھے۔ من موہن سنگھ کا دورہ بھارت کے ریاستی انتخابات کے باعث التوا کا شکار ہوا اور پھر جنرل مشرف کے خلاف چیف جسٹس افتخار چوہدری کی ''عدلیہ کی بحالی'' کی جنگ ایسی شروع ہوئی کہ جنرل مشرف اس پیش رفت پہ آگے تو کیا بڑھتے اُنہیں اپنے اقتدار کے لالے پڑ گئے۔ اب کشمیر کی فضا پہلے سے کہیں زیادہ مکدر اور تشویشناک ہو چلی ہے۔ بھارتی لاٹھی گولی کی سرکار ہو یا بھارت نواز جماعتیں یا پھر حریت کانفرنس والے ہوں یا مجاہدین، سب کے ہاتھوں سے وادی کشمیر نکل چکی ہے اور جانے کب تک دو ملکوں کے علاقائی جھگڑے میں منقسم کشمیر کے عوام یونہی خون میں نہاتے رہیں گے اور آزادی کے نعروں کو کب اور کیسے تسکین ملے گی۔ اب ایک نئی لہر آئی ہے جو مقامی پنچایتوں یا لوکل باڈیز کے انتخابات رکوانے پہ مرکوز ہے۔ دو روز قبل اسپیشل پولیس فورس کے تین جوانوں کو اغوا کر کے قتل کر دیا گیا جس سے دلّی کی راجدھانی والے اور میڈیا بہت سیخ پا ہوئے۔ اب تو کشمیر پہ جھگڑا بلوچستان اور افغانستان اور جانے کہاں کہاں پہنچ گیا ہے۔

اب اگر آئندہ بات جب بھی شروع ہوئی تو وہ شاید وہیں سے شروع ہو جہاں جنرل مشرف اور وزیراعظم واجپائی

کے مابین شروع ہو کر مشرف اور من موہن سنگھ کے درمیان پہنچی تھی۔ ہمیں یاد ہے کہ اسلام آباد میں جنرل مشرف کی واجپائی کو دہشت گردی کے معاملے پر یقین دہانی کرائے جانے کے بعد ہی بات چیت کا سلسلہ چلا تھا اور معاملہ ابھی بھی وہیں اٹکا ہوا ہے۔ اگر وزیر خارجہ شاہ محمود قریشی اور بھارتی وزیر خارجہ سشما سوراج کے مابین ملاقات ہوتی بھی تو اس میں بات چیت دہشت گردی کے مسئلے سے شروع ہو کر ''دہشت گردی پہلے ختم کرو پھر مذاکرات ہوں گے'' پہ ختم ہو جاتی۔ بھارت سے بات چیت آصف علی زرداری بھی کرنا چاہتے تھے اور نواز شریف اُن سے بھی زیادہ آگے قدم بڑھانے پہ تیار تھے۔ اُن دونوں کی دوستی کی بیل چڑھنے والی نہیں تھی اور بھارت بھی جانتا ہے اور ہم بھی جانتے ہیں کہ کیوں؟ کہ اب بات چیت ایک شوشہ نہیں پاکستانی مقتدرہ کا بڑا سوچا سمجھا فیصلہ ہے جس کے وزیراعظم عمران خان خود بڑے داعی ہیں۔ اب بات چیت کی پہل کسی ''مودی کے یار'' نے نہیں کی اور نہ ہی اس کارِ خیر میں بدنام فاختاؤں کی دعائیں شامل ہیں کہ وہ کب کی تائب ہو چکیں یا دبک کر بیٹھ رہیں۔ بات چیت کا ڈول اب کی بار پاک فوج کے سپہ سالار جنرل باجوہ نے ڈالا ہے اور اُن سے بڑا سچا قوم پرست کون ہو سکتا ہے؟ لیکن بھارتی میڈیا کی ریاکاری کا کچھ مطلب نہیں کہ عمران خان فوج کے آدمی ہیں، جبکہ پہلے یہ شور مچایا جاتا تھا کہ کس سے بات کی جائے کہ وزیراعظم کو اختیار نہیں۔ اب اگر اختیار ہے تو اس پہ بھی تکلیف کا کوئی کیا علاج کر سکتا ہے۔ زمانہ بدل گیا ہے، خطہ بدل گیا ہے اور کشمیر بھی بدل گیا ہے۔ اصل سوال یہ ہے کہ دلّی والے اور اسلام آباد والے کتنے بدلنے کو تیار ہیں؟ بات چیت کے شروع ہونے سے پہلے ہی تنسیخ پر بھارتی اور پاکستانی میڈیا کی جو بھی توجیہات ہوں، میرے خیال میں یہ بھارت الیکشن سے پہلے بھی ہو سکتی ہے۔ جو سلسلہ وزیراعظم نواز شریف کے سلامتی کے مشیر جنرل جنجوعہ اور واجپائی کے سلامتی کے مشیر ڈوول میں شروع ہوا تھا، اُس طرح کا کوئی بیک چینل دوبارہ شروع کرنے کی ضرورت ہے۔ کھلی بات چیت کے لیے ماحول سازگار نہیں اور بیک چینل شروع کرنے کے لیے بھی اعتماد سازی کے اقدامات کرنے ہوں گے، بھارت کو بھی اور پاکستان کو بھی۔ کیوں نہ اس کا آغاز لائن آف کنٹرول پہ فائر بندی سے اور عوامی رابطوں پہ لگی ویزے کی بندشیں نرم کی جائیں۔ اور کیوں نہ اس بار حکومتی نمائندوں کے ساتھ ساتھ سلامتی کے اداروں کے نمائندے بھی درپردہ بات چیت کا حصہ بن جائیں۔ وگرنہ بی فاختہ یونہی دکھ جھیلتی رہیں گی اور کوے انڈے کھاتے رہیں گے۔ اور بیچاری امن کی فاختہ کے نصیب میں امن کہاں؟ (بشکریہ: جنگ)

نیب کی شکایت حکومت سے یا سپریم کورٹ سے؟

پاکستان مسلم لیگ ن نے الزام عائد کیا ہے کہ قومی احتساب بیورو نے وزیراعظم عمران خان کی ہدایت پر پاکستان مسلم لیگ کے سربراہ شہباز شریف کو گرفتار کیا ہے۔ حکمران جماعت کا موقف ہے کہ نیب ایک خودمختار ادارہ ہے اور وہ اپنے فیصلے خود کرتا ہے۔ وزیراعظم عمران خان نے قائد حزب اختلاف کی گرفتاری کے بعد ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ نیب اگر ان کے ماتحت ہوتا تو وہ ابھی تک 50 افراد کی گرفتاری کے احکامات جاری کر چکے ہوتے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا نیب واقعی ایک خودمختار ادارہ ہے اور وہ اپنے فیصلے خود کرتا ہے یا وہ وزیراعظم کے احکامات پر عمل کرتا ہے؟

عوامی عہدیداروں کی بدعنوانی کو روکنے کا ادارہ

1996 میں جب صدر فاروق لغاری نے بینظیر بھٹو کی 'بدعنوان' حکومت کو ختم کیا تو انھوں نے بدعنوان عوامی نمائندوں کے احتساب کے لیے احتساب آرڈیننس 1996 نافذ کیا۔ جب چند ماہ بعد میاں نواز شریف بھاری مینڈیٹ کے ساتھ مسند اقتدار پر بیٹھے تو انھوں نے اس آرڈیننس کو قانون میں بدل کر اپنے دستِ راست سینیٹر سیف الرحمٰن کو احتساب بیورو کا سربراہ مقرر کیا جس نے سابقہ حکومت کی کرپشن کو سامنے لانے کیلیے اسی احتساب ایکٹ کے تحت مقدمات تیار کیے۔

احتساب بیورو کی ساری توجہ پچھلی حکومت کے عہدیداروں پر رہی اور سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو اور ان کے شوہر آصف علی زرداری کے خلاف احتساب ریفرنس پیش کیے۔

جسٹس قیوم کی سربراہی میں دو رکنی احتساب عدالت نے جب سابق وزیراعظم بینظیر بھٹو اور ان کے شوہر کو ایس جی ایس اور کوٹیکنا مقدمے میں قید اور جرمانے کی سزا سنائی تو اس وقت بھی ایسے الزامات سامنے آئے کہ قومی احتساب بیورو وزیراعظم کے احکامات پر سیاسی مخالفین کو نشانہ بنا رہا ہے۔

کچھ عرصے بعد سامنے آنے والی آڈیو ریکارڈنگ میں اپوزیشن جماعتوں کے الزامات کو تقویت ملی جس میں احتساب بیورو کے سربراہ احتساب عدالت کے جج کو ہدایت دیتے ہوئے سنے جا سکتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے اسی پس منظر میں بینظیر بھٹو اور آصف زرداری کیخلاف سزا کو معطل کر دیا اور احتساب عدالت کو حکم دیا کہ وہ اس مقدمے کو از سرِ نو جائزہ لے۔

فوجی دور میں نیب کا استعمال

جنرل پرویز مشرف نے اپنی کتاب 'ان دی لائن آف فائر' میں لکھا کہ جب جنرل عزیز اور جنرل محمود کو یہ خبر ملی کہ ان کے آرمی چیف کی تذلیل کی جا رہی ہے تو وہ ٹینس کا میچ ادھورا چھوڑ کر اپنے فوجی وقار کو بچانے کے لیے نکل پڑے۔ فوجی جرنیلوں نے چند گھنٹوں میں بھاری مینڈیٹ رکھنے والے وزیراعظم کو مری ریسٹ ہاؤس میں پہنچا کر فوج کے سربراہ کو ملک کا چیف ایگزیکٹو بنا دیا۔ جنرل مشرف نے احتساب بیورو کا نام تبدیل کر کے اسے قومی احتساب بیورو بنایا جس کی سربراہی ایک حاضر سروس فوجی جرنیل کے سپرد کی گئی۔ فوجی حکمران نے اسی قانون کے تحت نواز شریف کیخلاف مقدمات قائم کیے اور وہ بالآخر فوجی حکمران سے معاہدہ کر کے اپنے خاندان کے ہمراہ ملک چھوڑ گئے۔

جب جنرل پرویز مشرف نے سیاسی حمایت کے لیے ایک سیاسی جماعت بنانی چاہی تو اسے نیب کا سہارا لینا پڑا اور نیب کی مدد سے ہی مسلم لیگ ق وجود میں آئی جس کی سربراہی نواز شریف کے سیاسی رفیق چوہدری شجاعت حسین کے حصے میں آئی۔

جمہوری دور میں نیب کی آزادی

نیب کا ادارہ جنرل مشرف کے اقتدار سے علیحدگی کے بعد بھی قائم رہا۔ البتہ اس کو آزاد اور غیر جانبدار بنانے کیلیے اس کے سربراہ کی تعیناتی کا طریقہ تبدیل کیا گیا جس کے تحت نیب کے سربراہ کی تعیناتی وزیراعظم اور قائد حزب اختلاف کی مشاورت سے ہی ممکن ہے۔ نیب کے سربراہ کی مدت ملازمت کو تین سال مقرر کیا گیا اور اس کو ہٹانے کے لیے وہی طریقہ وضع کیا جو سپریم کورٹ کے جج کو ہٹانے کے لیے آئین پاکستان میں دیا گیا ہے۔

پاناما پیپرز میں پاکستان کے حکمرانوں کے نام آنے کے بعد جب نیب نے کوئی کارروائی نہ کی تو نیب پر الزام لگا کہ وہ حکومت کے زیر اثر ہے۔ ایک موقع پر جب سپریم کورٹ نے نیب کے سربراہ کو عدالت میں بلا کر مقدمہ دائر کرنے کا کہا تو انھوں نے صاف انکار کر دیا۔

عمران خان کا سیاسی عروج

فوجی دور میں ملک سے باہر بیٹھ کر ملک کی سیاسی رہنماؤں نے ملک میں جمہوریت کو فروغ دینے کے لیے میثاق جمہوریت نامی ایک معاہدے پر دستخط کیے اور اسی معاہدے میں یہ طے پایا کہ نیب کو ختم کر دیا جائے گا۔ لیکن جمہوری دور شروع ہوا اور آئین میں متعدد ترامیم بھی ہوئیں لیکن نیب کو ختم نہ کیا جا سکا۔

گذشتہ دس برسوں میں جمہوری حکومتیں نیب کو ختم کرنے کے عزم کے باوجود اسے ختم نہ کر سکیں اور اب جب عمران خان بدعنوانی کے خلاف رائے عامہ کو ہموار کر کے مسند اقتدار پر بیٹھ چکے ہیں، تو اس ادارے کی آزادی پر انگلیاں اٹھنی شروع ہو گئی ہیں۔

کیا نیب سپریم کورٹ کے زیر اثر ہے؟

جب فوجی حکمران پرویز مشرف نے احتساب بیورو کو تبدیل کر کے اسے نیب میں بدلا تو عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ اسفندیار ولی نے اس قانون کو اس بنیاد پر سپریم کورٹ میں چیلنج کیا کہ یہ قانون آئین میں دیے گئے بنیادی حقوق سے متصادم ہے۔

سپریم کورٹ نے نہ صرف اس قانون کو جائز قرار دیا بلکہ اس کے سربراہ کے لیے ایسی شرائط رکھیں جن پر کوئی جج ہی پورا اتر سکتا ہے۔ سپریم کورٹ نے نیب قانون کے تحت ہونے والے 'پلی بارگین' کو بھی جائز قرار دیا۔ سپریم کورٹ نے اس قانون کو ملک میں 'بہتر نظم و نسق کے لیے ضروری قرار دیا۔

تو پھر مسلم لیگ ن کو نیب کی شکایت کس سے کرنی چاہیے، حکومت سے یا سپریم کورٹ سے؟ (بشکریہ: بی بی سی اردو)